بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ

کیا اللہ مین کچھ شک ہے جو پیدا کرنیوالا آسمانون اور زمین کا ہے ـ جاننا چاہیے کہ کسی شے کو معلوم کرنیکے لئے حواس خمسہ اور عقل کی ضرورت ہی محسوسات کا ادراک بذریعہ حواس ہے اور غیر محسوسات کا ادراک اوسکے آثار سے بذریعۂ عقل ہوتا ہے ـ اور معانی جزئیہ کا ادراک قوت واہمہ سے ہی ـ حواس خمسہ ظاہری سمع و بصر و ذوق و شم و لمس ہین اور حواس خمسہ باطنی حس مشترک و خیال و وہم و حافظہ و متصرفہ ہین ـ حس مشترک کا کام صرف اون اشیاء کا معلوم کرنا ہے جنکو حواس ظاہری نے حس مشترک کے طرف پہونچایا ہے اور خیال کا کام اون اشیاء کو ہر وقت غائب ہونیکے محفوظ رکہنا ہی اور وہم کا کام اون معانی خاص خاص کا معلوم کرنا ہے جو اشیاء محسوسہ مین پائی جاتی ہین ـ اور حافظہ کا کام اون معانی کا حفاظت کرنا ہے ـ اور متصرفہ کا کام اون صورتون اور معانی مین جدائی اور اتصال کرنا ہے ـ اور عقل کا کام کلیات و غیر محسوسات کا معلوم کرنا ہے ـ اور جنکے نزدیک حواس باطنی نہین ہین وہ عقل کو ہی مدرک کلیات و جزئیات کہتے ہین ـ اور حواس ظاہری کو اوس کا آلہ اور جاسوس بتاتے ہین ـ

بہرحال انسان مین ایسی قوتین رکہی گئی ہین جن سے تمام اشیاء کو معلوم کر سکتا ہے لیکن جب ہم غور کرتے ہین تو سوائے اعراض کے جواہر کا ادراک کرنا انسانی قوت سے ممکن نہین ـ غرض جوہر کسی شے کا دریافت نہین ہو سکتا صرف اوسکے اعراض مثل عرض و طول و عمق و رنگ و شکل وغیرہ کے معلوم ہوتے ہین انہین اعراض اور اوصاف سے جوہر کا پتا لگتا ہے ـ مگر ماہیت کسی جوہر کی دریافت کرنا نہایت دشوار بلکہ محال ہے ـ جب کسی جسم کو معلوم کرنا چاہین تو اوسکی صفات

ہی معلوم ہونگے حال آنکہ کوئی جسم بدون جوہر اور عرض کے نہین ہوسکتا لیکن یہ جوہر تو نہین معلوم ہوتا صرف اوسکی اعراض ہی پر قناعت کرلیجاتی ہی۔ اہل منطق نے حد تام کو جنس قریب اور فصل قریب سے مرکب بتایا ہے جس سے ماہیت شئی کو معلوم کرتے ہین مگر اونکو بھی مجبور اً یہ اقرار کرنا پڑا ہے کہ کسی شے کی حقیقت معلوم نہین ہوسکتی۔ اور جنس اور فصل کے مقام پر جن کو داخل ذات تسلیم کیا ہی اوس شے کو مشہور تر اوصاف جنکے طرف ذہن جلد تر بہ تمنت کیا ہی لاسکے جاتے مین چنانچہ اونہون نے انسان کی حد تام حیوان ناطق بیان کی ہی حالانکہ یہ دونون وصف ہین کیونکہ حیوان کے معنی جسم نامی حساس متحرک بالارادہ ہین اور ظاہر ہے کہ نمو اور حس اور حرکت جملہ اوصاف ہین۔ رہا جسم اوسکی تعریف یون کرتے ہین کہ وہ ایک جوہر ہے جو ابعاد ثلثہ کے قابل ہو حالانکہ عرض وطول وعمق وقبول اوصاف واعراض ہین۔ باقی رہا جوہر اوسکی تعریف یہہ کرتے ہین کہ وہ ایک شئی ہے جو مستقل بالذات یا قائم بالذات ہو حالانکہ استقلال اور قیام اوصاف جوہر سے ہے نفس جوہر نہین اسیطرح ناطق کی تعریف کرتے ہین کہ وہ جوہر ہے جو مدرک کلیات ہو اس تعریف مین بھی ادراک صفت ہی۔ اور جوہر کی تعریف بھی اوصاف سے کی ہے چنانچہ ابھی گذرا۔ اور بعض نے جوہر کی تعریف اسطرح کی ہے کہ وہ ایک ماہیت ہی کہ اگر وہ خارج مین پائی جائے تو موضوع مین نہوگی بلکہ قائم بالذات ہوگی۔ اس تعریف کا انجام بھی اوصاف ہین کیونکہ جب ہم ماہیت کو دریافت کرینگے تو اوسمین بھی ضرور لفظ شئی اور دیگر الفاظ اوصاف ہی سے تعبیر کیا جائیگا یہہ شئی کو بمعنی شائی اسم فاعل یا بمعنی مشئی اسم مفعول کے ہی بتادینگے اور یہ دونون بھی وصف ہین جوہر کی ماہیت اور حقیقت تو معلوم نہوئی بلکہ اوسکے اعراض سے اوسکا علم بالوجہ حاصل ہوگیا۔ آپ کسی چیز کو ملاحظہ فرمائے بجز رنگ وشکل وروشنی وگرمی وسردی وخشکی وثقل وخفت وخشونت وملاست ودیگر اوصاف کے اوسکا جوہر ہرگز محسوس نہین ہوتا۔

اس بیان سے میری غرض یہہ ہے کہ جیسے دوسری اشیاء مستقلہ کا محسوس ہونا ممکن نہین اسیطرح حق تعالی کا محسوس ہونا بھی محال ہے۔ اور جیسے دوسری اشیاء کا علم اونکے آثار وعلامات سے حاصل ہوتا ہی اسیطرح باری تعالی کا علم بھی اوسکے آثار اور اوصاف سے حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر شے کو اوسکے اوصاف محیط ہوتے ہین جو اوسکی حقیقت اور کنہ کو معلوم نہین ہونے دیتے۔ پس حضرات دہریہ کو انکار حق تعالی اس وجہ سے نہین ہوسکتا کہ وہ محسوس نہین۔ آخر دوسری اشیاء جو قائم بالذات ہین وہ بھی تو محسوس نہین حالانکہ اونکے وجود کا سب کو یقین کامل ہے پھر نفس ناطقہ اور عقل بھی تو غیر محسوس ہین۔ صرف اونکے آثار سے اونکا علم الیقینی آجاتا ہے۔ خود اونکی حقیقت ہرگز نہین معلوم ہوتی۔ اہل منطق کے نزدیک نفس کو اپنا علم حضوری ہے۔ بااین ہمہ کنہ اور حقیقت اس علم مین بھی مفقود ہے کیونکہ ہم بجز اسکے اپنے نفس کو نہین جانتے کہ ہم موجود ہین اور فلان فلان اوصاف ہمارے نفس سے صادر ہوتے ہین۔ پس جب علم حضوری کا یہہ حال ہی تو علم حصولی مین جو بواسطہ حصول صورت ہوتا ہی کیا حال ہوگا۔ کوئی شخص یہ دعوی نہین کرسکتا کہ اوسکو کوئی شئی جیسا

جو قائم بالذات ہو معلوم بالکنہ ہوگئی ہے اگر وہ ایسا دعویٰ کرے تو سمجہنا چاہیے کہ وہ کنہ کی حقیقت نہین جانتا۔ اور نہ قائم بالذات اور قائم بالغیر مین فرق کرسکتا ہے ورنہ ہرگز ایسا دعویٰ نہ کرتا اور بر وقت سوال ہرگز اوصاف شئے زبان پر نہ لاتا۔ پس ثابت ہوا کہ انسان کی رسائی صرف اعراض اور اوصاف تک ہے اور جواہر کی حقیقت معلوم ہونا مقدور بشر نہین اسی لئے بعض صوفیہ نے تمام عالم کو مجموعہ اعراض کہا ہے جسکا قیام واجب بالذات سے ہے۔ اور جو عالم کو مجموعہ اعراض و جواہر تسلیم کیا جائے جیسا کہ رائے دوسرے لوگوں کی ہے تو جواہر کو صرف محل اعراض و اوصاف ماننا پڑیگا۔ اس سے اونکا خالق ہونا لازم نہین آتا۔ کیونکہ وہ خود حادث ہین اور اونکو سب طرف سے عدم گہیرے ہوئے ہے وہ خود کسی محدث کے محتاج ہین۔ اور طبیعت کی طرف خلق کی نسبت کرنا بالکل خلاف عقل ہے کیونکہ وہ خود عرض ہے اور اوسکو شعور نہین جو ایسا شعور والا انتظام اوس سے صادر ہو یہہ انتظام عالم جسکو دیکہکر عقل حیران ہے وہی کرسکتا ہے جو حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت اور سمع اور بصر اور دیگر صفات کمالیہ کامل اور ذاتی رکہتا ہو کسی دوسرے سے مستعار نہ لیا ہو۔ پہر جب غور کیا جائے تو انسان ہی جسکو اشرف المخلوقات مانا گیا ہے سب سے زیادہ محتاج معلوم ہوتا ہے جس سے قادر مطلق کا پتا ملتا ہے اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ محسوسات پر غیر محسوسات کا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ جسم پر قویٰ کا اثر ایسا ہے جس کا کوئی عاقل انکار نہین کرسکتا حالانکہ کوئی قوت محسوس نہین ہے پہر عقل انسانی کا اثر قویٰ پر پڑتا ہے اسیطرح چلے چلو دیکہو حروف کا نقشہ گو بظاہر سیاہی اور قلم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے لیکن اوسکی انتہا بہی قوت غیر محسوسہ کے طرف ہے اسیطرح جمیع کاروبار کا انتظام قویٰ غیر محسوسہ سے ہے اگر قوت نہو جسم بیکار رہے غرض عالم مین جسقدر آثار نمایان ہین سب قوتون کی بدولت ہین اور قوتونکا سلسلہ ایسی قوت اور طاقت پر منتہی ہونا ضروری ہے جو مستعار نہو بلکہ ذاتی ہو ورنہ تسلسل لازم آئیگا۔ اور جب غیر محسوس ہی کو موثر ماننا پڑا تو ایسی شئی کو موثر حقیقی ماننا چاہیے جس سے تشنگی باقی نہ رہے۔ لہذا طبیعت اور قوت اور عقل اور دہر پر قناعت کرلینا خلاف بداہت ہے۔ کیونکہ یہہ سب کسی واجب بالذات کے محتاج ہین۔ دیکہو عالم مین جسقدر کثرات ہین سب کا سلسلہ کسی وحدت پر ختم ہوتا ہے۔ چنانچہ جمیع اعداد کا سلسلہ ایک پر ختم ہوتا ہے [illegible] حرف کا سیاہی پر پس وحدت کا سلسلہ کسی وحدت خاص پر ضرور ختم ہوگا۔ درمیان مین ٹہہرنا جب تک منزل مقصود معلوم ہوتا۔ علی ہذا القیاس [illegible] تمام نہین ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

[illegible] ہوتا لیکن اوسکی دلالت ہے تمام صنائع وبدائع ایجاد صانع پر شاہد عدل ہین لیکن واسطے زیادتی اطمینان واظہار شکر کے چند دلائل ظہور اوسکے [illegible] آیات اور تنبیہات بہی بیان کئے جاتے ہین۔ جن سے بیان مذکور بالا خوب واضح ہوجاوے اگرچہ وہ باتین [illegible] منکرین بہی جانتے ہین مگر شاید اون کو اوسطرف توجہ نہین اگر ذرا تامل فرماوین تو ہرگز صانع حقیقی مین شک نہ لاوین۔ وما علینا الا البلاغ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

**دلیل اوّل** یہ ہے کہ ظاہر تر اور جلی تر موجودات کا اللہ تعالیٰ ہے اور یہہ امر اسکو مقتضی تہا کہ معرفت الٰہی تمام معرفتون سے

اول اور سابق ہو حالانکہ برعکس اسکے ہے۔ لہذا اسکا سبب اور باعث بیان کرنا ضرور ہوا اور یہ جو ہم نے کہا اللہ تعالی سب چیزون سے
زیادہ ظاہر اور پہلے ہی اسکو بدون مثال کے سمجھنا دشوار ہے اور وہ یہ ہے کہ جب ہم کسی شخص کو لکھتا ہوا یا سیتا ہوا مثلاً دیکھتے
ہین تو اوسکا زندہ ہونا ہمارے نزدیک بہت ہی ظاہر ہوتا ہے۔ پس حیات اور علم اور قدرت اور ارادہ اوسکا واسطے سینے یا لکھنے
کے ہمارے نزدیک اوس کاتب اور خیاط کے تمامی صفات ظاہرہ و باطنہ سے زیادہ ظاہر ہے۔ چنانچہ صفات باطنہ مثل شہوت
و غضب و خلق و صحت و مرض اوسکا ہم نہین پہچانتے اور صفات ظاہرہ میں سے بعض کو نہین پہچانتے اور بعض مین شک
کرتے ہین جیسے مقدار طول و اختلاف رنگ وغیرہ لیکن حیات اور قدرت اور ارادہ اور علم اوسکا اور حیوان ہونا اوسکا
بدون دیکھنے کے ہمارے نزدیک یقینی ہے حالانکہ کوئی شئے ان صفات مین سے بذریعہ حواس محسوس نہین ہوتی اور
ہم اوسکی ان صفات کو بدون کتابت یا خیاطت یا حرکت کے نہین پہچان سکتے اور اگر سوا اوس کے تمام عالم مین نظر
کرین تو کسی شئی سے بجز حرکات و سکنات اوسی شخص کے اوسکو شناخت کرنا ممکن نہین پس اوسکے لئے ایک ہی دلیل
ہے۔ باین ہمہ وہ شخص ہمکو خوب ظاہر اور واضح ہوتا ہے اور اللہ تعالی کے وجود و قدرت و علم و باقی صفات پس وقت
ہم نظر کرین اور جس چیز کو حواس ظاہرہ اور باطنہ سے دریافت کرین مثلاً پتھر ڈھیلا نباتات حیوانات آسمان زمین ستارے
جنگل دریا آگ پانی ہوا جوہر عرض سچا شاہد ہے۔ بلکہ اول گواہ باری تعالی پر ہماری جانین اور اجسام اور اوصاف اور
تغیر حالات اور انقلاب قلوب اور جمیع حرکات و سکنات ہمارے ہین۔ اور سب سے زیادہ ظاہر ہمارے علم مین ہماری
جانین ہین اوسکے بعد محسوسات حواس ظاہرہ کے پھر مدرکات عقل ہین۔ اور ہر مدرک کیواسطے ایک مدرک اور ایک ہی
دلیل ہے۔ باوجودیکہ تمام عالم اپنے خالق اور مدبر اور محرک پر شاہد عدل ہے اور اوسکے علم اور قدرت اور احسان اور
حکمت پر دلالت کرتا ہے اور چونکہ مدرکات بے حد و شمار ہین پس دلائل بھی لاتعد و لاتحصے ہوے۔ پس اگر کاتب
کی حیات ہمارے نزدیک ظاہر ہے حالانکہ اوس کیلئے صرف ایک دلیل ہے یعنی حرکت ہاتھ کی پس کیونکر ہماری نزدیک وہ ذات
اظہر من الشمس ہوگی جس کیلئے ہمارے نفوس مین اور خارج نفوس مین بکثرت دلائل موجود ہون کیونکہ [illegible] ان حال
سے ندا کرتا ہے کہ میرا وجود اور میری حرکت بالذات نہین بلکہ عطائے موجود و محرک ہے۔ چنانچہ [illegible] دوسری اشیا
[illegible] اعضا کی ترکیب اور ہماری ہڈیون کا جوڑ اور ہمارے گوشت اور پٹھے اور جمیع اجزا ظاہرہ اور عقل [illegible]
[illegible] ہم بالیقین جانتے ہین کہ یہ اعضا خود بخود باہم نہین ملے ہین۔ جیسا کہ ہم کو یقین ہے
حرکت نہین کرتا [illegible] اور چونکہ کوئی شئے مدرک و محسوس و معقول و حاضر و غائب باقی [illegible] پر شہادت
دیوے اسلئے اوسکا ظہور اتم و اکمل ہوا۔ لہذا عقول کو اوسکے ادراک مین تحیر و دہشت [illegible] کیونکہ جس شئے
کو ہماری عقول دریافت نکرسکین اوسکے دو سبب ہین ایک یہ کہ وہ شئے خفی اور پوشیدہ ہو دوسرے یہ کہ وہ

غایت درجہ کی ظاہر ہو چنانچہ خفاش رات مین دیکھتا ہے اور دن کو نہین دیکھتا سو اسکا باعث دن کا خفا و استتار نہین ہے بلکہ شدت ظہور اوسکا مانع ابصار ہو گیا ہی کیونکہ خفاش کی بصارت ضعیف ہی آفتاب اوسکو مغلوب و مقہور کر دیتا ہی پس کمال ظہور دن کا بسبب ضعف بصارت خفاش کے باعث امتناع ابصار خفاش ہو گیا کہ وہ جب تک تاریکی نہ ہو اور دن کا ظہور ضعیف نہ ہو جاوے کسی شی کو نہین دیکھہ سکتا۔ اسیطرح ہمارے عقول ضعیف ہین اور جمال آلہی نہایت روشن اور سب کو شامل اور محیط ہی حتی کہ کوئی ذرہ آسمان اور زمین کا اسکے ظہور سے محروم نہین رہا اسوجہ سے اسکا ظہور ہی اوسکی خفا کا باعث ہو گیا۔ سبحان اللہ وہ اپنے اشراق اور ظہور کی وجہ سے ہی ہم سے چھپ گیا۔ اور غایت ظہور کے سبب مخفی ہونا کوئی عجیب امر نہین کیونکہ اشیا کا علم اونکے اضداد کی وجہ سے ہوا کرتا ہی اور جسکا وجود عام ہو حتی کہ اوسکے لئے کوئی ضد نہ ہو تو ضرور اوسکا ادراک دشوار ہی پس اگر اشیا مختلف ہون تو تفرقہ اونکا باعث تمیز و ادراک ہو جاتا ہے۔ اور جو اشیا دلالت مین متفق ہون تو امتیاز و ادراک مشکل ہی مثال اوسکی نور آفتاب ہی جو زمین پر پڑتا ہی اور ہم بالیقین جانتے ہین کہ یہہ ایک عرض ہی اعراض مین سے جو زمین پر حادث ہوتا ہی اور وقت غائب ہونے آفتاب کی غائب ہو جاتا ہے پس اگر آفتاب کا نور ہمیشہ ہوتا اور غروب واقع نہ ہوتا تو ہم ہرگز اوسکو تمیز نہ کرتے کیونکہ ہمارے گمان مین اجسام کے اندر صرف رنگ نظر آتا ہی جیسے سفیدی و سیاہی وغیرہ سکا کہ ہم سیاہی اور سفیدی مین سفیدی کا ہم مشاہدہ کرتے ہین رہی صرف روشنی اور نور وہ ہمکو نظر نہین آتا۔ لیکن جب ظلمت طاری ہوئی اور آفتاب غروب ہوا اوس وقت ہمکو دونون حال مین فرق معلوم ہو گیا اور یہی جانا کہ اجسام کی روشنی نور کے سبب تھی جو غروب کے وقت جدا ہو گیا پس نور کو ہمنے عدم نور سے معلوم کر لیا۔ اور اگر عدم نور نہ ہوتا تو ہم ہرگز نور پر مطلع نہ ہوتے مگر بڑی ہی دقت و دشواری سے۔ کیونکہ ہم اجسام کو متشابہ پاتے اور ظلمت و نور کی وجہ سے مختلف نہ دیکھتے حالانکہ نور تمام محسوسات سے اظہر ہے کیونکہ نور ہی سے جملہ محسوسات ادراک کئے جاتے ہین پس فکر کو غور کیجئے کہ جو خود بھی ظاہر اور دوسرے کو بھی ظاہر کرنیوالا با اینہمہ سقدر مبہم اور مخفی بسبب کمال ظہور کے ہو گیا جبکہ اوسکی ضد معدوم ہوئی پس حق تعالی تو جملہ امور سے اظہر ہی اور اوسی سے جملہ اشیا کو ظہور نصیب ہوا ہی اگر اوسکا عدم یا غیبت یا تغیر ہوتا تو آسمان و زمین فنا ہو جاتا اور ملک و ملکوت باطل ہوتا اوس وقت دونون حال مین تفرقہ معلوم ہوتا۔ علی ہذا القیاس اگر بعض اشیا حق تعالی کی وجہ سے موجود ہوتے اور بعض اشیا غیر کی وجہ سے موجود ہوتی تو بھی دو شیؤن مین تفرقہ دلالت کرنیمین ضرور ہوتا لیکن اوسکی دلالت کل اشیا مین عام ہے اور وجود اوسکا ہر حال مین دائمی ہے کہ اوسکا خلاف محال ہے اس لئے شدت ظہور اوسکا باعث خفا ہو گیا۔ اسی سبب سے مخلوق کے افہام اوسکے ادراک سے قاصر ہین۔

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانہا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتہا یضی ولو لم تمسسہ نار نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

بیشک جس شخص کی بصیرت قوی ہے وہ حالت اعتدال مین بجز حق کے کچھ نہین دیکھتا اور غیر حق کو نہین پہچانتا وہ جانتا ہے کہ سوائے خدا کے کسی کا وجود نہین وہ تمام اشیاء کو خدا کی مخلوقات کو حق کا پیدا کیا ہوا سمجھتا ہے وہ کسی فعل کو بدون فاعل کے نہین دیکھتا بلکہ فعل سے ذہول کرتا ہے کہ وہ فعل آسمان ہے یا زمین یا حیوان ہے یا شجر بلکہ محض صنع الٰہی جانتا ہے پس نظر اوسکی غیر خدا کی طرف تجاوز نہین کرتی چنانچہ کوئی شخص کسی آدمی کا شعر یا خط یا تصنیف دیکھکر اوس مین کاتب اور شاعر اور مصنف پر نظر کرے اور اوسکے آثار کو بحیثیت اثر ہونیکے دیکھے نہ اس حیثیت سے کہ وہ سیاہی سفیدی پر ہے پس اوس نے غیر مصنف کی طرف نظر نہین کی اور چونکہ تمہ عالم تصنیف باری تعالیٰ ہے پس جو شخص اوسمین اسطرح نظر کرے کہ وہ فعل الٰہی ہے اور اوسکو شناخت کرے اسطرح کہ وہ فعل کردگار ہے اور اوس سے محبت کرے باین وجہ کہ وہ فعل کبریائی ہے تو وہ شخص ناظر فی اللہ اور عارف باللہ اور محب للہ ہے اور وہ شخص سچا موحد ہے کہ بجز حق کے دوسرے کو نہین دیکھتا بلکہ وہ اپنے نفس کی طرف بھی بحیثیت نفس کے نظر نہین کرتا بلکہ اس حیثیت سے کہ وہ بندہ اللہ کا ہے یہ جملہ اہل بصیرت جانتے ہین اور اونکو واضح کرنا غیر مفید سمجھتے ہین اسیلئے معرفت الٰہی سے اکثر آدمی بے بہرہ اور محروم ہین۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جسقدر مدرکات کہ اللہ تعالیٰ پر شہادت دیتے ہین ہر انسان اونکو لڑکپن سے دیکھتا ہے پھر اوسکو تھوڑی تھوڑی عقل آتی ہے تو وہ اپنی خواہشون مین ڈوبا ہوا ہوتا ہے اور اپنے مدرکات و محسوسات سے مانوس ہوتا ہے اسلئے اونکی وقعت اوس کے دل سے ساقط ہو جاتی ہے مگر جب وہ کسی شئے نادر کو دیکھتا ہے جس سے سابقہ نہین پڑا یا کسی فعل الٰہی کو خارق عادت پاتا ہے تو بے اختیار اوسکی زبان سے سبحان اللہ نکلتا ہے باوجودیکہ ہر انسان اپنے نفس اور اعضا کو اور تمام حیوانات کو جو مالوف ہین اور سب سچے گواہ ہین ہمیشہ دیکھتا ہے پھر بھی اونکی شہادت کو ذرا حس و ادراک نہین کرتا کیونکہ اوسنے تو ہمیشہ مانوس ہے اور اگر فرض کرین کہ ایک شخص مادرزاد اندھا بالغ عاقل ہوا اور یکایک اسکی آنکھین روشن ہو جاوین اور وہ آسمان اور زمین اور نباتات اور اشجار اور حیوانات کو دیکھے تو اوسکی عقل کو سخت حیرت ہوگی اور ان عجائبات کی شہادت واسطے اپنے خالق کے اوسکے حق مین نہایت تعجب خیز ہوگی۔ پس اس قسم کے اسباب اور انہماک شہوات نے مخلوق کا راستہ معرفت حاصل کرنیکا بالکل مسدود کر دیا ہے۔ لہذا مخلوق طلب حق مین مثل اوس مدہوش کے ہے کہ جو اپنے گھوڑے پر سوار تھا یا گدھے پر اور اوسکو ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور ظاہر ہے کہ جب بدیہی اور جلی امر کی طلب ہو تو وہ بہت مشکل الحصول اور دشوار بن جاتا ہے ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مینگرم ۔ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست ۔ ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ۔ اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما

دلیل (۲) مخلوقات کی عجائبات و افعال و حالات سے استدلال کرنا اور اونمین تفکر کرنا اور انتظامات عالم کو دیکھنا اور غور کرنا باعث ہدایت ہے اور صرف ذات و صفات الٰہیہ کو فکر کرنا خطرناک ہے کیونکہ عقول اوس مین حیران ہین اور بجز صدیقین کے دوسرونکو اوسکے نور پر نظر کرنیکی طاقت حاصل نہین بلکہ مخلوقات کی ابصار بمقابلہ جلال الٰہی کی مثل بصر خفاش مین بمقابلہ نور آفتاب

کے کہ خفاش کو طاقت نہین جو آفتاب کے نور کو دیکھے بلکہ وہ دن کو مخفی ہو جاتا ہی اور رات کو نکلتا ہی اور صدیقین کا حال مثل اوس انسان کے ہی جو آفتاب کے طرف نظر کر سکتا ہی لیکن ہمیشہ نظر کرنے مین زوال بصارت کا خوف ہی اسیطرح ذات الٰہی کی طرف نظر کرنے مین حیرت اور دہشت اور اضطراب عقل ہوتا ہی اسلئے اوس مین فکر و تامل کرنا مناسب نہین کیونکہ اکثر عقول اوسکے متحمل نہین ہوتے بلکہ اوس مقدار سے جس کی تصریح بعض علمانے کی ہے اور وہ یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ مکان سے مقدس ہی اور جہات سی منزہ ہی اور نہ وہ داخل عالم ہے اور نہ خارج عالم ہی اور نہ وہ عالم سی متصل ہی اور نہ منفصل ہی بعض قوم کے عقلون کو حیران کر دیا حتی کہ منکر ہو گئے بلکہ بعض تو اس قدر سے کم کے بھی متحمل نہ ہو سکے جب کہ اونسے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ اس سی برتر ہے کہ اوسکے لئی سر اور پیر اور ہاتہہ اور آنکہہ اور عضو ہو یا کوئی جسم ذی مقدار و حجم ہو۔ اور بولے کہ یہہ عظمت و جلال الٰہی خلاف ہی یہانتک کہ بعض احمق عوام الناس مین سے کہنے لگے کہ یہہ صفت تربوز کی ہی نہ وصف حق تعالیٰ کا۔ پس یہ شخص عظمت اور جلالت کو ان اعضا ہی مین سمجہتا ہے کیونکہ انسان نہین پہچانتا مگر اپنے نفس کو لہذا اوسیکی عظمت کرتا ہی پس جو شی اوسکی صفات مین مساوی نہ ہو اوس مین عظمت نہین سمجہتا البتہ غایت آرزو انسان کی یہ ہی کہ اپنے کو اچھی شکل و صورت کا تخت پر بیٹھا ہوا تصور کرے کہ روبرو اوسکے خدمتگار اور غلام کہڑے ہوئی اوسکا حکم بجالاتے ہون۔ اسیطرح انسان حق تعالیٰ کے حق مین بھی خیال کرتا ہی تاکہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو معلوم کرے۔ بلکہ اگر مکہی کو عقل ہو اور اوس سی کہا جاوے کہ تیرے خالق کے دو بازو نہین ہین اور نہ ہاتہہ ہی نہ پیر اور نہ اُڑتا تو وہ منکر ہو جائیگی اور کہیگی کہ یہ کیونکہ ہو سکتا ہی کہ میرا خالق مجہہ سی ناقص تر ہو گیا کہ وہ بازو کٹا ہوا یا اپاہج ہے جو اڑنے پر قادر نہین اور میرے لئے تو آلات و قدرت حاصل ہو اور میرے خالق کو وہ قدرت اور آلہ حاصل نہ ہو چنانچہ اکثر مخلوق کے عقول اسی قسم کے ہین اور انسان بڑا جاہل اور بڑا ظالم اور بڑا ناشکر ہے۔ اور چونکہ باریتعالیٰ کے ذات و صفات مین نظر کرنا اس وجہ سی خطرناک تہا اسلئے ادب اور اصلاح اسی مین ہے کہ ہم اوس طرف نظر کو نہ دوڑاوین بلکہ اللہ تعالیٰ کے افعال و صنایع و بدایع عجیبہ پر جو مخلوق مین موجود ہین نظر کرین کیونکہ یہ افعال اوس باری تعالیٰ و تقدس کی عظمت و شان کبریائی و کمال علم و حکمت و اجرائی مشیت و قدرت پر بخوبی دلالت کرتے ہین پس آثار صفات سی صفات پر نظر کر سکتے ہین کیونکہ ہم اوسکی صفات پر نظر کرنیکی طاقت نہین رکہتے جیسا کہ ہم زمین پر جبکہ نور آفتاب سی منور ہو نظر کرنیکی طاقت رکہتے ہین اور نور آفتاب کی عظمت پر بہ نسبت چاند اور ستارون کے نور کے استدلال کرتے ہین۔ کیونکہ نور زمین نور آفتاب کا اثر ہی اور نظر آثار کی موثر پر کچہہ دلالت کرتی ہی۔ اگرچہ نظر موثر کے قائم مقام نہین ہو سکتی اور تمام موجودات دنیا کے آثار قدرت الٰہی کا ایک اثر ہی اور اوسکی انوار کا ایک نور ہے۔ بلکہ کوئی ظلمت عدم سی زیادہ نہین اور کوئی نور وجود سی زیادہ ظاہر نہین اور جملہ اشیاء کا وجود ایک نور ہی انوار الٰہیہ سے کیونکہ جمیع اشیاء کا قوام اوسی قیوم سی ہے جیسا کہ نور اجسام کا قوام نور آفتاب سی ہے اور جب بعض آفتاب کسوف کرتا ہی تو عادت یہ جاری ہی کہ طشت مین پانی بہر کر آفتاب کی طرف پانی کی واسطہ سی نظر کرتی ہین تاکہ آفتاب پر نظر

دیکھنے کی طاقت ہو اسیطرح افعال واسطہ ہین جنمین صفات فاعل کا مشاہدہ ہوتا ہے اور نور ذات نظر کو چکاچوند نہین کرتا۔
دلیل (۹) سوائے اللہ تعالیٰ کے جو شے موجود ہے وہ فعل و خلق الٰہی ہے اور ہر ذرہ مین ذرات سے جوہر ہو یا عرض صفت ہو یا موصوف عجائب و غرائب پائے جاتے ہین جن سے حکمت اور قدرت اور جلال اور عظمت اللہ تعالیٰ کی ظاہر ہوتی ہے اور اسکا احاطہ ممکن نہین کیونکہ اگر دریا کی سیاہی بنائی جائے اور اوصاف الٰہیہ تحریر کئے جاوین تو وہ ختم ہو جاوے قبل اسکے کہ عُشر عشیر وصف الٰہی کا ادا ہو لیکن ہم اجمالی طور سے کہتے ہین تا کہ وہ مثل مثال سنکے دوسرے اشیا کیلئے ہو جاوے کہ بعض موجودات تو ایسے ہین جنکی معرفت ہمکو حاصل نہین تو اونمین فکر کرنا بھی بیفائدہ ہے اور بعض موجودات ایسے ہین جنکی ہمکو شناخت حاصل ہے مگر تفصیل اونکی معلوم نہین البتہ اونکی تفصیل مین ہم فکر کرسکتے ہین۔ اور وہ وہ ہین جو حس بصر سے معلوم ہوتے ہین اور بعض وہ ہین جو حس بصر سے معلوم نہین ہوتے۔ چنانچہ فرشتے اور جنات اور شیاطین اور عرش اور کرسی وغیرہ لہذا ان اشیا مین فکر کرنا انسان کو ضیق اور تنگی مین ڈالتا ہے پس مناسب ہے کہ ہم وہ اشیا بیان کرین جو عام فہم ہون یعنی جو کہ حس بصر سے معلوم ہوتی ہین۔ چنانچہ آسمان و زمین اور مابین ان دونو کا۔ پس آسمانون کا مشاہدہ اون ستارے اور سورج اور چاند اور انکی حرکت اور دور طلوعی و غروبی سے ہوتا ہے۔ اور زمین کا مشاہدہ پہاڑون اور کانون اور ندیون اور سمندرون اور حیوانون اور نباتات سے ہوتا ہے۔ اور مابین کا مشاہدہ ابر و بارش و برف و بجلی و شہاب و تیز ہوا سے ہے۔ پس یہہ وہ اجناس ہین جو آسمان اور زمین اور درمیان مین مشاہدہ کئے جاتی ہین اور ہر جنس انواع کی طرف منقسم ہے اور ہر نوع اقسام کے طرف منقسم ہے اور ہر قسم اصناف کی طرف منقسم ہے پہر اوسکے انقسام کی انتہا نہین کہ اختلاف صفات و ہیئات و معانی ظاہرہ و باطنہ مین انقسام غیر متناہی ہے البتہ ان امور مین فکر کی جولانی ہو سکتی ہے پس کوئی ذرہ آسمان اور زمین مین جمادات اور نباتات اور حیوانات اور فلک اور کوکب کا حرکت نہین کرتا مگر اس حال مین کہ اللہ تعالیٰ اوسکا محرک ہے اور اوسکی حرکت مین ایک حکمت یا دو حکمت یا دس حکمت یا ہزار حکمت ہین اور ہر ایک ذرہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور جلال اور کبریائی پر شاہد ہے۔

دلیل (۱۰) انسان کی خلقت نطفہ سے ہے اور سب اشیا سے انسان کی طرف زیادہ قریب اوسکا نفس ہے اور انسان مین وہ عجائب امور ہین جو عظمت الٰہی پر دلالت کرتے ہین اور جنکا عُشر عشیر بھی سالہا سال مین نہین معلوم ہوتا مگر افسوس ہے کہ انسان خود اپنے نفس سے ہی غافل و جاہل ہے پھر کیونکر اپنے غیر کی معرفت حاصل کریگا خود انسان کے اندر آیات الٰہیہ موجود ہین کیون نہین دیکھتا اور کیون نہین غور کرتا کہ وہ ایک نطفہ نجس سے پیدا کیا گیا ہے جسکی اصل مٹی ہے چند روز تک وہ صنعت الٰہی سے نشو و نما پاتی رہی پھر یکایک وہ آدمی بنکر چلنے پھرنے لگا اور اپنے خالق ہی سے منکر ہو گیا اور مخالف بنگیا وہ نہین سمجھتا کہ مین کیا تھا اور کیا ہو گیا اخلاط سے مٹی اور منی سے نطفہ اور نطفہ سے علقہ اور علقہ سے مضغہ اور مضغہ سے ہڈی کیسی بنگئی۔

اور پہلی ... انسان کی پیدائش نطفہ سے ہے جو ایک قطرہ ناپاک ہے کہ اگر اوسکو تہوڑی دیر ہوا مین چہوڑ دیا جاوے تو فاسد اور
گندہ ہوجاتا ہے پہر اوسکو کہان کہان سے نکالا گیا اور مرد و زن مین رشتہ محبت ڈالا گیا اور دونو کو باہم ... جمع کیا گیا
اور حرکت جماعی سے اوس منی کو خارج کیا گیا پہر حیض کا خون اندرون بدن سے کہینچکر رحم مین جمع کیا گیا پہر نطفہ ... پیدا کیا اور
اوسکو حیض سے غذا پہنچائی گئی وہ پرورش پاکر بڑا ہوگیا اور کیونکر نطفہ کو جو سفید تہا خون بستہ سرخ کر دیا اور اوسکے بعد سے گوشت کا
ٹکڑا بنایا اور طرح طرح سے اطوار انسانی بدلے گئے۔

**دلیل** (۶) نطفہ کے اجزا باہم متشابہ ہین اونکو ہڈی اور پٹھے اور رگین اور اوتار وغیرہ مختلف اقسام کی طرف کیونکر منقسم کیا گیا۔
پہر گوشت اور پٹھون اور رگون سے اعضاء ظاہرہ کو کیسا بنایا گیا اور سر کو گول وضع کا کیا گیا اور اوسمین کان اور آنکہہ اور ناک اور منہ
کا سوراخ رکہا گیا اور ہاتہہ اور پیر کو دراز بنایا اور اونکے کنارے پر اونگلیان اور اونگلیون پر پورے بنائے گئے پہر اندرونی اعضا کو
جیسے قلب اور معدہ اور جگر اور تلی اور پہیپہڑا اور رحم اور مثانہ اور آنتین ہر ایک کو شکل خاص اور مقدار خاص اور محل خاص عطا کیا گیا
پہر ہر عضو کے واسطے اجزا و اقسام دوسرے کئی گئے کہ آنکہہ مین مثلاً سات طبقے اور ہر طبقہ کے واسطے وصف خاص اور ہیئت خاص
مقرر فرمائی کہ اگر کوئی طبقہ معدوم ہوجاوے یا کوئی صفت اوسکی زائل ہوجاوے تو آنکہہ سے بصارت معطل ہو اور تین رطوبات
آنکہہ مین رکہی گئین کہ اگر ایک رطوبت بہی معدوم یا کم و بیش ہو تو ابصار دشوار ہے۔

**دلیل** (۷) ہڈیونکو دیکہئے کسقدر سخت اجسام ہین اونکو نرم رقیق نطفہ سے کیسے بنایا گیا اور اونکو قوام و ستون بدن کیا گیا
اور اونکو مختلف مقادیر اور اشکال مختلفہ دئے گئے کہ بعض صغیر اور بعض کبیر اور بعض طویل اور بعض مستدیر اور بعض جوف دار
اور بعض خولدار اور بعض عریض اور بعض دقیق کئے گئے اور چونکہ انسان کو بعض اوقات مین جملہ بدن کی حرکت اور بعض مین
بعض حصہ کی حرکت کی ضرورت پڑتی ہے اسلئے اوسکی ایک ہڈی نہین بنائی گئی بلکہ بہت ہڈیان پیدا کی گئین اور اونکے درمیان
مین جوڑ بڑی خوبی سے لگائے گئے جن سے حرکت کرنا آسان ہو اور ہر ہڈی کی شکل موافق حرکت مطلوبہ کے بنائی گئی پہر جوڑ بند
وصل عجب حکمت سے کیا گیا کہ اونہین ہڈیون سے رباطات نکالکر دونون ہڈی کے کنارہ پر لپیٹے گئے تاکہ جوڑ اپنے مقام پر
قائم اور مضبوط رہے علاوہ برین ہڈی کے کنارہ پر زائدہ مثل گہنڈی کے اوسی ہڈی سے پیدا کیا گیا اور دوسری ہڈی مین
گڑہا موافق اوس زائدہ کے پیدا کیا گیا تاکہ وہ اوسمین داخل ہوکر منطبق ہوجاوے اور ادہر اودہر سے نہ ہٹے پس انسان
ایسا بنگیا کہ جس حصہ کو بدن کے حرکت دینا چاہے تو بلا تکلیف حرکت دیسکتا ہے اور اگر بند اصل اور جوڑ نہ ہوتے تو بڑی
دقت پیش آتی اور ہر عضو کی حرکت دشوار ہوجاتی پہر سر کی ہڈیون کو غور کیجئے کہ کسطرح اونکو جمع کیا ہے اور ترکیب دیا ہے
کہ ہر ہڈی کی شکل اور صورت مختلف اور بعض کو بعض سے ایسا اتصال کیا کہ ہیئت سر کی درست اور برابر ہی فتبارک اللہ احسن الخالقین
**دلیل** (۸) دانتونکی ساخت عجیب و غریب ہے کہ جن سے چابنا اور کاٹنا اور توڑنا باسانی ہوسکے ثنایا اور رباعیات واسطے

کثرت سے کی اور اسباب واسطے کسر کے اور اغراض واسطے [illegible]

قوا اور بعضیات علی باب کو ساتھ رکھا گیا پر تمام انسان کی [illegible]

اسلئے اندر کیطرف وہ غذا کے لئے سے [illegible]

وار سر کے خوبصورت ہین اسلئے بھی [illegible]

اس خوبی سے رکھا کہ اول و دوم مہرہ گردن کے سر کو اسطرح قائم کیا کہ [illegible]

سر کی حرکت قدام و خلف کیجانب اوس سے [illegible]

مقرر کیئے گئے جو ہلکے او مضبوط او مجوف اور گول ہین اور ایک [illegible] گردن کو

پشت پر قائم کیا اور پیٹھ کے چوبیس مہرے نشستگاہ تک اس خوبی سے [illegible]

سبحان اللہ والحمد للہ بول اوٹھے پھر چوبیس ضلع ہر طرف سے بارہ بارہ [illegible] ضلع دونو

طرف سینہ کے ساتھ ہڈیونمین ملادیئے گئے تاکہ قلب [illegible]

کتف کی ہڈی اور ہاتھ کی اور پیر کی اور عجز کی اور ران کی اور پنڈلی کی اور انگلیون کی [illegible]

اور جملہ ہڈیین بدن کی دوسو اڑتالیس ہین [illegible]

کہ ایک نطفہ رقیق سے کیونکر اتنی ہڈیین پیدا کردین اور اونکے [illegible]

ایک ہڈی بھی زائد ہو تو انسان کے حق مین وبال ہوجاوے اور [illegible]

کم ہو تو جبر نقصان کی فکر کرنی پڑے پس طبیب تو اس غرض سے [illegible]

بصیرت اس غرض سے اون پر نظر کرتے ہین کہ اونسے اونکے خالق اور [illegible] کی شان و عظمت معلوم کرین

دلیل (۹) اللہ تعالی نے ہڈیون کو حرکت دینے آلات پیدا کیئے جنکو عضلات کہتے ہین اور وہ بدن انسان مین

پانسو انتیس ہین اور عضلہ گوشت اور پٹھہ اور رباط اور جھلی سے مرکب ہے اور عضلات کی شکل و مقدار باعتبار اختلاف منافع

وحاجات کے مختلف بنائی گئی ہے اور [illegible] عضلے آنکھون اور پلکون کی حرکت کیواسطے مقرر ہین کہ اگر ایک بھی ادنی

کم ہوجاوے تو آنکھہ خراب ہوجاوے اسیطرح ہر عضو متحرک کیواسطے جسقدر عضلات اور جس مقدار کے مقرر کیئے گئے

ہین اونکے تغیر سے صحت انسانی کما ینبغی قائم نہین رہتی۔ پھر عجب یہ ہے کہ جس عضو کی حرکت کا انسان ارادہ کرے اوسیکے

عضلات حرکت کرتے ہین حالانکہ انسان کو وقت تحریک اس امر کا شعور نہین ہوتا کہ وہ کونسی عضلہ کو حرکت دیتا ہے صرف ارادہ

اوسکا کافی ہے تعجب ہے کہ ارادہ اور حرکت مین کونسا علاقہ ہے اور کونسا سر پس سے ہے جس سے دونون باہم ملگئے یہ ربط بجز ارادہ

آلہی کے کون دے سکتا ہے۔

دلیل نمبر ۱۰ اگر کوئی یہ کہے کہ آدمی اور حیوانات مستحق ہوکر نطفہ کیلئے مناسبت یا بعادت یا عقل یا قدرت یا علم یا ارادہ سے پیدا کرنا چاہتا
بنا اوس نطفہ سے اپنی طرف سے یا انکا رنگ یا ہاتھ یا حلیہ یا بال بنا سکتا ہے تو کیا وہ اس امر پر قادر ہو سکے ہرگز نہیں بلکہ اگر ان اختیار کی حقیقت
اور کیفیت ہی ہو پیدا ہو جسکی معلوم کرنا چاہیں تو اوس سے بھی عاجز ہو جائینگے پس انسان سے تعجب ہے کہ اگر کسی دیوار وغیرہ پر
کوئی تصویر دیکھتا ہے جسکا نقاش بڑی کاریگری سے اوسکو بنا دیا ہو گویا وہ ہو بہو تصویر اوس شخص کی ہے تو اوسوقت انسان
کو بڑا تعجب اور تحیر ہوتا ہے اور اوسکی صنعت اور حذاقت اور ہاتھ کی صفائی اور ہوشیاری کی ہے اور بڑی عظمت اوس نقاش کی
اوسکے دل میں آجاتی ہے حالانکہ انسان جانتا ہے کہ یہ تصویر ہاتھ اور قلم اور رنگ اور قدرت اور علم اور ارادہ سے بنی ہے جنمیں سے کوئی شئے
نقاش کے فعل اور خلق سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ وہ مخلوق غیر ہے اور نقاش کا فقط نہایت فعل یہی ہے کہ وہ ان اشیاء کو جمع کرکے
ترتیب خاص کیساتھ رکھتا ہے پھر بھی بڑا تعجب ہوتا اور وقعت اوس نقاش کی ہوتی ہے حالانکہ انسان خوب جانتا ہے کہ ایک گندہ نطفہ سے
جو بیصورت تھا پیدا کیا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے پیٹھ اور سینہ میں پیدا کرکے اوسکو کیا شکل اور صورت اور مناسبت
جسکی بنائی ہے کہ بیان نہیں اور اسکے اجزا متشابہ کو اجزا مختلفہ کیطرف منقسم کیا ہے اور ہڈیونکے کنارے کیسے مضبوط کئے ہیں
اور اعضا کی شکل کیا خوب بنائی ہے اور ظاہر و باطن کو زینت دی ہے اور رگ اور پٹھے ترتیب وار رکھے ہیں اور اونکو مجری اور
راستہ غذا کا بنایا ہے تاکہ جبتک انسان باقی رہے اور پیٹ و پیرو ہاتھ و گر بنایا گیا اور پشت کو اساس بدن مقرر فرمایا اور
باطن کیواسطے آلات غذا کیا اور سر کو جامع حواس کر دیا اور اوسمیں آنکھیں کھولدیں اور اونکے طبقات کو مرتب کیا اور رطوبات کو حسب
موقع رکھا اور آنکھونکی کیا اچھی شکل بنائی اور اجفان سے اونکو مزین فرمایا پھر نقطہ سیاہ میں آسمان وغیرہ کی شکل ظاہر کی پھر
کانونکے سوراخ سر میں کھولے اور ایک جھلی واسطے سماعت کی اوس میں رکھی اور کان کی سیپی اسلئے بنائی تاکہ آواز جمع ہو کر
سوراخ تک پہنچے اور کسی جانور کی چال معلوم ہو جاوے اسلئے اوسمیں انحراف اور کجی رکھی گئی ہے تاکہ جانور کا راستہ طویل
ہو اور سونیوالا اوسکی چال سے بیدار ہو جاوے پھر ناک کو دیکھئے وسط چہرہ میں اونچا رکھا گیا اور عمدہ شکل کیگئی اور دو سوراخ
اوسمیں کھولے گئے تاکہ خوشبو و بدبو کی تمیز ہو اور بوسونگھکر غذا کا حال معلوم ہو اور ترویح قلب کیواسطے راستہ ہوا کا ہو پھر
دیکھئے منہ کیسا بنایا اور اوسمیں زبان گویا اور مظہر ما فی الضمیر رکھی گئی اور دانتونسے منہ کو زینت دیگئی اور صف بستہ برابر
موقع پر اونکو رکھا گیا گویا موتیونکی لڑی ہے اور لبونکو کیا عمدہ شکل عنایت ہوئی کہ کہولنا اور بند کرنا اور ادائی حروف اونسے
آسان ہو پھر حنجرہ یعنی سانس کی نلکی قابل دیدہے اوسکو واسطے سانس لینے اور آواز نکالنے کیلئے بنایا گیا اور زبان کو واسطے
تقطیع صوت کے تاکہ مخارج حروف سہل ہوں پیدا کیا گیا۔ اور حنجرہ کو مختلف اشکال کا تنگی اور کشادگی اور خشونت اور ملاست
اور صلابت اور رخاوت اور طول اور قصر میں کیا گیا تاکہ مختلف آوازیں ظاہر ہوں۔ اور باہم مشابہ اور متحد نہو جاویں بلکہ
سننے والے کو دو آوازوں میں فرق معلوم ہو اور تاریکی میں بھی آواز سنکر اشخاص کی تمیز کرسکے پھر سر کو بالونسے اور کنپٹی

سے زینت بخشی اور چہرہ کو داڑھی اور ابرو سے اور ابرو کو باریک بالون اور قوسی شکل سے اور آنکھونکو پلکون سے [illegible]
اور ہر ایک کو واسطے فعل خاص کے مخصوص کیا پس معدہ کو واسطے تصحیح غذا کے اور جگر کو واسطے [illegible]
خون سے اور تلی اور پتے اور گردے کو واسطے خدمت جگر کے مقرر کیا کہ تلی جگر سے سودا کھینچتی ہے اور پتا صفرا کو کھینچتا ہے
اور گردہ مائیت کو جگر سے کھینچتا ہے اور مثانہ کو گردہ کا خادم بنایا کہ وہ پانی کو گردہ سے کھینچکر احلیل کی طرف دفع کرتا ہے
اور رگین جگر کی خادم بنائین تاکہ وہ خون کو اطراف بدن تک پہونچادین پھر ہاتھونکو لانبے اور دراز بنایا تاکہ وہ مقاصد کیطرف
پھیل سکین اور ہتھیلی کو چوڑا کیا اور پانچ انگلی اوس مین لگائین اور ہر انگلی مین تین تین پورے کئے اور چار انگلیان ایک
جانب اور انگوٹھے کو دوسری جانب رکھا تاکہ انگوٹھا سب انگلیون سے برابر مل سکے اور اگر اولین و آخرین بیٹھ کر [illegible]
اور غور کر کے دوسری صورت نکالین تو اس سے بہتر ہرگز نہین نکال سکتے پھر انگلیون [illegible] ناخون سے
زینت اور استحکام کیا گیا تاکہ انسان چھوٹی شے کے اٹھانے پر قادر ہو اور وقت ضرورت کے اپنے بدن کو کھجلا وے
پس ناخن جو سب اعضا سے ادنی درجہ کا ہے اگر معدوم ہوجاوے اور آدمی کے خارش ہو تو [illegible] ہوگا پھر [illegible]
کو ہدایت کر دیگئی ہے کہ وہ خارش کی جگہ پر پہونچتا ہے اگرچہ آدمی غافل ہو یا خواب مین ہو [illegible] شخص سے کھجاوے
تو وہ کھجلی کے مقام پر مطلع نہوگا مگر بڑی دقت سے یہ امور نطفہ مین رحم کے اندر پیدا کئے جاتے ہین اگر درمیان سے حجاب
مرتفع ہوجاوے اور انسان اوس نطفہ کو رحم کے اندر دیکھے کہ تصویر اور تخطیط اوسپر قدرتاً ظاہر ہوتی ہے تو مصور
نظر نہین آتا اور نہ مصور کے آلات نظر آتے ہین کیا کسی نے ایسا مصور یا فاعل دیکھا ہی جو اپنے مصنوع اور آلات کو ہاتھ
نہ لگاوے اور اوسمین تصرف کرتا ہو سبحان اللہ کیسا عظیم الشان اور ظاہر البرہان ہے پھر باوجود کمال قدرت کے [illegible]
رحم قابل دید ہے کہ جب بچہ سے رحم باوجود تنگ ہوا اور بڑا ہو کر وہ گھبرایا تو اللہ تعالی نے اوسکو راستہ بتایا اور اولٹ کر اوس
تنگ مقام سے نکلنے کا منفذ تلاش کرنے لگا گویا اپنی حاجت پر وہ واقف ہے پھر جب باہر نکلا اور محتاج غذا ہوا اللہ تعالی
نے اوسکو موںھ سے پستان کا لقمہ کرنیکی ہدایت کی اور چونکہ بدن اوسکا نہایت نرم ہوتا ہے کہ اغذیہ غلیظ کثیفہ کا متحمل نہین
ہوسکتا اوسکے واسطے لطیف دودھ پیدا کر دیا اور اوس دودھ کو خون اور آلائش سے صاف کر کے نہایت خوشگوار
خالص نکالا اور اوسکے واسطے پستان کو خزانہ بنایا اور اون مین دودھ جمع رکھا کہ بچہ پیدا ہوتے ہی اپنی غذا تیار پاوے
اور پستان کا سر یعنی گھنڈی مطابق بچہ کے موںھ کے بنائی اور اوسمین ایک باریک سوراخ رکھا کہ بدون چوسے اور چبائے
کے دودھ باہر نہ آوے اور وہ بھی تدریجاً ہو کیونکہ بچہ قلیل قلیل ہی چوسنے کی طاقت رکھتا ہے پھر بچہ کو کیسے ہدایت
کی ہے کہ چوسکر بقدر ضرورت دودھ سے پیٹ بھر لے پھر رحمت اور شفقت یہ کی کہ دو برس تک دانت نہ نکلین کیونکہ
دو سال تک بچہ کو صرف دودھ درکار ہے اسلئے اوسکو دانتونکی حاجت نہین اور جب وہ بڑا ہوا تو اوسکو یہ دودھ ہلکا

ہوا تو نہین ادسقدر اغلیظ و نوبی کا محتاج ہوا اور جب اوسکے اٹھنے کی حاجت پڑی اوسوقت اوسکے دانت پیدا کیے گئے
پھر یہ عجب شان والا ہے کہ نرم مسوڑون مین سے سخت دانت کیسے نکالے اور والدین کو بچہ کی تدبیر اور انتظام مین جبکہ وہ خود
ایسی تدبیر نہین کر سکتا کسطرح فریفتہ اور شیفتہ کر دیا اگر جناب باری تعالی اونکے دل مین رحمت نہ پیدا کرتا تو بچہ اپنی تدبیر مین
سب سے زیادہ عاجز ہوتا پھر دیکھو بچہ کو رفتہ رفتہ قدرت اور تمیز اور عقل اور ہدایت عنایت کی حتے کہ وہ بالغ ہوگیا پھر جوان ہوا
پھر گھول ہوا پھر شیخ پس تعجب ہوگا یا خط یا نقش دیوار وغیرہ پر دیکھکر اوسکے نقاش اور خطاط کی طرف پوری ہمت اور توجہ صرف
کیجاوے کہ کیسا عمدہ نقش اور کیا خوب تحریر ہے کیونکہ اوسکو اسپر قدرت ہوئی اور ہمیشہ اوس صنعت کی تعریف کیجاوے اور
عظمت اور وقعت کیجاوے اور ان عجائبات اور صنائع اور بدائع الٓہیہ کو دیکھکر اوسکے صانع سے غفلت ہوا اور اوسکی جلال
اور اوسکی عظمت اور حکمت انسان کو مدہوش اور حیران نکرے . یا حسرۃً علی العباد - آدمی صرف اپنے بطن اور فرج
کیطرف مشغول ہے اپنے نفس کی معرفت سمجھتا اسکے نہین کہ بھوکا ہوا کہا کر سیر ہوگیا اور سو گیا اور جب شہوت کا غلبہ ہوا جماع کر لیا اور
جب غصہ ہوا لڑلیا اس معرفت مین تو درندے اور چوپائے بھی شریک ہین انسان کی خاصیت جو بہائم کو نصیب نہین ہے یہ ہے
کہ وہ آسمان وزمین اور عجائبات انفسی وآفاقی پر نظر کرکے معرفت الٓہی حاصل کرے اور ملائکہ مقربین کے زمرہ مین داخل
ہوا اور انبیا اور صدیقین کے زمرہ مین اوسکا حشر ہوا اور بارگاہ الٓہی کا مقرب بنے کہ یہ مرتبہ بہائم کا نہین ہے اور نہ اوس شخص کا
ہے جو ہوا وہوس مین مبتلا رہے اور اوسی پر قناعت کیے ہوئے ہے اور شہوات نفسانیہ مین دن رات راضی اور خوش رہتا ہے
بلکہ وہ شخص بہائم سے بدتر ہے کیونکہ بہائم کو اسپر قدرت حاصل نہین اور انسان کو قدرت عطا ہوئی ہے جسکو اوسنے بیکار کرکے
نعمات الٓہی کا ناشکر ہوا۔

**دلیل (۱۱)** اللہ تعالی نے زمین کو فرش بنایا اور اوس مین بڑی بڑی راہین مقرر کین اور اوسکو انسان کیواسطے مسخر
کر دیا تاکہ اوسپر چلے اور اوسکو ساکن کیا اور پہاڑ اوسکے میخ لگائی تاکہ زمین حرکت نہ کرے اور اسقدر اوسکو وسیع کیا کہ انسان کو
تمام اطراف زمین پر پہونچنا دشوار ہے اور زمین کو مردون اور زندون کیواسطے جمع کرنیوالا دیکھو زمین خشک مثل مردہ ہوتی ہے
جب اوسپر پانی برسا لہلہانے لگی اور چشمے اور نہرین جاری کین اور سخت خشک پتھر اور مکدر مٹی سے کیسا صاف شیرین
پانی نکالا اور زندہ شئے کو پانی سے پالا اور رنگ رنگ کی اشجار اور نباتات اوس سے پیدا کیے مثل اناج وانگور وزیتون و
کھجور وانار اور دوسرے میوے جنکا شمار نہین مختلف شکل اور رنگ اور مزہ اور اوصاف کے اوس سے پیدا کیے کہ بعض
بعض سے کہانے مین عمدہ اور ایک پانی اور ایک زمین کی پیداوار ہے اگر کہا جاوے کہ بیج کے اختلاف سے وہ بھی مختلف
پیدا ہوے تو یہ بتایئے کہ دانہ مین اسقدر بڑا جھاڑ کہان تہا اور ایک دانہ مین سات خوشے کہان کہ ہر خوشہ مین سو دانے ہون
پھر جڑی بوٹیون کو غور فرمایئے کہ اون مین اللہ تعالی نے کسقدر منافع عجیبہ رکھے ہین ایک غذا دیتی ہے اور دوسری

تقویت بخشتی ہے۔ اور یہ زندہ کرتی ہے اور یہ ہلاک کرتا ہے اور یہ سرد کرتی ہے اور یہ گرم کرتی ہے [illegible]
جاکر صفرا کو اوکھاڑ دیتا ہے اور یہ تحلیل صفرا ہوتی ہے اور یہ بلغم اور سودا کو دور کرتی ہے اور یہ اور یہ دونون کی طرف [illegible] ہوتی ہے
اور یہ مفرح ہے اور یہ خواب آور ہے اور یہ ضعف آور ہے پس کوئی پتا اور کانٹا زمین سے نہین پیدا ہوتا مگر اوس مین ایسے
ایسے منافع ہین کہ بشر کو اونکی حقیقت پر اطلاع نہین پھر بعض نبات اپنی تربیت مین اہل زراعت کے محتاج ہین جیسا کہ
کھجور کی تابیر اور انگور کا قطع اور کہیتی کا تنقیہ کیا جاتا ہے اور بعض زمین مین بیج ڈالنے سے اور بعض شاخ لگانے سے
اور بعض پیوند کرنے سے پیدا ہوتے ہین اگر تمام نباتات کے طبائع اور افعال اور [illegible] بیان کئے جاوین تو ایک دفتر ہوگا
ہولہذا ہر ایک شے سے قدرے قدرے بطور نمونہ کے لکھا جاتا ہے کہ شاید کوئی [illegible] انسان توفیق الٰہی سے [illegible]
صانع حقیقی پہونچا دے۔

**دلیل (۱۲)** زمین کے ٹکڑے سب ملے ہوئے اور پھر مختلف ہین پہاڑ [illegible] پیدا کئے ہین لعل
فیروزہ الماس سونا چاندی تانبا پیتل لوہا پھر انسان کو اونکے نکالنے اور صاف کرنے کی [illegible] اور سکہ اور زیور اونکے
بنائے پھر زمین کی کانین گندھک وغیرہ سے مالامال کردین اور نمک کیسا پیدا کیا کہ اگر [illegible] تو اہل شہر تباہ
اور ہلاک ہوجاوین۔ حالانکہ اوسکو صرف ذائقہ طعام کیواسطے استعمال کرتے ہین کہ اچھا ہو دیکھو [illegible] زمین کا حصہ کہاری
بنایا ہے کہ اوسمین بارش کا پانی جمع ہوکر نمک بنجاتا ہے کہ انسان کی زندگانی بامزہ کہاتے [illegible] کوئی جماد اور حیوان
اور نبات ایسا نہین کہ جس کے اندر حکمت اور حکمتین نہون کسی شے کو اللہ تعالیٰ نے [illegible] پیدا کیا بلکہ تمام ذرات
جسطرح چاہئے اور جیسا شان الٰہی کے لائق ہے پیدا ہوئی ہے اور ہر شے مطابق کرم و لطف و حکمت الٰہی کے کما ینبغی
ظاہر ہوئی ہے۔

**دلیل (۱۳)** حیوانات کے اقسام بہت ہین کہ بعض پرواز کرتے ہین اور بعض زمین پر چلتے ہین کسی کے دو پیر اور کسی کے
چار پیر اور کسی کے دس اور کسی کے سو ہین پھر منافع اور صور اور اشکال اور اخلاق اور طبائع اونکی ہین اختلاف سے ازقسم
جانور اور وحشی جنگل کے اور پلے ہوئے گھر کے دیکھو اونکے عجائبات ایسی ہین کہ جنکو دیکھکر عظمت اور قدرت اور حکمت خالق
مین کوئی شک نہین رہتا اور اونکا احاطہ غیر ممکن ہے بلکہ اگر ہم چاہین کہ مچھر یا مکھی شہد کی یا مکڑی کی عجائبات بیان کرین حالانکہ
وہ چھوٹے حیوانات مین سے ہین قادر نہونگے مثلاً اوسکو گھر بنانا اور اپنی غذا جمع کرنا اور ذخیرہ کرلینا اور اپنی حاجات مین
بڑی ہوشیاری سے کام لینا۔ چنانچہ مکڑی کو دیکھئے کہ درمیان دو مقام کے جنکا فاصلہ دو بالشت ہو اپنے لعاب کا اول تانا
تنتی ہے اور دونون کنارونکو مضبوط کردیتی ہے اور فاصلہ تارون مین برابر رکھتی ہے کہ ذرا بھی کم و بیش نہین ہوتا جب تانے
سے فراغت پاتی ہے تو بانے کیطرف مشغول ہوجاتی ہے اور دونون کے ملنے کو مضبوط کردیتی ہے جیسے گرہ لگائی

اور پاسنے کو کبھی برابر رکھتی ہے جب وہ جال تیار ہوگیا جس مین مچھر کبھی پہنس جاوے تو اپنی آپ ایک شکار کے انتظار مین بیٹھتی
پھر جب شکار پہنسا جلدی اوسکو پکڑ کر کہا لیتی ہے اور جب شکار اس طور سے نہین کر سکتی تو تار مین اپنے آپ کو الٹا لٹکا کر منتظر
رہتی ہے جب کوئی مکھی اڑتی ہوئی آئی فوراً اپنے کو اوسطرف ڈالکر اوسکو پکڑ لیتی ہے اور تار کو اوسکے پیر پر لپیٹ کر اوسکو
کھا لیتی ہے اور اسیطرح ہر ایک حیوان مین چھوٹا ہو یا بڑا ہوشیاری ہے۔ کیا یہ صنعت خود ہوگئی یا مکڑی نے خود کی یا کسی آدمی
نے اوسکو تعلیم دی یا کوئی ہادی یا معلم اوس مکڑی کا نہین ہے۔ بلکہ ہاتھی بھی باوجود عظیم الجثہ ہونیکے اور قوی ہونے کے ایسے
کام کرنے سے عاجز ہے کیونکہ یہ حیوان ضعیف عاجز ہوگا۔ پس بصیر آدمی چھوٹے حیوان مین وہ صنعت اور حکمت اور کمال
قدرت الٰہی دیکھتا ہے کہ [illegible] عقول انسانی حیران ہوتی ہین نہ کہ بڑے حیوان مین۔ اور چونکہ انسان ہر دم حیوانات سے
مانوس رہتا ہے اور ہر وقت اونکو دیکھتا ہے اسلئے اوسکو تعجب نہین ہوتا بلکہ اگر جدید حیوان یا کیڑے کو دیکھتا ہے تو بے انتہا
تعجب کرتا ہے [illegible] حالانکہ تمام حیوانات مین خود انسان کے زیادہ تر امور عجیب موجود ہین با اینہمہ انسان اپنے نفس سے
تعجب نہین کرتا بقول شخصے گھر کی مرغی دال برابر۔ بلکہ اگر انہین حیوانات مالوفہ پر غور کرے اور انکے اشکال اور صورۃ [illegible]
اور [illegible] دیکھے کہ جلد اور صوف اور پشم اور بال اونکے کس کس کام کے واسطے اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہین کہ آدمی اونسے لباس
اور خیمہ اور سائبان اور ظروف اور نعلین بناتے ہین اور اونکا دودھ اور گوشت غذا کرتے ہین اور بعض جانور سواری کے قابل
اور بعض بوجھ اوٹھانے کے لئے ہین جن سے مسافت بعیدہ طے کرتے ہیں تو ضرور اوسکو بہت ہی تعجب ہوگا اور جان لیگا کہ اللہ تعالیٰ
کو کل مخلوقات کا علم قبل خلق حیوانات حاصل تھا عجیب شان والا ہے جبکہ [illegible] تامل کے معلوم و مکشوف ہین اور
بلا استعانت وزیر اور مشیر کے [illegible] حکیم و قدیر ہے اوس نے [illegible] زمین کے قلوب کو صدق شہادت اطمینان بخشا
دلیل (۱۴) زمین کا ربع مسکون کسقدر وسیع ہے اور تین ربع اوسکے سمندر مین غرق ہین اللہ تعالیٰ نے حیوانات کیواسطے
یہ ربع ظاہر کر دیا ہے پس جسقدر جنگل اور پہاڑ ہین بہ نسبت زمین کے اضعاف ہین جیسا کہ دیکھتے سمندر کی بہ نسبت بر کی اضعاف ہے
اور بعض اشیاء سمندر کی ایسی ہین جنکی نظیر اس زمین پر نہین جنکو بعض اشخاص نے چند مجلدات مین بیان کیا ہے اور کوئی قسم
حیوان کی زمین پر نہین جو سمندر مین نہو مثل گھوڑا گاے انسان طیور وغیرہ بلکہ دریا کے حیوان بہت زیادہ ہین اور بعض حیوانات
سمندر اسقدر بڑے ہین کہ بعض قافلہ نے اوسکو جزیرہ تصور کرکے اوسپر نزول کیا اور جب اوسپر آگ سلگائی تو اوسکو
حرکت ہوئی تب معلوم کیا کہ یہ کوئی حیوان ہے۔ پھر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے موتی کو سمندر مین سیپی کے اندر کیسا پاکیزہ بنایا اور
مونگا کیسا [illegible] پتھر مین پانی کے نیچے کیسا اوگایا حالانکہ وہ ایک جھاڑ ہی جو پتھر سے نکلتا ہے۔ علاوہ برین عنبر و
نفیس اشیاء کو دیکھو جو دریا پھینکتا ہے یا اوس سے نکالے جاتے ہین پھر کشتیون اور جہازونکو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے
پانی [illegible] اور تجارت کرنیوالے اور مال طلب کرنیوالون کو اوس مین چلایا ہے اور اونکے لئے کشتی کو [illegible] واسطے

بیچیدا اونکے مسخر کیا ہے اور بلا خوف کیا ہے۔ اون کی شناخت دینی ہے۔ غرض عجائبات دریا کا احاطہ اور بیان اور اوسکے صنائع بدائع
کا تبیان مجلدات مین بھی دشوار ہے۔

دلیل (۱۵) پانی کا قطرہ جسم رقیق سیال شفاف متصل الاجزا ار گویا ایک شئے ہے سریع القبول الانفصال کا گویا وہ
منفصل ہے قابل اتصال وانفصال جس سے بینا پیہ حیوان اور نبات کیواسطے حیات حاصل ہے اگر آدمی پانی کا محتاج ہو تو
تمام مال خرچ کر دے اور بعد پینے کے نکال لینے کی ضرورت ہو تو تمام مال دینے کو تیار ہو پس تعجب ہی کہ انسان کے نزدیک روپیہ
اور اشرفی اور جواہرات کی زیادہ قدر ہو اور اللہ تعالی کی نعمت بوقت حاجت پانی مین خیال نہ کرے غرض پانی ندی کنوان
دریا کے عجائب صنع کو غور سے دیکھئے کہ ہر ایک صنع کمال حکمت کی خبر دیتا ہے اور زبان حال سے کہتا ہے کیا مجھکو نہین
دیکھتا اور میری صورت اور ترکیب اور صفات اور منافع اور اختلاف اور کثرت فوائد پر غور نہین کرتا۔ کیا تو گمان کرتا ہے کہ
مین خود بنگیا یا مجھکو کسی نے میری جنس مین سے پیدا کر دیا تجھکو حیا نہین کہ تین حرف کا کلمہ لکھا ہوا دیکھکر یقین کرتا ہے
یہ صنعت آدمی قادر عالم مرید متکلم کی ہے اور خطوط الٰہیہ جو میرے چہرہ پر مرقوم ہین جن کو قلم الٰہی نے لکھا ہے جو نظر
نہین آتا دیکھکر صانع حقیقی کی عظمت اور جلالت سے ذہول کرتا ہی اور نطفہ بھی اہل دل سے کہتا ہے نہ اون سے
جو غافل اور بہرے ہین کہ تم خیال کرتے ہو کہ مین احشا کی ظلمت مین خون حیض مین ڈوبا ہوا ہون ایسے وقت کہ میرے
چہرہ پر خط اور تصویر ظاہر ہوتی ہے اور نقاش پتلیان اور اجفان اور پیشانی اور رخسار اور لب کا نقش کرتا ہے دیکھو کہ
ظہور نقوش قدرے قدرے تدریجاً ہوتا ہے اور نطفہ کے اندر اور باہر اور رحم کے اندر اور باہر وہ نقاش نظر نہین آتا اور نہ
باپ کو خبر ہے اور نہ مان کو اور نہ نطفہ کو نہ رحم کو۔ کیا ایسا نقاش اوس نقاش سے عجب تر نہین جو قلم سے کوئی صورت
عجیبہ بنا لے اور ایک دو بار مین اوسکو دیکھکر معلوم کر لیا جائے۔ کیا تو قادر ہے کہ ایسا نقش اور ایسی تصویر سیکھ لے
جو ظاہر اور باطن اور جمیع اجزا ار نطفہ کو عام ہے بدون اسکے کہ نطفہ کو ہاتھ لگے یا اوس سے اتصال ہو داخل مین
یا خارج مین پس اگر تو ان عجائبات سے تعجب نہین کرتا اور نہین سمجھتا کہ ایسے مصور کے برابر کوئی مصور اور نقاش نہین جیسا کہ اوسکے نقش
کے مثل کوئی نقش نہین اور دونون فاعل مین یون بعید ہے جیسا کہ دونون فعلون مین ہے پس اگر تو ایسا
تعجب نہین کرتا تو اپنے عدم تعجب سے تعجب کر کیونکہ نہ تعجب کرنا تیرا سب عجب سے عجیب تر ہے کیونکہ جس شے
نے تیری بصیرت کو اندھا کیا باوجود اسقدر وضاحت کے وہ لائق اسکے ہی کہ اوس سے تعجب کیا جائے۔ پاک ہے
وہ ذات جس نے دوستون کے دل بینا اور دشمنون کے دل نابینا کر دئے۔

دلیل (۱۶) ہوا لطیف درمیان مقعر آسمان و محدب زمین کے محبوس ہے وقت چلنے ہوا کے حس لمس سے
اوسکا احساس ہوتا ہے اور آنکھ سے اوسکا جسم نظر نہین آتا مثل سمندر کے ہے جسمین مختلف جانور اپنے بازو

تیرتے ہین جیسے دریا مین دریائی جانور تیرتے ہین پس ہوا کی حرکت سے روح ہوائی حیوانات اور نباتات کو پہونچتی ہے اور وہ نشو و نما کیلئے مستعد ہوجاتے ہین۔ پھر ہوا کی لطافت کو دیکھئے کہ باوجود لطیف ہونیکے کسقدر قوت رکھتی ہے۔ اگر مشک کو ہوا سے بہر کر پانی مین ڈالا جاوے تو کیسا ہی قوی آدمی چاہے کہ اوسکو پانی مین غوطہ دے اوس سے عاجز آتا ہے۔ اور سخت لوہا پانی پر رکہا جاوے۔ تو نیچے پانی کے بیٹھ جاتا ہے دیکہو ہوا کو پانی سے باوجود لطیف ہونیکے کسطرح علیحدہ اور قوی کیا ہے اسلیئے کشتی پانی مین غرق نہین ہوتی بلکہ ہر مجوف شئے جس مین ہوا بہری ہو پانی کے اندر نہین ڈوبتی کیونکہ ہوا پانی کے اندر جانے سے منقبض ہوتی ہے اور سطح داخلی کشتی سے جدا نہین ہوتی اسلیئے کشتی بہاری ہوا لطیف مین معلق رہتی ہے چونکہ کشتی نے ہوا کا دامن پکڑ لیا ہے اسلیئے وہ پانی مین غرق نہین ہوتی عجب قدرت آلہی ہے کہ اسقدر ثقیل شئے ہوا لطیف مین بدون علاقۂ ظاہری کے معلق رہے۔ پھر جو سما کے عجائبات دیکھئے کہ اوسمین رعد اور برق اور ابر اور بارش اور برف اور شہاب اور صاعقہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر بدون بارش دیکھنے اور بدون رعد کی آواز سننے کے کوئی حصہ تیرا اون مین نہین تو چوپائے بھی اس معرفت مین تیرے شریک ہین ذرا ابر غلیظ کو غور فرمائے کہ جو صاف مین کیسے جمع ہوتا ہے اور جب اللہ تعالی چاہے ہے کیسے پیدا ہوتا ہے اور باوجودیکہ ابر ہلکا ہوتا ہے اسقدر بہاری پانی کا بوجہ کیسے اٹہاتا ہے اور کیسے جو ہوا مین اوسکو معلق رکہتا ہے جبتک کہ اللہ تعالی کا حکم نہ ہو نہین چہوڑتا۔ پہر پانی قطرات کرکے علیحدہ علیحدہ ہر قطرہ کہ ایک دوسرے سے ملنے نپاوے اور یکے بعد دیگرے زمین کو ایک ایک قطرہ پہونچے کیا تعجب خیز واقعہ نہین اور اگر تمام دنیا جمع ہوجاوے اور ایک قطرہ پیدا کرنا چاہے یا عدد قطرات ایک بلدہ یا ایک گاؤن کے معلوم کرنا چاہے تو اوسکے حساب سے عاجز ثابت ہونگے پس وہی اونکو جانتا ہے جس نے اونکی ایجاد کی ہے پہر قطرہ معین ہے کہ فلان زمین یا حیوان کو ملے اوسپر بخط الہی لکہا ہوا ہے جو ظاہر بصارت سے نہین نظر آتا کہ یہ فلان کیڑے کا رزق ہے جو فلان پہاڑ کے کنارہ پر ہے فلان وقت مین اوسکو پہونچیگا جبکہ تشنگی غالب ہوگی پہر ایسے لطیف پانی سے اولا سخت بنانا اور مثل روئی دہنکی ہوئی کے برف کا گرنا عجیب صنع آلہی ہے کہ کوئی اوسکا اس مین شریک نہین اور نہ کسی کو اس مین کچہہ دخل ہے بلکہ یقین کرنیوالونکو عظمت الہی کے مقابل عاجزی و خضوع کے سوا کوئی چارہ نہین اور منکرین کو سوائے جہالت کے اور اسباب وعلل کی گفتگو کے کچہہ نصیب نہین پس جاہل مغرور کہتا ہے کہ پانی اسلیئے نزول کرتا ہے کہ وہ اپنی طبیعت مین ثقیل ہے۔ اور گمان کرتا ہے کہ اوسکو معرفت منکشف ہوگئی اور اسپر سرور کرتا ہے اور اگر اوس سے کہا جاوے کہ طبیعت کے کیا معنے ہین اور کس نے اوسکو پیدا کیا اور کس نے ایسا پانی پیدا کیا جسکی طبع ثقیل ہے اور کس نے درخت کے نیچے ڈالے ہوئے پانی کو اوپر شاخون کے چڑہایا حالانکہ اوسکی طبیعت ثقیل ہے وہ کیسے نیچے اترکر اوپر چڑہ گیا اور اشجار کے اندر سے سرایت کرتا ہوا ڈالی ڈالی اور پتہ پتہ پر پہونچا۔ اور پتونکی بڑی چہوٹی رگون مین جاکر ہر

جز بزرگ مین پھیل گیا تاکہ ہر جز کی غذا ہو اور اوسکو نمو کرے اور اوسکی طراوت کو باقی رکھے اسیطرح پر فواکہات کے تمام اجزا مین سرایت کر گیا اگر پانی بالطبع اسفل کیطرف مائل ہے تو کیسے اعلی کیطرف چڑھا اور کیسے اوپر کو حرکت کیا پس اگر یہ امر کسی جاذب کی کشش ہے تو وہ بتاو جس نے اس جاذب کو مسخر کیا پس اگر انتہا خالق سموات و ارض پر آخر مین ہو تو پہلے ہی سے اوسکے حوالہ کیون نہ کیا۔ پس انتہا جاہل کی ابتدا عاقل کی ہے۔

**دلیل (۱۷)** اجرام سماوی اور اوسکے کواکب کے عجائب اسقدر ہین کہ زمین کے بھی اسقدر نہین جس نے کچھ معلوم کیا مگر عجائب آسمانی اوس سے فوت ہوگئے تو اوس سے کل ہی فوت ہوا کیونکہ زمین اور دریا اور ہوا اور جسم سوا اسے عالم علوی کے بہ نسبت آسمانون کے ایک قطرہ دریا کا ہے اور جبکہ معرفت عجائب قطعہ سے اولین و آخرین عاجز ہوگئے تو عجائبات آسمانی کی معرفت سے کیونکر عاجز نہونگے اسلئے کہ عالم علوی کی سطح طول اور پائداری عالم سفلی مین نہین اور یہ گمان نکرنا کہ آسمان کا نیلا رنگ اور ستارون کی چمک اور تفرق ہی نظر ملکوتی ہے۔ ہرگز نہین کیونکہ اسمین تو حیوانات بھی شریک ہین بلکہ عالم ملک و شہادت بصر سے معلوم ہوتا ہے اور عالم غیب اور ملکوت بصیرت سے معلوم ہوتا ہے پس اعلی درجہ کو بعد تجاوز کرنے ادنے درجہ کے پہونچنا سہل ہے اور ادنے اور قریب سب سے نفس انسانی ہے پھر زمین ہے جو فرودگاہ آدمی ہے پھر ہوا جو انسان کو محیط ہے پھر نبات اور حیوان اور وہ چیز جو زمین پر ہے پھر عجائب ما بین آسمان و زمین کے پھر سات آسمان مع ستارونکے پھر کرسی پھر عرش پھر ملائکہ جو حاملان عرش ہین اور آسمانون کے داروغہ ہین پھر پروردگار عالم پر نظر کرنا۔ غرض اتنے جنگل اور گھاٹیان اور مسافات شاقہ درمیان انسان اور رب العالمین کے حائل ہین۔ اور ابھی قریب کی گھاٹی سے انسان نے فراغت حاصل نہین کی جو معرفت نفس ہے اور دعوے کرنے لگا کہ مین عارف باللہ ہوگیا ہون مجھکو فکر کی حاجت کیا۔ ذرا آسمان کیطرف سر اٹھا اور اونکو اور ستارونکو دیکھ اور دورہ اور طلوع اور غروب اونکا معائنہ کر اور سورج اور چاند کا اختلاف مشارق و مغارب اور حرکت دوامی کہ ذرا تغیر نہوا اور کچھ فرق نہ پڑے بلکہ ہر ایک حساب معین اور منازل مقررہ پر بلا کم و بیش دورہ کرتا ہے یہانتک کہ حق تعالی اونکے اوراق لپیٹکے سرا عالم پیدا کرے پھر ستارون کے شمار اور کثرت اور اختلاف الوان پر نظر کرو کہ کوئی سرخ اور کوئی سفید اور کوئی تیلی رنگ رکھتا ہے پھر اختلاف اشکال اونکا بھی غور کرو بعض بصورت عقرب اور بعض بصورت حمل و ثورہ اسد و انسان ہین۔ اور کوئی صورت زمین پر نہین مگر اوسکی تمثال آسمان مین موجود ہے۔ پھر سیر آفتاب اپنے فلک مین دیکھئے کہ ایک سال مین دورہ ختم کرتا ہے اور ہر روز طلوع اور غروب مین حرکت عرضی سے دورہ تمام کرلیتا ہے اللہ تعالی نے اوسکو مسخر کر دیا اگر اوسکا طلوع غروب نہ ہوتا تو اختلاف لیل و نہار نہ پایا جاتا اور شناخت اوقات نہ ہوتی بلکہ ہمیشہ تاریکی یا روشنی قائم رہتی پس وقت معاش کا وقت استراحت سے ممتاز نہوتا۔ دیکھو اللہ تعالی نے رات کو پردہ پوش اور خواب کو آرام اور دن کو معاش بنا دیا۔

اور دیکھو رات کو دن مین اور دن کو رات مین داخل کرنا اور اوسکی زیادتی اور نقصان ترتیب خاص پر مقرر کرنا اوسکی شان ہے

دلیل (۱۸) انسان کسی امیر کے گھر کو جاکر دیکھتا ہے کہ نہایت منقش اور مرصع اور مذہب ہے تو بڑا ہی تعجب کرتا ہے اور ہمیشہ اوسکو یاد کرتا ہے اور اوسکی خوبی ہر جلسہ مین بیان کرتا ہے حالانکہ ہمیشہ اس مجموعہ عالم اور اسکی زمین اور اسکی چھت اور اسکی ہوا اور عجایبات اسکے سامان اور حیوان اور نقوش کے ملاحظہ کرتا ہے اور مطلق اسطرف التفات قلبی نہین کرتا کیا یہ گھر اوس گھر سے جسکا انسان مداح ہے کچھ کم ہے. بلکہ یہ گھر کل ہے اور وہ گھر اسکے جز کا جز ہے یعنے زمین کا جز ہے جو اس مجموعہ عالم کے گھر کا ادنی جز ہے مگر اس بڑے گھر کو آدمی غور نہین کرتا ادنی ادنی چیز پر غش ہے اسکا سبب بجز اسکے نہین کہ یہ بڑا گھر بیرون رہیگا. انسان کا بنایا ہوا ہے جسکو خود اوس نے بنقش نفیس ترتیب دیا ہے اور آدمی اپنے نفس اور رب اپنے اور بیت اللہ کو فراموش کر دیا ہے صرف بطن اور فرج مین مشغول ہے دن رات اوسیکے اہتمام مین رہتا ہے. کمال خواہش انسان کی یہ ہے کہ پیٹ بھر جاوے حالانکہ انسان بہائم کی برابر کھیا اوسکا عشر بھی نہین کھاتا اور یہ بھی خواہش انسانی ہے کہ دس بیس آدمی اوسکو جھک کر ادب سے سلام کرین اور جھوٹی خوشامد کیا کرین کہ آپ ایسے اور ویسے اور اگر سچے دوست بھی ہوے تو کسیکو نفع اور ضرر اور موت اور حیات نہین بخش سکتے علاوہ برین بعض کفار بھی اسکے بلد مین اس سے زیادہ وجاہت اور دولت رکھتے ہین مگر اسکو کچھ خبر نہین چند روز کیواسطے اسقدر مغرور اور جمال الٰہی سے مستور افسوس

دلیل (۱۹) انسان اور انسان کی عقل مثل چیونٹی کے ہے جو اپنے سوراخ سے نکلکر کسی بادشاہی محل مین داخل ہو جو نہایت مضبوط اور رفیع العمارت ہو اور اقسام اقسام کے عجیبہ اور نفیس اشیا اور خدمتگار اور باندی اور غلام بکثرت اوس مین موجود ہون پس جبکہ وہ چیونٹی دوسری چیونٹی سے ملے تو بجز اپنے گھر اور اپنی غذا اور اپنی خیر کی اگر کلام پر قادر ہو دوسری بات نہین کریگی اور محل شاہی کا حال اور اوس بادشاہ کا جو اوس قلعہ مین ہے بالکل نہین جانتی اور نہ اوسمین کچھ فکر کرتی ہے بلکہ اوسکو قدرت ہی نہین کہ اپنے نفس اور اپنی غذا اور اپنے گھر سے تجاوز کرکے دوسری طرف مشغول ہو پس جیسا کہ وہ چیونٹی محل شاہی اور سامان قلعہ اور اوسکے دیوارون سے غافل ہے اور اوسکے بسنے والون سے بھی خبردار نہین. اسیطرح آدمی بھی اللہ تعالی کے گھر سے اور اوسکے رہنے والون سے جو ملائکہ ہین آسمان ہین بالکل غافل ہے. مگر چیونٹی کو معرفت حاصل کرنیکی قدرت حاصل نہین اور انسان کو قدرت دیگئی کہ وہ معرفت حاصل کر سکتا پس تصنیف و تالیف الٰہی دیکھکر انسان بہت جلد ترقی کر سکتا ہے.

دلیل (۲۰) اگر تمام عقول عقل اول بنجاوین اور جمیع ارواح روح القدس ہو جاوین اور اس انتظام عالم سے بہتر کرنا چاہین. ہرگز ہرگز ممکن نہین.

دلیل (۲۱) آبنوس مین تلطیف وجلا دادر ادرار بول تو تفتیت سنگ گردہ ومثانہ و تفتیح سدہ طحال وتصفیہ خون وحرارت ویبوست درجۂ دوم کی کس نے کی اوسی نے۔

دلیل (۲۲) آڑو مین برودت ورطوبت درجۂ دوم کی اور تلیین وتسکین تشنگی وجوش خون وصفرا اور اشتہا باہ کس نے پیدا کی بجز جناب فاطر السموات والارض کس مین لیاقت ہے۔

دلیل (۲۳) آگ کے دودہ مین تفریح واسہال و تقطیع بلغم۔ اور اوسکے پتون مین تحلیل اورام باردہ اور اوسکے پھولون مین ہضم طعام وگرمی وخشکی درجۂ دوم کی اوسی نے پیدا کی ہے۔

دلیل (۲۴) آلو مین سردی اور خشکی اور زیادہ کرنا اور غلیظ کرنا منی کا اور تحریک باہ اور تقویت مثانہ کس نے ودیعت رکھا ذرا سمجھکر معقول جواب دو۔

دلیل (۲۵) آلو بخارے مین سردی درجۂ اول کی اور تری درجۂ دوم کی وتلیین وازلاق ونفع تپ صفراوی و دموی وخارش بدن وازالہ جوش خون وصفرا کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۲۶) انبہ ہلدی مین گرمی وخشکی درجۂ دوم کی وتحلیل ریاح ونفع عسر بول وجرب دھکہ وسقطہ وضربہ مین کرنا اور پتھری توڑنا۔ اور بوسے دہن خوش کرنا کس نے رکہا۔

دلیل (۲۷) ابرک مین سردی درجۂ دوم کی اور خشکی درجۂ سوم کی اور پتھری توڑنا اور اسہال ودموی وکبدی کو فائدہ دینا اور نزف الدم کو نفع بخشنا کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۲۸) آنولے کی طبیعت مثل ابرک کے اور قبض اور منع مواد وحفظ اخلاط از عفونت واخراج سودا وتفریح وتقویت دل ودماغ واعصاب وتحریک باہ اوس مین کس نے پیدا کی۔

دلیل (۲۹) اجواین کو گرم وخشک درجۂ سوم مین وہاضم طعام ومشہی ودافع فساد بلغم وریاح و نفخ شکم ومفتح سدہ ومدر بول وحیض وتریاق سموم کس نے بنایا۔

دلیل (۳۰) اخروٹ مین گرمی درجۂ دوم کی اور خشکی درجۂ اول کی اور لطافت اور تلیین اور تحلیل اور منع بدہضمی وتقویت اعضاء رئیسہ وحواس باطنی کہان سے پیدا ہو گئی۔

دلیل (۳۱) ادرک کو چار درجۂ سوم ویابس درجۂ اول وہاضم ودافع ریاح ومشتہی وقاطع بلغم ورطوبت معدہ وتقویت قوت ہاضمہ ومعدہ وجگر کس نے کر دیا۔

دلیل (۳۲) اڑد کو حار درجۂ اول ورطب درجۂ دوم ومبہی ونعوظ آور ندہ ومولد شیرہ ومنی ومقوی اعضا ومرزق کس نے بنایا۔

دلیل (۳۳) ارنڈمین گرمی وخشکی درجۂ دوم کی وتحلیل وتلیین اعصاب واسہال قوی اور فالج ولقوہ ورعشہ
وقولنج واستسقاء ووجع مفاصل مین نفع کرنا کس نے کیا۔

دلیل (۳۴) اروی کو گرمی درجۂ اول وتری درجۂ دوم وتسمین بدن وتحریک باہ ونفع کرنا خشونت صدر
وحنجرہ وسحج امعاء واسہال مین اور ادرار اور تغلیظ منی کرنا کس نے بتایا۔

دلیل (۳۵) توڑ واڑ ہر کو گرمی وخشکی درجۂ دوم کی واسہال وفساد بلغم وخون وزہر کو نفع کرنا کس نے بتایا

دلیل (۳۶) اسبند کو گرمی درجۂ سوم کی اور خشکی درجۂ دوم اور تحلیل ریاح معائی اور نفع کرنا استسقاء ویرقان
وضیق النفس وقولنج وصرع وامراض باردہ مین کس نے بتایا۔

دلیل (۳۷) اسبغول مین سردی درجۂ سوم کی اور تری درجۂ دوم کی اور تسکین حرارت وتشنگی وجوش خون وتلیین طبع
وازلاق اور نفع کرنا زحیر وقروح امعاء وخشونت حلق وسینہ وزبان مین کس نے رکھا۔

دلیل (۳۸) اسگندمین گرمی وخشکی درجۂ سوم کی وتقویت بدن وباہ وکمر ورحم اور دفع کرنا فساد بلغم ووجع
مفاصل وسرفہ وضیق النفس ودرد اعضا کا کس نے امانت رکھا۔

دلیل (۳۹) افستین مین گرمی وخشکی درجۂ دوم کی وتفتیح وتلطیف واشتہا وادرار خون حیض واسہال
صفرا وسودا وتحلیل ریاح اور حمی عفنہ ومزمنہ وکرم شکم مین نفع کرنا کس نے کیا۔

دلیل (۴۰) افیون مین سردی وخشکی درجۂ چہارم کی اور تخدیر وقبض وتسدید وتنویم وتحلیل وتسکین
اوجاع ونفع کرنا سرعت انزال وامراض چشم مین کس نے ایجاد کیا ہے۔

دلیل (۴۱) عاقرقرحا کو حار ویابس درجۂ دوم مین اور مفتح سدہ ومنقی فضول دماغی وجالی بلغم ومقوی باہ
بارد مزاج ومدر حیض ومفید لقوہ وفالج واسترخاء ورعشہ وکزاز وعرق النساء کس نے کیا۔

دلیل (۴۲) اکاس بیل کو حار ویابس درجۂ سوم ومحلل وملطف ومفتح سدہ ومسہل بلغم وسوداء ومنقی خون
ومفید جنون وکابوس وامراض دماغی وجلدی کس نے بنایا۔

دلیل (۴۳) اگر کو حار درجۂ دوم ویابس درجۂ سوم وملطف ومفتح سدہ ومفرح ومقوی اعصاب وحواس
وقوی دماغی وکبد واحشاء ومعدہ ومحلل ریاح ومبہی کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۴۴) الایچی چہوٹی کو حار ویابس درجۂ دوم مین اور مفرح وملطف وجالی ومحلل ریاح ونشاف
رطوبات صدر وحلق ومعدہ ومقوی معدہ وقلب ونافع خفقان وقے ودافع بوئے دہن کس نے کیا۔

دلیل (۴۵) الایچی بڑی کو حار درجۂ اول ویابس درجۂ دوم ومفرح ومقوی معدہ وہاضم طعام ومحرک

استشقا و آروغ حابس شکم و دافع غثیان و ریاح معدہ و مقوی لثہ کس حکیم نے کر دیا۔

دلیل (۴۶) انیسون کو حار یابس درجہ دوم میں و منقی سینہ و ملین طبع و صداع جالی و منضج و مدر بول و حیض و مفتح
و نافع قرحہ گردہ و مثانہ و سرفہ بلغمی کس نے بنایا۔

دلیل (۴۷) تخم کشوث کو حار یابس درجہ دوم میں و منقی و مفتح سدہ و احشا و نافع تپ عفنی و مدر بول و حرق و حیض و شیر
و دافع فضلات و ملین طبع کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۴۸) امرود کو سرد و تر مائل بحرارت شیرین کس نے کیا اور کسنے اوس میں تفریح و تقویت و جلا و قبض و تلیین و دفع خفقان
و تقویت قلب و معدہ و ہاضمہ ودیعت رکھی

دلیل (۴۹) املتاس کو حار و رطب درجہ اول میں اور ملین سینہ و طبع و مسکن جوش خون و محلل اورام حارہ و
مسہل سہل و آسان کس نے بنا دیا۔

دلیل (۵۰) انار کو شیرین اور ترش اور میخوش کس نے بنایا۔ اور کس نے عرق کو چھپایا اور کس نے اوس پر ورق
باریک اور موٹا لگایا۔ اور کس نے اوسکو جمیع اعضا میں پہونچایا۔ الحمد للہ۔

دلیل (۵۱) آلو کو بارد یابس اور مقوی قلب و معدہ و مسکن غثیان و ملین طبع و مسہل صفرا و اخلاط محترقہ و مصفی
جوش خون و دافع خفقان حارہ و دوران سر کس نے کیا۔

دلیل (۵۲) آم کو مقوی قوی معدہ و گردہ و امعاء و مثانہ و ارواح و باہ اور شیرین نہایت بامزہ و کثیر الاقسام و
مختلف اشکال و الوان کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۵۳) سرمہ کو حافظ صحت چشم و مقوی بصر و دافع حرارت و رطوبت چشم و مدمل قروح و قاطع رعاف و جریان
حیض و قابض و مجفف کس حکیم مطلق کی حکمت نے کیا۔

دلیل (۵۴) انجیر کو حار درجہ اول و رطب درجہ دوم میں و ملطف و محلل و نافع امراض بلغمی و ملین طبع و دافع سدہ
ورم طحال و عسر بول و ہزال گردہ و جالی صرع و فالج کس نے کیا۔

دلیل (۵۵) انجبار کو بارد یابس درجہ سوم میں اور قاطع جریان خون و مسکن صفرا و خون و حابس خون بواسیر و حیض
و اسہال صفراوی و کبدی و قے و مانع نزلات کس نے بنایا۔

دلیل (۵۶) اندرجو کو حار یابس درجہ دوم میں و مسکن ریاح غلیظہ و درد پہلو و تہیگاہ و کمر و رحم و سرفہ کہنہ و ضیق النفس
و خفقان و مغص و محرک باہ و مقوی اعضاء تناسل کس نے بنایا۔

دلیل (۵۷) اندراین کو حار درجہ چہارم میں اور خشک درجہ دوم میں اور محلل و مقطع و مسہل اقسام بلغم غلیظہ و سودا و منقی

دماغ و مخرج دیدان ... و مفید امراض باردہ کس نے بنایا۔

دلیل (۵۸) انڈے کو کثیر الغذا مقوی دل و دماغ و بدن و مبہی و مانع نزلات حارہ و خشونت سینہ و معدہ و مانع نفث الدم و صالح الکیموس کس نے کس کے لئے بنایا۔

دلیل (۵۹) انگور کو حار رطب درجہ اول میں و سریع الہضم و کثیر الغذا و مولد خون صالح و مسمن بدن و مصفی خون سوداوی و جالی و منضج کس نے کس کے واسطے کیا۔

دلیل (۶۰) انناس کو مفرح و مقوی دل و جگر و دماغ و دافع خفقان و مقوی معدہ و مسکن حرارت صفرا کس نے کسلئے بنایا۔ بتلائیے انصاف فرمائیے۔

دلیل (۶۱) نیشکر کو لذیذ و ملطف خون و حابس و مفتح سدہ و مسمن بدن و ہاضم و مدر بول و منقی مثانہ و ملین طبع و محرک باہ و دافع سوزش معدہ و خشونت سینہ کس نے کر دیا۔

دلیل (۶۲) ایلوے کو حار یابس درجہ دوم میں اور تلخ مفتح سدہ کبد و محلل ریاح و مسہل قوی ہر خلط و منقی معدہ از اخلاط و مقوی باصرہ و مدمل قروح مزمنہ کس نے بنایا۔

دلیل (۶۳) شنگرف کو قابض و حابس و جاذب و رادع اورام حارہ و قاطع نزف الدم و مفید حکہ و جرب و جذام و خشکی آتشک و امراض جلدی کس نے کیوں کیا۔

دلیل (۶۴) ماجو کو مقوی بدن و کمر و معدہ و باہ و قابض و مجفف و حابس اسہال مراری و مدر بول و مسقط جنین و محلل نفخ معدہ و درد بواسیر کس نے کیا ہے۔

دلیل (۶۵) بادام شیریں کو مفتح و حافظ قوت جوہر دماغ و جالی و مقوی باصرہ و ملین طبع و حلق و موافق سینہ و مولد منی و نافع سرفہ یابس و مثانہ و حرقت بول و مسمن بدن و مبہی کس نے کیا۔

دلیل (۶۶) بادام تلخ کو محلل و جالی و منقی اخلاط غلیظہ و مفتت سنگ و مفید امراض جگر و یرقان و صداع و ربو و نزف الدم سینہ و ریہ کس نے کسلئے پیدا کیا۔

دلیل (۶۷) انیسون کو ملطف و محلل ریاح و جالی و مسکن اوجاع و مفتح سدہ و مدر بول و شیر و عرق و محرک باہ و دافع فالج و لقوہ و استسقاء و تپ بلغمی و وجع مفاصل کس نے بنایا۔

دلیل (۶۸) بادیان خطائی میں تحلیل و تفتیح و تقویت معدہ و ہاضمہ و دفع ریاح و ثقل طعام و درد احشاء و تحلیل بلغم و ادرار بول کس کی رحمت عامہ نے کسواسطے اور کیوں پیدا کی۔

دلیل (۶۹) بارتنگ میں روع و جلاء و قبض و تقویت جگر و تفتیح و حبس خون و سردی و خشکی درجہ دوم کی

کس حکیم دانا کی حکمت اور صنعت ہے۔
دلیل (۲۰) پارہ کو مقوی اعصاب و دافع ہیضہ وباہ و نافع جرب رطب و قروح خبیثہ و آتشک و حافظ صحت بدن کس نے مقرر فرمایا اور کس کے منافع کیلئے پیدا کیا۔
دلیل (۲۱) باقلا کو محلل و منضج و مسکن سعال و رافع قرحہ امعار و اسہال مزمن و مقوی باہ و محلل خنازیر و دافع بہق و آثار جلدی کس نے کیون بنایا۔
دلیل (۲۲) بالاک کو ملین طبع و رادع و سریع الہضم و مفید سوزش معدہ و تشنگی و تپ حار و عسر بول و مفتت سنگ مثانہ و گردہ کس نے بنایا۔
دلیل (۲۳) بالنگو مین تقویت دل و نفع تشنگی و خفقان و توحش و اسہال دموی و معدی و مفلس و زحیر کو کس نے رکھدیا۔
دلیل (۲۴) بالچھڑ مین گرمی و خشکی درجہ دوم کی و تقویت دماغ و معدہ و جگر و قوت ماسکہ و تفتیح و ادرار و تخفیف رطوبات معدہ و سینہ و دفع استسقار لحمی و یرقان کس نے رکھا۔
دلیل (۲۵) پان کو تفریح و تقویت معدہ و جگر و دماغ و دل و حافظہ و فہم و تفتیح و ادرار فضلات و تسکین تشنگی کاذب و تصفیہ آواز و گلو اور اشتہا پیدا کرنا اور موہنہ کو خوشبو دار کرنا اور نشاط لانا کس نے سکھا دیا بجز حق تعالی کے کس مین طاقت ہے کہ کسی شے مین کوئی وصف پیدا کر سکے۔ اگر کہا جاوے کہ ہر شے کی طبیعت موجد اوصاف ہے اور ہر شے کی طبیعت کا اقتضا یہی ہے کہ اوس سے فلان فلان وصف ظاہر ہو۔ اسکا جواب ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیے کہ طبیعت دو حال سے خالی نہین یا عرض ہے یا جوہر اگر طبیعت کو عرض مانا جاوے اور جسم کی وہ قوت کہا جاوے جو کمالات جسمانی کی حفاظت کرے تو وہ خود غیر مستقل و دوسرے کی محتاج ہے اور کا ہا وجود نہین کیونکہ عرض بدون جوہر کے علیحدہ نہین ہو سکتی پس ایجاد کی طاقت اوس قوت مین کیسی ہو سکتی ہے۔ اور اگر طبیعت کو ایک جوہر قرار دیا جاوے جو جسم کی حرکت و سکون کا مبدء بالذات ہو تو وہ جوہر بدون اعراض حادثہ کے موجود نہین ہو سکتا اور جس شے کو حوادث محیط ہون وہ خود حادث ہے پس دوسرے کے حق مین کیونکر محدث ہوگی۔ پھر طبایع مختلفہ کو کس نے پیدا کیا۔ کیا وہ خود اپنے آپ وجود مین آگئے اونکو حالت موجودگی مین تو وجود پیدا کرنا آتا ہی نہین بھلا حالت عدم مین خود بخود کہان سے وجود لاسے پس جس نے اونکو حالت عدم مین وجود عطا فرما کر موجود کیا یا اوسی نے اونکو مظہر اوصاف و آثار بھی بنا دیا اور خود اختلاف طبایع اس امر کو بتاتا ہے کہ طبیعت مشترکہ کا اقتضا خاص خاص امر کا نہین ہو سکتا بلکہ مخصص طبایع مختلفہ کا ضرور ہے کہ غیر طبایع ہو۔ اور وہ سوائے صانع حقیقی کے کون ہے

دلیل (۷۶) برنگ کابلی کو مخرج و مسہل بلغم و سودا و اخلاط غلیظہ لزجہ و مجفف رطوبات و مخرج کرم معدہ و امعاء و حار یابس درجۂ دوم کس نے بنایا۔

دلیل (۷۷) فلفل دراز کو حار یابس درجۂ دوم و محلل مواد باردہ و ریاح و مفتت سدہ جگر و طحال و ہاضم طعام و مقوی معدہ و کمر و مسخن احشار و محرک باہ و مدر بول و حیض کس نے کیا۔

دلیل (۷۸) ببول کو بارد یابس و حابس فضلات و رادع و مقوی اعضار باطنی و دافع خفقان حار کس نے کردیا۔

دلیل (۷۹) صمغ عربی کو تغریہ و تلیین سینہ و قبض و تقویت معدہ و امعاء و نفع درد سینہ و خشونت حلق و سینہ وریہ و قصبہ ریہ و تصفیہ آواز و دفع سعج کس نے بخشا۔

دلیل (۸۰) بارتنجبویہ کو حرارت و یبوست درجۂ دوم و تقویت دل و دماغ و حواس و ذکاء معدہ و تفریح و تفتیح سدہ دماغی و نفع کرنا امراض سوداوی و بلغمی و خفقان مین کس نے عطا کیا۔

دلیل (۸۱) زمرد کو مفرح و مقوی حرارت غریزی و ارواح و دل و دماغ و کبد و معدہ و دافع جنون و وہم و خفقان و استسقاء و یرقان و عسر بول و جذام و مقوی باصرہ و تریاق زہر کس نے کردیا۔

دلیل (۸۲) بنسلوچن کو مفرح و مقوی دل و معدہ و جگر و مسکن سوزش معدہ و تشنگی و قاطع قے صفراوی و اسہال دموی و مجفف و دافع حمیات حارہ و خفقان و قلاع کس نے کردیا۔

دلیل (۸۳) پوست ترنج کو ملطف و قابض و مصفی خون و مسکن قے صفراوی و مقوی دل و معدہ و محلل ریاح و نفخ معدہ و مسکن حرارت احشا کس حکیم مطلق نے کیا۔

دلیل (۸۴) بچھناک کو حار یابس درجۂ چہارم مین اور بعد اصلاح کے مفید جذام و برص و ضیق النفس کس نے بنایا۔

دلیل (۸۵) بچھو کے روغن مین کس نے یہ فائدہ رکھدیا کہ فالج و لقوہ و استرخار و اوجاع مفاصل کو مالش کرنے سے فائدہ کرے اور اوسکی خاک سنگ گردہ و مثانہ کو توڑدے۔

دلیل (۸۶) بچھہ کو ملطف و جالی و مفتح و مسہی و قاطع بلغم و محلل ریاح و منقی دماغ و مجفف رطوبت معدہ و دماغ و اعصاب و مقوی معدہ و جگر مبرودین کس نے بنایا۔

دلیل (۸۷) برف کو مخدر و معطش و مسکن درد حار و ندان و مخرج دلوحہ حلق و مقوی ہاضمہ معدہ و دافع تپ حار و جرب و حکہ کس نے بنایا۔

دلیل (۸۸) برگد کو حابس شکم و دافع فساد باہ و صفراوی و مامیل و بثور اور اوسکے دودھ کو رادع اورام و محلل و مسہی و دافع لیوا سیر و رقت منی و جریان و سرعت انزال کس نے کیا۔

دلیل (۸۹) بیر بہوٹی کو مصفی خون نافع قروح و رافع سیلان منی و مقوی حافظہ و عقل و دافع برص و امراض جلدی و محسن لون کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۹۰) زرنب کو ملطف و مفرح و مقوی معدہ و جگر و اعضاء رئیسہ و مصفی آواز و مفید سرفہ و ضیق النفس و امراض عصب و عسر بول و بہی کس نے بنایا۔

دلیل (۹۱) سے کس نے کہدیا کہ وہ زہر اژدہا چھنہ کو دفع کیا کرے اور اوسکو اگر گلاب مین گہسکر چٹا دین فوراً قے اور اسہال کو رد کرے اور ادرار حیض اور ضیق و استسقاء بلغمی و ریاح و اوجاع مفاصل مین نفع کرے اوسکو کہان سے عطا ہوا ایک پھل مین اتنی خاصیتین اور دوسرے پہلون مین نہین۔ باوجودیکہ حار و یابس سوم درجہ مین دوسرے تخم بھی ہین پھر اسکی صورت نوعیہ کا مخصص کون ہے اگر کہو کہ حق تعالی ہے مین کہونگا کہ پھر کہان بھٹکے پہرتے ہو حق تعالی ہی کو یاد کرو اور اوسی کو ملجا و ماوا اپنا سمجھو اور اوسی کو وقت حاجات یاد کرو اور اوسکے ذکر و فکر مین عمر بسر کرو صرف زبانی جمع خرچ کب تک۔

دلیل (۹۲) برٹہل کو مقوی معدہ و دل اور اوسکا تخم ملین طبع اور شیرا اوسکا مسہل اطفال کس نے کیا۔

دلیل (۹۳) پستہ سے کس نے فرمایا کہ وہ ذہن و حافظہ و دماغ و قلب و معدہ و باہ کو تقویت دے اور بدن کو موٹا کرے اور خفقان اور قے اور غثیان کو دور کرے۔

دلیل (۹۴) پوست پستہ کو قابض نافع قلاع و قے و فواق و مقوی معدہ و دندان و لثہ و قلب و دماغ و معطر دہن کسنے کیا

دلیل (۹۵) بسفائج کو مسہل بلغم و سودا و محلل نفخ و شیر سنجیدہ معدہ و قولنج و دافع جذام و علل سوداوی و منقی امعاء و نافع ضیق النفس کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۹۶) بسکہپرہ کو ملین و دافع دمامیل و فساد بلغم و صفرا و خون و باد و مشتہی طعام و مزیل آماس اعضا کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۹۷) بکاین کو مفتح و محلل و مدر و نافع جذام و برص و خنازیر و اورام و امراض جلدی و مصفی خون کس نے بنایا اور اوسکے پھل کو دافع بواسیر و خارش کس نے کیا۔

دلیل (۹۸) بیکہان سپید یعنے جنطیانا کو قابض و ملطف و جالی و محلل و مفتح سدد و منقی و مسکن اوجاع باردہ و درد پہلو و معدہ و مقوی باہ و مفید جریان و یرقان کس نے کیا۔

دلیل (۹۹) حجر بلور کو کسکا حکم آیا کہ اوسکا سرمہ واسطے سبل و بیاض چشم و جرب کے مفید ہوا اور اوسکی تعلیق بچونکہ خواب سے چونکنے کیلئے بالخاصہ فائدہ دے۔

دلیل (۱۰۰) شاہترہ سے کس نے فرمایا کہ وہ جگر طحال کے سدے نکال دے اور معدہ اور جگر کو تقویت دے اور اخلاط ثلثہ کا اسہال اور خون کا تصفیہ اور مرض سوداوی کا ازالہ کرے۔

دلیل (۱۰۱) تخم شاہترہ سے کس نے کہدیا کہ وہ معدہ و امعا کا فضلات سے تنقیہ کرے اور خون و صفرا و سودا کا تصفیہ اور اشتہا کو تیز کرے اور امراض سوداوی کو مفید ہو۔

دلیل (۱۰۲) بتہوے کی بہاجی سے کس نے کہدیا کہ جلد ہضم ہو اور خلط صالح بنا کرا اور جگر حارہ اور گرم مزاجوں کو موافق ہو اور تسکین تشنگی کر۔

دلیل (۱۰۳) بتہوے کے بیج سے کس نے فرمایا کہ سدہ کہول اور اسہال اور تحلیل اور تنقیہ کر اور استسقا و یرقان و عسر بول و تقطیر بول و ضعف گردہ کو دور کر۔

دلیل (۱۰۴) سنگدانہ مرغ سے کس نے فرمایا کہ کثیر الغذا اور دافع خفقان و مقوی کبد و مولد خون صالح ہو۔

دلیل (۱۰۵) پتھر پہوڑی گہاس کو کس شاہنشاہ کا حکم آیا کہ وہ گردہ و مثانہ کا پتھر پہوڑا کرے اور مدر قوی ہو۔

دلیل (۱۰۶) ترنج سے کس نے فرمایا کہ تلطیف و تقویت دل و قبض و تسکین تے صفراوی و رفع خفقان و تشنگی و اسہال صفراوی و منع صعود ابخرہ کیا کرے اور اوسکا بیج نیش گژدم کو مفید ہو۔

دلیل (۱۰۷) بنفشہ کو مسہل صفرا و مسکن تشنگی و حدت خون و خشونت سینہ و حلق و محلل اورام و دافع حرقت مثانہ و سرفہ و خواب آورندہ کس نے بنایا۔

دلیل (۱۰۸) حبۃ الخضرا کو مفتح سدد و مسکن اوجاع و مقوی حواس و جگر و طحال و مفرح و بہی و مہیج باہ و مصفی اخلاط و مدر و محلل نفخ و نافع فالج و لقوہ و استرخا کس نے بنایا۔

دلیل (۱۰۹) بنولے کو مبہی و ممسک و محلل و ملین سینہ و شکم و مغلظ منی و مولد شیر اور مالش روغن کی موجب نعوظ و مزیل کلف و بہق و جراحات کس حکیم حقیقی نے پیدا کیا۔

دلیل (۱۱۰) پنیر کو بارد و رطب درجہ دوم مسمن و مقوی معدہ و امعا و گردہ و ملین طبع و مولد خلط صالح کس نے

دلیل (۱۱۱) پنیر مایہ کو حار یابس درجہ دوم مسمن و مقوی معدہ و گردہ و حابس اسہال و رعاف و سیلان و رطوبت رحم و ملطف و محلل و رقیق کو جمانے والا اور جمی کو پگھلانے والا کس نے کیا۔

دلیل (۱۱۲) بوٹی شیخ فرید کو نافع تپ بلغمی و درد شکم و استخوان شکستہ و باہ کس نے کیا۔

دلیل (۱۱۳) بو دار چمڑے سے کس نے فرمایا کہ اوسکا سوختہ جراحات کو سندمل کرے اور اوسکے ظرف میں پانی پینا خفقان کو دور کرے بالخاصہ۔

دلیل (۱۱۴) پودینہ کو کہان سے حکم آیا کہ وہ ملطف و منقی فضول سینہ و گردہ و مفید فواق و کزاز و محلل ریاح و مدر بول و عرق ہنجاوے۔

دلیل (۱۱۵) پوست خشخاش کو کس نے مخدر و رادع و دافع سوزش معدہ و مثانہ و خواب آور اور امراض سینہ و سرفہ کو مفید بنایا

دلیل (۱۱۶) مرکی بعینہ بول کو کسنے جالی مجفف و محلل ریاح و اورام باردہ و قابض منقی دماغ و مدر و مسہل و مخرج کرم شکم نافع درد گردہ و مفاصل و اسہال بنایا۔

دلیل (۱۱۷) پونٹ کو کسکا حکم صادر ہوا کہ وہ خون زیادہ کرے اور مقوی بدن و باہ ہوا اور یار دیابس درجہ اول مین رہے۔

دلیل (۱۱۸) پوئے سی کسنے فرمایا کہ مشابہ پان کے ہو جاوے سوم و مبہی و مولد منی و ملین آلات صوت و حلق و مسکن حدت حمیات حارہ و مانع آبلہ آتش ہنجاوے۔

دلیل (۱۱۹) ہر بنجاسف سے کسنے فرمایا کہ ملطف و مفتح و مدر بول و حیض ہو و مفتت سنگ و قاتل کرم معدہ اور محلل اورام خصوصا ورم صلب ہو جاوے

دلیل (۱۲۰) فالسہ سے کسنے ارشاد کیا کہ مقوی دل و معدہ و کبد حار و رافع اسہال صفراوی و قے و فواق و تشنگی و مزیل حرارت تپ و سوزش سینہ و معدہ ہو۔

دلیل (۱۲۱) بھنگ مین امساک و تخدیر و تجفیف منی و تحلیل اورام و سکر اور اوسکے بیج مین ادرار بول و امساک و تجفیف منی و حبس شکم و سکر کس نے رکھدیا۔

دلیل (۱۲۲) پھٹکڑی کو مجفف و قابض و جالی و رافع بیاض و رمد چشم و نزف الدم رحم و قرحہ گردہ و مثانہ و اکلہ کس حکیم لاثانی نے بنایا انصاف سے جواب دو۔

دلیل (۱۲۳) بیدانہ کے لعاب مین کسنے یہ وصف پیدا کیا کہ وہ خشونت حلق و سرفہ حار و یابس کو مفید ہو اور حرارت معدہ اور بخار اور جلن اور خشکی مونہہ کی اور سحج اور مرض صفراوی کو مفید ہو۔

دلیل (۱۲۴) بہلاوہ سے کس نے فرمایا کہ وہ مسخن و محلل و ملطف و نافع امراض باردہ مثل فالج و لقوہ و رعشہ و سلسل بول ہو اور مبہی اور مقطع ریاح و ثالیل ہنجاوے۔

دلیل (۱۲۵) بہمن سفید کو مبہی و مسمن و مزید منی و مقوی دل و محلل ریاح و بلغم و نافع خفقان و یرقان و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و منقی رحم کس نے کر دیا۔

دلیل (۱۲۶) بہمن سرخ کو مقوی دل و دماغ و باہ و مسمن و مصفی و رافع خفقان و محلل ریاح و حابس یابس درجہ سوم اور سفید کو درجہ دوم کا حار یابس کس نے کر دیا۔

دلیل (۱۲۷) بہنڈی کو بارد رطب درجہ دوم اور دافع صفرا و مولد و مغلظ منی و رافع سحج و سوزاک و جریان

ومقوی باہ کس سے لئے بنایا۔
دلیل (۱۲۸) بہوسی کو کس سے نے محلل اورام دنقی وجالی وملین سینہ وشکم ورافع خشونت سینہ وسرفہ مزمن وربو در ماغ تملیئہ مرنفخ ومفتح ومحلل ریاح بنایا۔
دلیل (۱۲۹) بلیلہ کو ملطف وقابض ومقوی معدہ واشتہا وبالخاصہ مسہل سوداء مقوی چشم ودماغ ونافع استسقائی مزمن وصداع وبواسیر کس لئے بنایا۔
دلیل (۱۳۰) بہی کو مفرح ومقوی معدہ ودل ودماغ ورافع وسواس وخفقان وقابض ومدر اور مفید ربو کس سے لئے کس سے لئے بنایا۔ اور کسکی خاطر یہ سامان مہیا کیا۔
دلیل (۱۳۱) پیاز کو کس سے نے مفتح سدہ ومقوی اشتہا طعام وباہ ودافع مضرت ہوای وبائی وملین طبع وسکن آروغ ترش ومحلل ریاح ومدر بول وحیض کسکے لئے بنایا۔
دلیل (۱۳۲) پیاز کے بیج کو بہی مبرد ومزاج ومفتح سدہ ومقوی شہوت باہ وطعام کس سے نے کر دیا۔
دلیل (۱۳۳) پیابانسہ کو دافع تپ وضیق النفس ورعاف ونفث الدم وحبس بول وحیض وقاطع بلغم وشہوی کس سے نے کس غرض کیلئے بنایا۔
دلیل (۱۳۴) پیابانگا کو محلل اورام ونافع صداع وام الصبیان وشبکوری وسرخی چشم ودرد گوش و دندان وضیق النفس وامراض بارد کس سے لئے بنایا۔
دلیل (۱۳۵) پیٹھے کو مولد خلط صالح ومسکن حرارت قلب ومعدہ وجگر ومفید خفقان حار وسمن ومزید منی ونافع دق وسلوا کس سے لئے کسکے واسطے بنایا۔
دلیل (۱۳۶) پیٹھے کے بیجون کو مسکن اخلاط متحرکہ وصفرا وجوش خون وحرارت جگر وتشنگی ومدر بول ونافع سل ودق وسرفہ کس سے نے کیون کیا ہے۔
دلیل (۱۳۷) عرق بید مشک مین تحلیل وتلطیف وتفتیح سدہ دماغی وتسکین صداع حار وتقویت دل واحشا وباہ کس سے نے کس قدر دان کیواسطے رکہدی۔
دلیل (۱۳۸) عرق بید سادہ مین تلطیف وتقویت دل ودماغ وتفتیح سدہ جگر ودفع خفقان وتشنگی وحمی محرقہ ودق وحبس اسہال دموی کس سے نے یہ اوصاف رکھے۔
دلیل (۱۳۹) بیر بہوٹی کو مفید فالج ولقوہ وقوت باہ وامساک وامراض بلغمیہ وحابس ویابس درجہ دوم کس سے لئے پیدا کیا۔

دلیل (۱۴۰) بیر کو صالح الکیموس و مطفی حرارت غریبہ اور کھٹے بیر مانع صعود ابخرہ و دافع صفرا و تشنگی کس نے پیدا کیا
دلیل (۱۴۱) بہی کو مقوی قلب و جگر و معدہ و قابض و حابس اسہال مزمن و قاطع لزوجیات و مجفف رطوبات
و بالخاصہ دافع تبخیر کس نے بنایا۔
دلیل (۱۴۲) بیگن کو مقوی معدہ و مفتح سدہ و ملین صلابات و مدر بول و مسکن اوجاع حار بالخاصہ کس نے بنایا
دلیل (۱۴۳) بیلیلہ کو جالی و محلل و مفتح و مقوی باہ و دافع اسہال و محلل اورام رحم اور بواسیر و جرب و جذام کا نافع اور
مسواک اوسکی کو جالی دندان و مقوی لثہ کس نے بنایا۔
دلیل (۱۴۴) پیٹھے کو مسمن بدن محرک باہ محرور و قابض شکم و مولد خلط غلیظ اور دودہ کو منضج کرنیوالا کس نے بنایا
دلیل (۱۴۵) تاڑ کو مقوی باہ و دافع فساد صفرا و خون و مدر بول و مسمن بدن و مقوی ارواح و منشط و مسکر کس نے پیدا کیا
دلیل (۱۴۶) تالمکھانے کو مقوی و مفرح و مسمن و مبہی و مغلظ و مزید منی و ممسک و دافع فساد سودا و خون و جریان
منی کس نے بنایا۔
دلیل (۱۴۷) تانبے کو مفید فالج و لقوہ و امراض باردہ اور اوسکے جلے ہوئے کو مجفف و اکال و منقی جراحات
و مدمل و جالی غشاوہ چشم و دافع زیادتی قروح خبیثہ و استسقا کس نے کیا۔
دلیل (۱۴۸) سداب کو ملطف و محلل ریاح و نفخ و مقوی دماغ و مدر بول و حیض اور اوسکے بیج کو دافع کابوس
و صرع و استسقا و فواق ریحی و سردی معدہ و قولنج ریحی کس نے کیا۔
دلیل (۱۴۹) تج کو ملطف و مسخن و منضج و محلل ریاح و اورام باردہ و مقوی اعضا رئیسہ و مقطع اخلاط و مدر و جالی
بصر و مانع نزلات و زکام و سرفہ کس نے بنایا۔
دلیل (۱۵۰) حب بلسان کو مقوی معدہ و ہاضمہ و دافع برودت معدہ و مجفف رطوبت امعا و محلل ریاح و نفخ
و مفتح سدہ جگر و نافع سدر و استسقا و عرق النسا کس نے کیا۔
دلیل (۱۵۱) تربوز کو مسکن حدت صفرا و خون و تشنگی و مدر بول و مولد خون رقیق و نافع حمی حارہ و مفرح محرورین کسنے بنایا
دلیل (۱۵۲) تربوز کے بیج کو مسکن مواد متحرکہ و دافع خشونت سینہ و سرفہ حار و تشنگی و تپ و حرقت بول و مخرج حصاۃ کسنے کیا۔
دلیل (۱۵۳) ترہ تیزک کو مفتح سدہ جگر و طحال و مولد منی و شیر و ہاضم و محرک جماع اور اوسکے بیج کو مبہی و مغلظ و مسمن
و مدر بول و شیر و محلل ریاح کس نے پیدا کیا۔
دلیل (۱۵۴) ترنجبین میں جو ایک قسم کی شبنم ہے تلیین طبع و اسہال صفرا و نفع تپ حارہ و غثیان و اخراج
اخلاط ثلثہ کس حکیم کی حکمت سے پیدا ہوا۔

دلیل (۱۵۵) اسارون کو ملطف و سخن و مفتح و مقوی دماغ و معدہ و جگر و اعصاب و طحال و گردہ و مسہل صفرا و بلغم و مزیل تپ کہنہ و مدر بول و حیض کس نے بنایا۔

دلیل (۱۵۶) اتخم ریحان کو نافع پیچش و دستہ و سرفہ و خشونت سینہ و مغلظ منی کس نے کیا ولئن سألتهم من خلق السموات والارض لیقولن اللہ۔

دلیل (۱۵۷) تل کو مغری و مفتح و مسمن بدن و ملین صوت و خشونت حلق و مقوی باہ و محلل اورام و مزید منی و شیر و مدر حیض و حار رطب درجۂ اول ہین کس نے کیا۔

دلیل (۱۵۸) تماکو مین خشکی کرنا اور پیاس لگانا و تنقیہ رطوبات دماغی کرنا و سرفہ بلغمی اور نزلات دماغی کو فائدہ کرنا کس نے پیدا کیا۔

دلیل (۱۵۹) سماق کو قابض و رادع و مقوی معدہ و احشا و مانع انصباب صفرا و قے و غثیان و اسہال کہنہ و ذو سنطاریا و نفث الدم و مہیج اشتہاء طعام کس نے کیا۔

دلیل (۱۶۰) شہتوت شیرین کو مولد خون صالح و مفتح سدہ و مصلح کبد و طحال و مسمن و مبہی و مقوی چربی گردہ و مانع انصباب مواد بحلق و زبان کس عظیم الشان نے بنایا۔

دلیل (۱۶۱) شہتوت ترش کو قاطع صفرا و مسکن تشنگی و جوش خون و مانع صعود ابخرہ کس بانشان عظیم الشان جلی البرہان نے بنایا۔

دلیل (۱۶۲) تودری سفید کو مسمن بدن و محلل و مغلظ و منی و مشتہی۔ اور سرخ کو مشتہی و مبہی و منعظ و مسمن بدن و مفتح و مجلی صوت و محلل اورام کس نے کیا۔

دلیل (۱۶۳) تورے کو دافع حرارت و منضج بلغم خام و رافع زردی بدن و استسقاء و طحال و مقوی اعضا و دافع فساد بلغم و سودا و صفرا کس نے کیا۔

دلیل (۱۶۴) زقوم کو محلل ریاح و مخرج اخلاط ثلثہ و جالی و مسہل قوی و رافع آثار چیچک اور اوسکے ورودہ کو مفرح و مبہی کس نے بنایا۔

دلیل (۱۶۵) تیزیات کو حافظ ارواح و اخلاط و مفرح و مسمن و محلل ریاح و مصلح حال معدہ و مقوی احشا و حواس و مدر و نافع وسواس و جنون و سیلاب لعاب و مفتت سنگ کس نے بنایا۔

دلیل (۱۶۶) ٹیسو کو دافع فساد بلغم و خون و صفرا و مدر بول و نافع درد و مثانہ و ورم انثیین و عسر بول کس نے بنایا

دلیل (۱۶۷) ثعلب مصری کو مبہی و مولد منی و مقوی عصب و باہ و منعظ و نافع فالج و لقوہ و کزاز و امراض

و ہاضمی اور بالوں کا اُگانیوالا اور بالوں کو جھڑنے سے منع کرنیوالا کس نے کیا۔
دلیل (۱۶۸) چاکسو کو جلا دینے والا اور قبض کرنے والا اور تحلیل کرنے والا اور قوت بصر اور دمعہ اور غشاوہ اور جراحت قضیب اور رمد کو نفع دینے والا کس نے کیا۔
دلیل (۱۶۹) جامن کو مسکن و حابس اسہال صفراوی و مقوی معدہ و کبد گرم و مطفی جوش خون و صفرا و محرک اشتہا و شہوت کس نے بنایا۔
دلیل (۱۷۰) چاندی کو مقوی دل و معدہ و حافظ قوت حیوانی و گوشت و چربی و مغز استخوان و مصلح افراط فربہی کس نے بنایا۔
دلیل (۱۷۱) چاول کو مولد خلط صالح و دافع تشنگی و سمن بدن و مولد منی و کثیر الغذا و نافع قروح امعاء و اسہال دموی و امراض گردہ و مثانہ کس نے کسکے واسطے تیار کیا
دلیل (۱۷۲) جاے پہل کو مفرح و ملطف و مسکر و حافظ حرارت غریزی و ہاضم طعام و مقوی معدہ و فم معدہ و جگر و باہ مبرود و نافع صلابت جگر و طحال و اورام باردہ و اوجاع مفاصل کیلئے بنایا۔
دلیل (۱۷۳) عناب کو منضج اخلاط غلیظہ و ملین صدر و مسہل اخلاط و دافع خشونت سینہ و حلق و مصفی خون و مسکن سوزش و تشنگی و نافع ربو و سعال و وجع صدر و جگر و گردہ کس نے پیدا کیا۔
دلیل (۱۷۴) چھینڈے کو دافع یبوست و لاغری بدن و ہاضم و سبک و موافق صفراوی مزاج و مشتہی کس نے بنا دیا۔
دلیل (۱۷۵) اذخر کو محلل و مفتح سدہ کبد و منضج اخلاط اربعہ و مسکن اوجاع و مفید امراض باردہ و فالج و لقوہ و تشنج و استرخار و مقوی معدہ و عمور انسان کس نے بنایا۔
دلیل (۱۷۶) چقندر کو جالی و محلل و ملین و مفتح و محرک باہ و نافع درد گردہ و وجع مفاصل و رعشہ اور اوسکے تخم کو مدر بول و حیض و قاطع بلغم و کاسر ریاح کس نے کیا۔
دلیل (۱۷۷) چرایتہ کو ملطف و مدر و محلل و مقوی جگر و دل و نافع استسقا و درد سینہ و رحم و عسر البول و امراض جلدی و مصفی خون و دافع حکہ و جرب و جذام و ورم معدہ و کبد کس نے کیا۔
دلیل (۱۷۸) چرونجی کو کثیر الغذا و مسمن بدن و مسہل بلغم و صفرا و منفذ و جالی و مصفی بشرہ و دافع صفرا و جوش خون و تشنگی کس نے کیا۔ اسیطرح ہر دوا اور ہر غذا مستقل دلیل جناب باری تعالیٰ شانہ پر عاقل کے نزدیک ہو سکتی ہے۔ چنانچہ کتب طب مین سب کے طبائع و افعال و خواص مستقل درج ہین۔

دلیل (۷۹) علو چار قسم کا ہے ایک علو ذاتی دوسرا علو صفاتی تیسرا علو رتبی چوتھا علو مکانی اور ظاہر ہے
کہ علو ذاتی اور علو صفاتی بہ نسبت علو رتبی و علو مکانی کے اعلیٰ ہیں اور علو ذاتی علو صفاتی سے اعلیٰ ہے
اور علو رتبی علو مکانی سے افضل ہے کیونکہ علو رتبی سلطان اور حاکم اور وزیر و قاضی اور ہر عہدہ دار مین
پایا جاتا ہے خواہ اوس مین اہلیت اوس عہدہ کی ہو یا نہو اور علو صفاتی ایسا نہین بلکہ کبھی اجہل الناس ہی ایسا شخص
حکومت کرتا ہے جسکو منصب حکومت حاصل ہے اگرچہ وہ اجہل الناس ہو پس یہ شخص بلند مرتبہ کہلا جائیگا
مگر وہ فی نفسہ عالی نہین اسلئے کہ جب وہ حکومت سے معزول کر دیا جاوے تو اوسکا علو زائل ہو جاتا ہے
لیکن عالم کا علم زائل نہین ہوتا۔ لہذا علو صفاتی کو علو رتبی پر فضیلت ہوئی۔ پس باری تعالیٰ شانہ کا علو بالذات
ہے اسلئے کہ اوسکی ذات جمیع کمالات تمام ذوات سے متمیز ہے اور بلحاظ صفات کمالیہ ہے۔ اور دوسرونکی
ذات مین یہ بات نہین اور ظاہر ہے کہ اصل عالی وہی ہے جو بذاتہ علو رکھتا ہو اور علو مکان و مکانت سے [illegible]
دلیل (۸۰) معرفت ذات الٰہی کی جو رکن اول ایمان کا ہے دس اصول پر موقوف ہے۔ ایک معرفت
وجود الٰہی جسکا ثبوت ادلۂ کثیرہ سے بیان ہو گیا ہے دوسری اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ قدیم ہے
ورنہ تسلسل محال لازم آئیگا تیسری اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ ابدی ہے جیسا کہ اوسکے وجود
کیلئے اول نہین بلکہ وہ سب سے اول ہے اسیطرح اوسکے وجود کیلئے آخر نہین [illegible] جسکا قدم ثابت ہو چکا
ہو اوسکا عدم محال ہے اسلئے کہ اگر وہ معدوم ہو تو دو حال سے خالی نہین یا خود معدوم ہو جائیگا یا کسی
ضد کی وجہ سے معدوم ہو جائیگا اور دونون شق محال ہین کیونکہ اگر شئے قدیم کا خود معدوم ہو جانا جائز ہو تو
یہ بھی جائز ہوگا کہ کوئی شئے خود بخود موجود ہو جاوے۔ پس جیسا کہ وجود کا عارض ہونا کسی سبب کے طرف
محتاج ہے ایسا ہی عدم کا عارض ہونا بھی کسی سبب کا محتاج ہے۔ اور اگر بوجہ ضد کے معدوم ہو تو ضد کا ہونا
اوس واحد حقیقی کیلئے لازم آئیگا جو صریح محال ہے۔ چوتھی اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ جوہر متحیز نہین کیونکہ جوہر
اپنے حیز اور مکان مین ساکن ہوتا ہے یا اوس سے حرکت کرتا ہے۔ اور حرکت و سکون حادث ہین۔ پس جو شئے
حادث سے خالی نہو وہ بھی حادث ہوگی۔ پانچوین اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ جسم نہین جو جواہر سے مرکب ہوتا
ہے اور حیز کا محتاج ہے ورنہ حدوث لازم آئیگا۔ چھٹی اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ عرض نہین ہے کیونکہ ہر عرض
جسم مین حلول کرتی ہے۔ پس ضرور ہے کہ پیدا کرنیوالا جسم کا قبل اوسکے موجود ہو نہ کہ بعد کو جیسا کہ عرض
ہوا کرتی ہے پس وہ جسم مین کیسے حلول کریگا حالانکہ وہ ازل مین اکیلا موجود ہے۔ کوئی شئے اوسکے ساتھ
نہین پھر اوسنے اجسام و اعراض پیدا کئے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ عالم قادر مرید خالق ہے اور یہ اوصاف اعراض نہین

ھرگز ممکن نہین بلکہ اوس موجود مین ہونے چاہئین جو قائم اور مستقل بالذات ہو پس ان اصول سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کسی شے کے مشابہ نہین اور نہ کوئی شے اوسکے مشابہ ہے۔ **ساتوین اصل** یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات جہات سے منزہ ہے یعنے کسی جہت مین خصوصیت نہین رکہتا کیونکہ جہات کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے لہذا جبکہ وہ ازل مین جہت سے پاک تہا پس کیسے جہت خاص سے مختص ہوگیا بعد اسکے کہ مختص نہ تہا کیونکہ جہات ستہ انسان کی پیدایش سے حادث ہوے ہین پس حق تعالیٰ مین جہت کا تصور کرنا غلط ہے **آٹھوین اصل** یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر مستوی ہے اوس معنی سے جسکا اللہ تعالیٰ نے استواسے ارادہ کیا ہے اور وہ ایسے معنی ہین جو وصف کبریائی کے منافی نہین اور آثار حدوث وفنا کو اوسمین راستہ نہین ملتا۔ **نوین اصل** یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ صورت اور مقدار سے پاک ہے اور جہتون سے مقدس ہے اور اوسکی رویت دار آخرت مین آنکہون اور ابصار سے ہوگی کیونکہ جسطرح علم اوسکا بدون کیفیت وصورت کے ممکن ہے اسیطرح دیدار اوسکا بغیر کیفیت وصورت کے ممکن ہے صرف اتنا فرق ہے کہ رویت مین کشف اور وضاحت بہ نسبت علم کے زیادہ تر ہے۔ اور جب علم کا تعلق اوس سے جائز ہے بدون جہت کے پس رویت کا تعلق بہی بدون جہت کے جائز ہوگا۔ اور جیسے جائز ہے کہ حق تعالیٰ خلق کو دیکہے حالانکہ باری تعالیٰ مخلوق کے مقابل مین نہین ہے ایسے ہی جائز ہے کہ مخلوق حق تعالیٰ کو بدون مقابلہ کے دیکہے۔ **دسوین اصل** یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے کوئی اوسکا شریک اور مثل اور ضد نہین۔

**دلیل (۱۸۱)** علم صفات آلہی جو دوسرا رکن ایمان کا ہے وس اصول پر موقوف ہے **پہلی اصل** یہ جاننا کہ بنانے والا عالم کا قادر ہے کیونکہ عالم کی صنعت اور خلقت نہایت محکم اور مرتب ہوئی ہے اور ظاہر ہے کہ جو کسی ریشمین کپڑے کو عمدہ بنا ہوا دیکہے اور اچہا حاشیہ اور بیل بوٹا اوس پر پاوے پہر یہ توہم کرے کہ اوسکو کسی مردہ نے بنا ہے جسمین طاقت نہین یا کسی ایسے آدمی نے بُنا ہے جس مین قدرت نہین تو وہ شخص عقل سے دور اور اہل غباوت مین شریک ہوگا۔ **دوسری اصل** یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ جمیع موجودات کا عالم ہے اور کل مخلوقات کو محیط ہے کوئی ذرہ زمین اور آسمان مین اوسکے علم سے علیحدہ نہین کیونکہ پیدا کرنیوالے کو اپنے مخلوق اور مصنوع کا علم ضرور ہے **الا یعلم من خلق**۔ **تیسری اصل** یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ حی ہے اسلئے کہ جسکا علم اور جسکی قدرت ثابت ہو اوسکی حیات بہی ضرور ہے اور اگر ایسا عالم قادر مدبر جو حیات نہ رکہتا ہو متصور ہو سکے تو یہ بہی جائز ہوگا کہ حیوانات کی حرکات وسکنات دیکہکر بلکہ اہل صناعات کی صنائع دیکہکر اونکی حیات مین شک کیا جاوے اور ظاہر ہے کہ ایسا شک انسان کو جہالات وضلالات مین داخل کرتا ہے۔ **چوتہی اصل** یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ اپنے افعال کا ارادہ کرنیوالا ہے پس کوئی موجود نہین جو اوسکے ارادہ و مشیت

خارج ہو کیونکہ جو فعل اوس سے صادر ہو ممکن ہے کہ اوسکی ضد اوس سے صادر ہو اور جس فعل کی ضد نہ ہو ممکن ہے کہ وہی فعل قبل یا بعد اپنے صادر ہو اسلئے نسبت دونون ضد اور دونون وقت سے برابر ہے مناسبت کبھی ہے پس ضرور ہے کہ ارادہ قدرت کو احد المقدورین کے طرف پھیر دے اور اگر علم تخصیص معلوم مین ارادہ سے مستغنی ہو باین طور کہ کہا جاوے کہ اوس وقت مین صدور ہوا ہے جسکا علم سابق ہو گیا تھا تو یہ بھی جائز ہے کہ کہا جاوے کہ وہ قدرت سے بھی مستغنی ہو باین طور کہ وہ بغیر قدرت کے صادر ہو کیونکہ علم اوسکے وجود کا پیشتر ہو گیا اوس فعل پر پس ثابت ہوا
پانچوین اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالی سمیع و بصیر ہے اوسکی دید سے خطرات ضمیر و خفایائے وہم و تفکر پوشیدہ نہین کیونکہ بصر اور سمع منجملہ کمالات ہین نقصانات نہین پس مخلوق خالق سے اور مصنوع صانع سے کیسے کامل تر ہو سکتی ہے اور کیسے قسمت برابر ہو گی جبکہ نقص جہت خالق مین اور کمال اوسکی خلق مین ہوا اور جیسا کہ اللہ تعالی فاعل بدون آلات کے اور عالم بدون قلب و دماغ کے ہے۔ اسیطرح بصیر بلا چشم کے اور سمیع بلا گوش کے ہے اسلئے دونون مین کچھ فرق نہین چھٹی اصل یہ جاننا کہ وہ متکلم ہے اور کلام ایک وصف ہے جو اوسکی ذات سے قائم ہے اوسکا کلام حرف و صوت نہین بلکہ وہ دوسرے کلامون کے مشابہ نہین جیسے کہ اوسکا وجود دوسرے وجود کے مشابہ نہین۔ ساتوین اصل یہ جاننا کہ کلام نفسی اوسکا قدیم ہے اسیطرح جمیع صفات اوسکی قدیم ہین کیونکہ محال ہے کہ اللہ تعالی محل حوادثات ہو اور اوسکو تغیر عارض ہو بلکہ کلام اوسکا قدیم قایم بذاتہ تعالے ہے ہان آواز جو اوسپر دلالت کرے حادث ہے آٹھوین اصل یہ جاننا کہ علم آلہی قدیم ہے۔ وہ ہمیشہ اپنی ذات اور اپنی صفات اور اپنی مخلوقات کو جانتا ہے کسی مخلوق کے حدوث سے اوسکا علم حادث نہین ہوا بلکہ اوسی علم ازلی سے جملہ حوادثات مکشوف ہو گئے جیسے کہ ہمکو مثلاً زید کے آنے کا علم ہو کہ فلان وقت آئیگا اور وہ علم اوسکے آنے تک رہے تو اوسکا آنا اوسی علم سے مکشوف ہوگا نہ کہ دوسرے علم سے۔ نوین اصل یہ جاننا کہ ارادۂ آلہی قدیم ہے اور قدیم مین وہ ارادۂ حوادث کے احداث سے اپنے اوقات مناسبہ مین مطابق علم ازلی کے متعلق ہو گیا۔ دسوین اصل یہ جاننا کہ اللہ تعالے عالم ہے ساتھہ علم کے اور حی ہے ساتھہ حیات کے اور قادر ہے ساتھہ قدرت کے اور مرید ہے ساتھہ ارادہ کے اور متکلم ہے ساتھہ کلام کے اور سمیع ہے ساتھہ سمع کے اور بصیر ہے ساتھہ بصر کے غرض یہ صفات بھی اوسکے لئے قدیم ہین نہ یہ کہ عالم بلا علم اور مرید بلا ارادہ ہو کیونکہ عالم بلا معلوم اور بلا علم دونون ایک ہین اسلئے کہ علم و معلوم و عالم باہم متلازم ہین پس جیسا کہ علم بلا معلوم محال ہے اسیطرح عالم بلا علم و بلا معلوم ممکن نہین چنانچہ غنی بلا مال اور قتیل بلا قتل ممکن نہین

دلیل (۸۲) علم افعال آلہی جو تیسرا رکن ایمان کا ہے دس اصول پر موقوف ہے اصل اوّل یہ جاننا کہ ہر حادث عالم مین

اللہ تعالیٰ کے فعل وخلق واختراع سے ہے کوئی خالق سواے اوسکے نہین اس سے مخلوق اور اوکی قدرت اور اونکی حرکت کو پیدا کیا ہے پس تمام افعال بندون کے اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوے ہین اور اوسکی قدرت سے متعلق ہین کیونکہ قدرت آلہی تام اور کامل ہے اوسمین کوئی قصور نہین اور حرکات سب باہم متماثل ہین پس تعلق قدرت کا اونکی ذات سے ہے یہ نہین کہ بعض حرکات سے قدرت متعلق ہوا ور بعض سے نہو حالانکہ جملہ حرکات متشابہ ہین نفس حرکت مین سب حرکات شریک ہین باوجودیکہ مکڑی اور شہد کی مکھی اور دیگر حیوانات سے ایسی عمدہ صنعتین صادر ہوتی ہین جنکو دیکھکر عقول اہل عقل حیران ہین پس ان صنائع کو اونکی طرف کیون نسبت کیا جاوے اور حق تعالیٰ کے طرف نسبت نہ کیا جاوے حالانکہ وہ حیوانات اپنی حرکات کو تفصیل وار نہین جانتے **اصل دوم** یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ کا افعال عباد کو پیدا کرنا اسکو مقتضی نہین کہ وہ افعال مقدور بشر بطور کسب کے نہون بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے قدرت اور مقدور اور اختیار اور مختار کو پیدا کیا ہے کیونکہ قدرت بندہ کا وصف ہے اور خلق خالق ہے مگر وہ قدرت کسب عبد نہین اور حرکت اور فعل بندہ کا خلق آلہی اور وصف بندہ اور کسب بندہ ہے اسلئے کہ بندہ اجزاء حرکات کو مفصل نہین جانتا اور نہ اوسکے اعداد کو جانتا ہے لہذا حرکات بندہ مخلوق بندہ نہین ہوسکتے **اصل سوم** یہ جاننا کہ فعل بندہ اگرچہ من وجہ کسب بندہ ہے مگر وہ ارادہ آلہی سے خارج نہین پس کوئی شے عالم ملک وملکوت مین بدون ارادہ ومشیت آلہی واقع نہین ہوتی ہے خیر اور شر نفع اور ضرر اسلام اور کفر طاعت اور عصیان شرک اور ایمان اوسکے ارادہ سے پیدا ہوتا ہے لیکن حق تعالیٰ کفر وشرک سے راضی نہین اور بندہ اس وجہ سے مجرم ہوتا ہے کہ اوس نے اپنی قصد کو کیون برائی کیطرف متعلق کیا پس اگر کہا جاوے کہ جس شے کا اللہ تعالیٰ ارادہ کرے اوس سے ممانعت کیون کیجاتی ہے اور جس شے کا ارادہ نہ کرے اوسکا امر کیون کیا جاتا ہے تو جواب اوسکا یہ ہے کہ امر ارادہ کا غیر ہے بسا اوقات انسان بھی ایسی اشیاء کا امر کرتا ہے جسکا ارادہ نہین کرتا اوسمین کوئی مصلحت یا حکمت مخفی ہوتی ہے۔ اور اگر جرم وگناہ موافق ارادہ شیطان کے صادر ہوتا تو حق تعالیٰ کے ارادہ سے ارادہ شیطان غالب ہوجاتا کیونکہ عالم مین معصیت غالب ہے اور ضعف وعجز باریتعالیٰ شانہ لازم آتا حالانکہ جمیع افعال مخلوق آلہی ہین۔ پس ضرور ہے کہ ارادہ آلہی سے خارج نہون۔ **اصل چہارم** یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ کے کی طرف سے پیدا کرنا اور مکلف کرنا بطور احسان کے ہے اوسپر پیدائش اور تکلیف واجب نہین **اصل پنجم** یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ بندون کو اوس شے کی تکلیف دیسکتا ہے جسکی اونمین طاقت نہین **اصل ششم** یہ جاننا کہ اللہ تعالیٰ بندونکو الم اور عذاب بدون جرم سابق اور بدون ثواب لاحق کے دیسکتا ہے کیونکہ وہ اپنی ملک مین تصرف کرتا ہے اور اپنی ملک مین تصرف کرنا کسیطرح ظلم نہین ہوسکتا اسلئے کہ ظلم ملک غیر مین بلا اذن تصرف کرنیکو کہتے ہین اور یہ صورت جناب باری مین محال ہے اور واقع مین اسکا وجود پایا جاتا ہے چنانچہ چوپایونکو ذبح کرنا عین الم ہے اور اون کو طرح طرح سے

مشقت اور عذاب مین ڈالنا محال لانکہ اونسے کوئی جرم سابق نہین ہوا الم نہین تو کیا ہے **اصل ہشتم** یہ جاننا کہ اللہ تعالی اپنے بندونسے جو چاہے معاملہ کرے او سپر رعایت اصلح واجب نہین **اصل ہشتم** یہ جاننا کہ اللہ تعالی کی معرفت اور بلا بعثت عقل **اصل نہم** یہ جاننا کہ انبیا کا بھیجنا محال نہین جیسا کہ براہمہ فرقہ کا گمان ہے کہ عقل انسانی کفایت کرتی ہے کیونکہ بہت سے وہ افعال نہین معلوم ہو سکتے جن سے آخرت مین نجات حاصل ہو چنانچہ عقل سے اودیہ صحت بخش معلوم نہین ہوتی ہین پس مخلوق کو انبیا کیطرف حاجت ایسی ہی جیسی اونکو اطبا کیطرف حاجت ہر گر طبیب کا صدق تجربہ سے معلوم ہوتا ہی اور نبی کا صدق معجزہ سے **اصل دہم** یہ جاننا کہ اللہ تعالی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو رسول اور خاتم النبیین اور شریعت یہود ونصاری وصابیین کا موقوف کرنیوالا بھیجا ہے او معجزات ظاہرہ اور آیات باہرہ سے آپکو تائید عطا ہوی ہے جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہونا اور پتھرونکا تسبیح کرنا اور چوپایونکا کلام کرنا اور انگشتان مبارک سے پانی کا جاری ہونا اور بڑا معجزہ آپکا قرآن پاک ہی جسکے مقابلہ سے تمام فصحاء وبلغاء عرب باوجود سعی ابیار وعداوت لیل ونہار کے عاجز ہوگئے اور غلام اور باندی ہونیکو قبول کرنا پڑا اور قتل اور غارت ہوے اور شہر بدر بلکہ ملک بدر کئے گئے مگر قرآن شریف بلکہ دس آیات بھی اوسکے مثل نہ بنا سکے اور کیونکر بنا سکتے اسلئے کہ قرآن کی نظم اور معنی اعلی درجہ بلاغت پر واقع ہین جو طاقت بشری سے خارج ہی پھر اگلو نکے اخبار وقصص ایسی مذکور ہین کہ جیسے کوئی چشم دید واقعہ بیان کرتا ہو بلکہ کتب سابق مین بھی ایسے مفصل بیانات موجود نہین اور اخبار بالغیب مزید برآن ہی مثلاً یہ فرمانا کہ تم لوگ انشاء اللہ بیخوف وخطر مسجد حرام مین داخل ہوگے اور روم بعد مغلوب ہونیکے چند سال مین یعنی دس برس کے اندر غالب ہوجاینگے اور فلان واقعہ اور فلان کام ایسا ہوگا بہلا کوئی امی شخص اس قسم کا کلام اپنی طرف سے بنا سکتا ہے ہرگز نہین اور وہ تمام حکماء وبلغاء وفصحاء کا مقابلہ کرسکتا ہے جب تک مؤید من اللہ نہو ہرگز نہین۔

**دلیل (۱۰۳)** چوتھا رکن ایمان کا جو سمعیات ہین ہو دس اصول پر مبنی ہی **اصل اول** یہ جاننا کہ حشر ونشر حق ہے کیونکہ اعادہ بعد فنا کے مقدور الہی ہے جیسا کہ ابتداے خلق مقدور الہی ہی پس جسنے انشاء خلق کیا اوسکو اعادہ خلق کیا دشوار ہے اور اعادہ ابتداء ثانی ہے جو مثل ابتداء اول کے ممکن ہے اور جبکہ وہ شرع شریف مین وارد ہوا تو اوسپر اعتقاد کرنا لازم ٹھہرا۔ **اصل دوسری** سوال منکر ونکیر ہی کیونکہ شرع سے ثابت ہی اور عقل کے نزدیک ممکن ہی اسلئے کہ سوال کیواسطے ایسے جزء کی حیات کافی ہے جو فہم خطاب کرسکے چنانچہ سونے والا آدمی ظاہر مین ساکن ہوتا ہی مگر وہ باطن مین الم اور لذت ایسا پاتا ہی جسکا اثر بعد بیداری بھی موجود ہوتا ہی ہر شخص کو سوال وجواب کا علم اور مشاہدہ ہونا ضرور نہین **اصل تیسری** عذاب قبر ہے جسکی نسبت شرع وارد ہی اور عقل مین بھی ممکن ہی لہذا اوسکی تصدیق واجب ہی اور کسی مردہ کے اجزاء درندونکے اندر منتشر ہونا مانع تصدیق نہین اسلئے کہ اجزاء خاص حیوان کو ادراک

الم کرتے ہین اور اون مین اعادہ و ادراک کرنا مقصود باری تعالی ہے **اصل چوتھی** میزان ہے جس سے مقدار اعمال ہر شخص
کی متمیز ہوتی ہے چونکہ شرع سے ثابت ہے اور عقل مین ممکن ہے لہذا اوسکی بھی تصدیق ضروری ہے **اصل پانچوین** پل صراط
ہے جس پر سے گذر ہوگا چونکہ شرع سے ثابت ہے اور عقل سے ممکن ہے لہذا اوسپر بھی اعتقاد ضرور ہے **اصل چھٹی**
جنت اور دوزخ کا اعتقاد بھی ضروریات دین سے ہے **اصل ساتوین** یہ جاننا کہ بعد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم کے امام برحق ابوبکر ہین پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم کیونکہ کل صحابہ کا اجماع غلط ہونا ممکن نہین رہی
جنگ بعض صحابہ تو عجب نہین کہ بعد دیکھنے لوح محفوظ کے واقع ہوگئی ہو یان خطا اجتہادی ممکن ہے اور خطا
منکر کا قائل ہونا بے انصافی اور ناقدردانی ہے **اصل آٹھوین** یہ جاننا کہ فضیلت صحابہ کی حسب ترتیب خلافت
ہے کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کسی شئے سے اور کسی ملامت کرنیوالے سے دین الٰہی مین خوف نہین کرتے تھے پس ممکن
نہین کہ مفضول کو فاضل پر ترجیح دین **اصل نوین** یہ کہ شرائط امامت کے مذکر اور متقی اور عالم اور قریشی ہونا ہے
**اصل دسوین** اگر تقوی و علم امام مین متعذر ہو اور اوسکے علحدہ کرنے مین ایسے فتنہ کا خوف ہو جسکی طاقت نہ ہو تو اوسکو
امام تسلیم کیا جاوے اسلئے کہ اوسکی علحدگی مین اسقدر ضرر ہوگا جو نقصان شرائط مین بھی متصور نہین کیونکہ یہ شرائط بوجہ
زیادتی مصلحت کے لگائے گئے ہین پس اصل مصلحت کو زیادتی مصلحت کی شوق مین کھو دینا نہین چاہیئے جیسے کوئی
شخص مکان بناتا ہو اور شہر کو ڈھاتا ہو۔ اور اگر بلاد اسلام کو امام سے خالی رکھا جاوے تو احکام مسلمین اور فیصلجات کیلئے
کون ہوگا لہذا وقت حاجت اور ضرورت کے اوسکی امامت تسلیم کر لینا عین مصلحت ہے البتہ امام کا فسق و فجور اگر ثابت ہو
جس سے اسلام مین رخنہ پڑے تو اوسکی اطاعت نہین چاہیئے۔

**دلیل** (۱۸۴) کسی موجود کے وجود مین شک نہین یعنی کوئی موجود ضرور ہے پس اوس موجود کا وجود بدون واجب تعالی کے محال ہے

**دلیل** (۱۸۵) وجود کا انحصار اگر صرف ممکنات مین ہو تو اونکی احتیاج اپنی وجود مین کسی علت کی طرف ضرور ہے
کیونکہ کوئی شئے خود بخود عدم سے وجود مین نہین آسکتی۔

**دلیل** (۱۸۶) اگر ممکنات مین وجود کا حصر ہوگا تو دور محال لازم آئیگا۔ کیونکہ کسی موجود کا تحقق بدون ایجاد کے
نہین ہوسکتا اور تحقق ایجاد کا کسی موجود کے تحقق پر موقوف ہے کیونکہ جبتک شئے خود موجود نہ ہو دوسرے کو کیونکر
ایجاد کرسکتی ہے اور دور تقدم شئے علی نفسہ کو مستلزم ہے۔

**دلیل** (۱۸۷) اگر وجود واجب تعالی متحقق نہ ہو تو ایجاد بھی متحقق نہوگا۔ کیونکہ ممکن کا وجود مستقل نہین تا کہ وہ کسی شئے کو ایجاد کرے

**دلیل** (۱۸۸) ممکن مین اگر انحصار وجود ہوگا تو مبدأ کا تحقق نہ ہوگا حالانکہ ممکن کیواسطے مبدأ کا تحقق ضرور ہے
اور وہ مبدأ بجز واجب کے نہین ہوسکتا۔

دلیل (۱۸۹) موجودات مین واجب لذاتہ کا ہونا ضرور ہے کیونکہ جبتک کوئی شئے واجب نہین ہوتی موجود نہین ہوسکتی پس اگر وہ واجب لذاتہ ہے تو مطلوب حاصل ہے اور جو واجب لغیرہ ہو تو اوسکے واسطے غیر کا وجود ضرور ہے ورنہ تسلسل واجب مین لازم آئیگا جو محال ہے۔

دلیل (۱۹۰) ہر موجود کا واجب ہونا ضرور ہے چنانچہ دلیل (۱۸۹) مین مذکور ہے پس اگر لذاتہ واجب ہے تو مطلب حاصل ہے اور جو غیر کیوجہ سے واجب ہوا ہے تو غیر ممکن کا وہی واجب لذاتہ ہے۔

دلیل (۱۹۱) موجودات کا حصر اگر ممکنات مین مانا جاوے تو ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی کیونکہ ممکن خود اپنے وجود کو ترجیح نہین دے سکتا۔

دلیل (۱۹۲) انحصار موجودات صرف ممکنات مین لیا جاوے تو ترجیح بلا مرجح اسوجہ سے بھی ہوگی کہ بعض بعض سے نفس امکان مین اولی نہین۔

دلیل (۱۹۳) ممکنات مین حصر موجودات ماننے سے لازم آئیگا کہ خود ممکن اپنے نفس کی علت ہو اور یہ صریح البطلان ہے۔

دلیل (۱۹۴) اگر موجود واجب نہ ہوگا تو محال لازم آئیگا کیونکہ تمام موجودات کا مجموعہ ایسے آحاد سے مرکب ہے کہ ہر ایک اونکا بالذات ممکن ہے لہذا وہ مجموعہ کسی خارجی علت کا محتاج ہوگا اور جمیع ممکنات سے جو موجود خارج ہو سوائے واجب بالذات کے نہین ہوسکتا پس وجود واجب بالذات اوسکے عدم ماننے مین لازم آیا پس وجود واجب ضرور ہوا۔

دلیل (۱۹۵) عالم متغیر ہے اور ہر متغیر حادث ہے اور ہر حادث محدث کا محتاج ہے پس عالم محدث کا محتاج ہے۔

دلیل (۱۹۶) وجود عالم بالعرض ہے اور جو شئے بالعرض ہو اوسکو اوس شئے کی ضرورت ہے جو بالذات ہو پس عالم کو بالذات چاہئے۔

دلیل (۱۹۷) معلوم تین قسم ہے اگر وجود اوسکا ضرور ہے اوسکو واجب کہتے ہین اور جو عدم اوسکا ضرور ہے اوسکو ممتنع بولتے ہین اور اگر وجود اور عدم اوسکی ذات مین ضرور نہین اوسکو ممکن کہتے ہین پس جبکہ ممکن مین باعتبار ذات اوسکی کے دونون طرف برابر ہین نہ اوسمین وجود ضروری اور نہ عدم ضروری پس جب ذات کی وجہ سے وہ ممکن وجود مین آجاوے وہی ذات واجب ہے اور ممکنات کا وجود بدیہی ہے لہذا وجود واجب بالذات بھی ضرور ہے۔

دلیل (۱۹۸) ہر شئے کی ماہیت اور وجود جدا جدا ہے پس وجود کا ماہیت سے جدا ہونا بھی ممکن ہے اور جب وجود جدا ہوسکتا ہے تو وہ اوس ماہیت کو عارض ہوگا اور عارضی شئے مستعار غیر کی ہوتی ہے۔ پس عطا کرنے والا وجود کا ضرور موجود ہوگا جسکا وجود عین ذات ہوگا۔

دلیل (۱۹۹) صنائع بدائع عالم کے بدون صانع بدیع کے نہین ہوسکتے ہر نقش کیواسطے نقاش ضرور ہے

دلیل (۲۰۰) آثار قدم دیکھکر کسی چلنے والے کا یقین ہوتا۔ اور دھوان دیکھکر آگ کا علم ہوتا ہے اسیطرح

مثالین ہین آثار دیکھکر صانع قدیر کا علم ضرور ہو گا۔

دلیل (۲۰۱) ہر شخص قطعی طور سے جانتا ہے کہ وہ پہلے موجود نہ تھا اب موجود ہوا اور جو شئے بعد عدم کے موجود ہوا اوسکے لئے کوئی موجد ضرور ہے اور وہ موجد خود وہ شخص یا اوسکے والدین یا دوسرا آدمی نہین ہو سکتا کیونکہ بالبداہتہ معلوم ہے کہ مخلوق ایسی ترکیب سے عاجز ہے پس ایسا موجد ضرور ہے جو ان موجودات کے مخالف ہو تا کہ وہ ان اشیا کو ایجاد کرے۔

دلیل (۲۰۲) اجسام فلکیہ اور اجسام عنصریہ نفس جسمیت مین باہم مشترک ہین پس بعض اجسام کا بعض صفات سے خاص ہونا جیسے مقدار و شکل وغیرہ نفس جسمیت کی جہت سے نہین ہے ورنہ کل اجسام ان صفات خاصہ مین شریک ہوتے پس ضرور ہے کہ کسی جدا شئے سے ہو اور وہ شئے جسم تو ہو نہین سکتی ورنہ وہی بحث پیش ہوگی کہ اوسکو درمیان دوسرے اجسام کے یہ خصوصیت تاثیر کی کہان سے آئی اور جو جسم نہو تو دو حال سے خالی نہین یا وہ بالاضطرار کریگا یا بالاختیار اور فعل اضطراری باطل ہے ورنہ بعض اجسام کی خصوصیت ان صفات سے دوسرے بعض کی خصوصیت سے اولی نہ ہوتی لہذا ضرور ہے کہ وہ قادر مختار ہو۔

دلیل (۲۰۳) ایک شخص دہریہ حضرت امام جعفر صادق کے پاس انکار صانع کیا اونہون نے فرمایا تو سمندر مین سوار ہوا ہے اوس نے کہا ہان فرمایا تو نے اوسکا طوفان دیکھا ہے اوسنے کہا ایک دن بڑی تیز ہوا چلی جس سے کشتی ٹوٹ گئی اور ملاح غرق ہو گئے مین ایک تختہ کو لپٹ گیا پہر وہ بھی مجہ سے چہوٹ گیا تو مین موجون کے تلاطم سے کنارہ پر جا پڑا فرمایا پہلے تیرا اعتماد کشتی اور ملاح پر تھا پہر تختہ پر ہوا کہ وہ تجھکو نجات دیگا جب کوئی شئے نہ رہی اوسوقت تجھکو ہلاکت کا یقین تہا یا امید سلامتی کی تہی اوس نے کہا امید تھی فرمایا کس سے امید تھی وہ شخص خاموش ہو گیا فرمایا وہی صانع ہے جس سے تجھکو اوسوقت امید تھی اور اوسی نے تجھکو غرق سے نجات دی پس وہ شخص اونکے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا۔

دلیل (۲۰۴) ایک بڑے کامل نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ تیرے معبود کسقدر ہین اوس نے کہا دس ہین فرمایا تیرا غم اور مصیبت اور بلا دفع کرنے کو اونمین کون ہے کہا اللہ ہے فرمایا کوئی معبود بجز اللہ کے تیرے لئے نہین ہے

دلیل (۲۰۵) امام ابو حنیفہ رح کے دہریہ دشمن تھے کہ کسی وقت قابو پاکر اونکو قتل کر دین ایک دن وہ مسجد مین بیٹھے تھے ایک جماعت دہریونکی تلوارین ننگے کئے ہوئے آئی اور اونکے مار ڈالنے کا قصد کیا اونہون نے فرمایا پہلے ایک سوال کا جواب دیدو پھر تمہارا جو جی چاہے کرو اونہون نے کہا بتلاؤ کیا بات ہے فرمایا اوس شخص کے حق مین تم کیا کہتے ہو جو بیان کرتا ہے کہ مین نے ایک کشتی بوجہ لدی ہوئی بہری ہوئی دیکھی۔

جسکو تیز ہوائین اور سخت موجین گہیری ہوئی تہین مگر وہ کشتی سیدہی چلی جاتی تہی نہ اوسپر ملاح تہا اور نہ اوسکا کوئی خبرگیران تہا آیا یہ امر عقل باور کرتی ہے اونہون نے کہا ہرگز نہین یہ ایسی بات ہے جسکو عقل قبول نہین کرتی فرمایا سبحان اللہ پہر اس تمام دنیا کا قیام باوجود اختلافات وتغیرات کے بدون صانع اور حافظ کے کیونکر ہے سب رونے لگے اور تائب ہوگئے۔

دلیل (۲۰۶) امام شافعی رح سے لوگون نے صانع کے وجود پر دلیل طلب کی فرمایا کہ شہتوت کے پتے کا مزہ اور رنگ اور بو اور طبیعت تمہارے نزدیک واحد ہے اونہون نے کہا ہان فرمایا اوسکو ریشم کا کیڑا کہاتا ہے اور اوس سے ابریشم نکلتا ہے اور شہد کی مکہی اوسکو کہاتی ہے اور اوس سے شہد نکلتا ہے اور بکری کہاتی ہے اور اوس سے مینگنی نکلتی ہے اور ہرن کہاتا ہے تو اوسمین مشک نافہ پیدا ہوتا ہے پس وہ کون ہے جس نے ان اشیاء کو بنا دیا ہے حالانکہ طبیعت واحد ہے اس جواب کو ان آدمیون نے اچہا جانا اور مسلمان ہوگئے وہ سترہ آدمی تہے۔

دلیل (۲۰۷) امام احمد حنبل رح نے یہ حجت بیان کی کہ ایک قلعہ سب طرف سے بند باہر کیطرف مثل چاندی کے اور اندر کیطرف مثل سونے کے ہے پہر دیکہا کہ اوسکی دیوار پہٹکر ایک حیوان سمیع وبصیر اوسمین سے نکلا اسکا فاعل اور صانع ضرور ہے یعنی انڈے مین سے بچہ نکلا اوسکو اندر ہی اندر کس نے بنا کر کان اور آنکہ اور حیات دیکر باہر نکال دیا۔

دلیل (۲۰۸) امام مالک رح سے ہارون رشید نے وجود صانع کی دلیل دریافت کی فرمایا اصوات اور نغمات اور لغات کا تفاوت واختلاف صانع قدیر پر دلیل ہے کیونکہ خصوصیات اور مقادیر خاصہ کیلئے کوئی مقدر قادر ضرور ہے۔

دلیل (۲۰۹) ایک اعرابی سے کسی نے دلیل صانع دریافت کی اوس نے کہا کہ بعرہ بعیر پر اور روث حمیر پر اور آثار قدم مسیر پر دلالت کرتے ہین تو آسمان برجون والا اور زمین بڑے بڑے راستون والی اور دریا موجون والا کیونکر صانع علیم قدیر پر دلالت نکرے گا۔

دلیل (۲۱۰) کسی طبیب سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے خدا کو کیسے پہچانا اوس نے جواب دیا کہ ہلیلہ سے کہ باوجود مجفف ہونے کے دست آور ہے اور لعاب ملین سے جو قبض پیدا کرے۔

دلیل (۲۱۱) دوسرے کسی طبیب سے پوچہا گیا تو اوس نے جواب دیا کہ مین نے حق تعالی کو شہد کی مکہی سے پہچانا ہے کہ ایک طرف سے کاٹتی ہے اور دوسرے طرف سے شہد نکالتی ہے اور عسل لسع کا مقلوب ہے۔

دلیل (۲۱۲) زمین مستقر حیوانات ہے اور اوپر کے طرف سے کسی چیز مین لٹکی ہوئی نہین اور نیچے کیطرف کوئی ستون نہین جسپر قائم ہو کیونکہ اوپر کا علاقہ جسمین زمین لٹکی ہوگی وہ دوسرے علاقہ کا محتاج ہوگا اسیطرح غیر متناہی سلسلہ لازم آئیگا جو محال ہے اسیوجہ سے ہمکو معلوم ہوا کہ نیچے بہی اوسکے کوئی عمود اور ستون نہین پس بالیقین معلوم ہوا کہ کوئی اوسکا روکنے والا ضرور ہے جو اپنی قدرت اور اختیار سے اوسکو ہٹنے نہین دیتا۔

دلیل (۱۳) زمین اگر بہت سخت ہوتی مثل پتھر اور سونے کی تو اوس سے بدن کو تکلیف ہوتی اور زراعت اوس پر دشوار
ہوتی اور اوس سے مکانات بنانا مشکل ہوتا۔ اور جو بہت نرم مثل پانی کے ہوتی تو قدم اوسمین دہس جاتا اور جو نہایت شفاف ہوتی
تو نور اوس پر نہ ٹھہرتا اور آفتاب اور ستارون سے اوسمین گرمی نہوتی اور نہایت بارد ہوتی لہذا اوسکو ایسا بنایا گیا ہی کہ رنگ اوسکا اغبر رکہا اور
صلابت اور لین مین متوسط ہی تاکہ حیوانات کیلئے بچھونا ہو جاوے یہ کام بجز صانع قدیر کے کون کر سکتا ہے۔

دلیل (۱۴) طبیعت زمین کی مقتضی اسکی تھی کہ پانی کے اندر بالکل غرق رہتا اور جمیع جوانب سے سمندر اوسکا پانی اوسکو
محیط ہوتا حالانکہ ایسا نہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ کسی زبردست نے کسی کی خاطر اوسکو بعض جوانب سے کہلا ہوا رکہا ہی اور
طبیعت زمین کو بدل دیا ہی کہ حیوانات اوس حصہ منکشف پر بود و باش کر سکین۔

دلیل (۱۵) اجسام ارضیہ کے جمیع صفات مین تغیر کا مشاہدہ کیا جاتا ہی یعنی حیز مین اور رنگ اور مزہ اور طبیعت مین
اونکا حصول مختلف ہی اور ہر ایک پتھر اور پہاڑ کا ٹوٹنا اور اپنی جگہ سے زائل ہونا اور عالی کو سافل کر دینا اور سافل کو عالی کر دینا
ممکن ہی پس جب ایسا ہی تو یہ بات ثابت ہوگی کہ ہر ایک اجزا زمین کی خصوصیت مکان اور حیز سے اور بعض اجسام سے اوسکا
اتصال اور قرب اور بعض سے انفصال اور بعد سب مین تغیر اور تبدل ممکن ہے اور ان اجسام کا ان صفات سے موصوف
ہونا ایک امر جائز ہی پس ضرور ہی کہ وہ اس اختصاص مین کسی مدبر قدیم علیم کے محتاج ہون۔

دلیل (۱۶) زمین مین چند منافع اور صفات ہین ایک یہ کہ معادن اور نباتات اور حیوانات اوسمین پیدا ہوتے ہین
دوسرے یہ کہ رقیق شے زمین کے اجزا سے ملکر مضبوط ترکیب پاتی ہی۔ تیسرے یہ کہ زمین کے بقاع مختلف ہین کہ بعض حصہ
اوسکا نرم اور بعض سخت اور بعض ریگ والا اور بعض پتھریلا ہی چوتھے یہ کہ اوسکے رنگ مختلف ہین بعض سرخ بعض سفید بعض
خاکی غباری ہی پانچوین یہ کہ زمین مین جب کوئی دانہ اوگتا ہی تو وہ پھٹ جاتی ہی چھٹی یہ کہ وہ اوس پانی کا خزانہ ہی جو آسمان
سے برستا ہی اور زمین مین ٹھہر جاتا ہی جس سے مخلوق کو فائدہ ہی۔ ساتوین یہ کہ اوس مین چشمے اور ندیان ہین۔ آٹھوین یہ کہ اوسمین سونا
چاندی تانبا لوہا تمام فلزات پیدا ہوتے ہین۔ نوین یہ کہ ایک دانہ کے ہزارون دانے دیتی ہی۔ دسوین یہ کہ مثل مردہ کے
پڑی ہوتی ہی پانی برستے ہی زندہ سرسبز شاداب ہجاتی ہے۔ گیارہوین یہ کہ اوسمین مختلف رنگ اور صورت اور خلقت کی
جاندار پہیلے ہوئے ہین بارہوین یہ کہ اوسمین نباتات طرحطرح کی پیدا ہوتے ہین جنکا رنگ اور مزہ اور نوع اور منفعت
مختلف ہی پس اختلاف رنگ اور مزہ اور بو کا پہر اوس مین انسان کا بھی قوت ہی اور حیوان کا بھی قوت ہی چنانچہ بشر کے
واسطے طعام اور ادام اور دوا اور فواکہ اور اقسام اقسام کی انواع کہٹے میٹھے موجود ہین اور لباس روئی اور کتان کا اور
صوف اور بال اور ابریشم اور پوستین مختلف طرحطرح کا غرض انسان کا کہانا اور لباس دونون زمین ہی کی پیداوار
ہین اور ہر ایک صانع قدیر پر دلالت کرتا ہی۔ تیرھوین یہ کہ زمین مین مختلف پتھر ہین بعض صغیر زینت کیواسطے ہین

جن سے انگوٹھی کا نگینہ بنتا ہے اور بعض کبیر مکان مین کام آتے ہین اور بعض پتھر وسنگ آگ نکلتی ہی پتھر لعل زمرد یاقوت
نیلم وغیرہ باوجود شریف اور عزیزالوجود ہونیکے اُن سے نفع کم ہے اور بڑے پتھر جو کثرت سے پائے جاتے ہین اونمین
نفع زیادہ ہے غرض ضروری چیزین بہت ارزان اور بلا قیمت ملتی ہین اور غیر ضروری چیزین بہت گران دستیاب
ہوتے ہین جس سے صانع حکیم پر یقین کامل ہوتا ہے۔ چودھوین یہ کہ درخت اور جھاڑ زمین اور پہاڑون پر کثرت ہین جنکی
لکڑی تعمیر مکان مین کسقدر کارآمد ہے اور کھانا وغیرہ پکانے مین کسقدر اوسکی حاجت ہی۔ الغرض زمین کے حالات پر غور
کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بڑے حکیم اور بڑے قدرت اور علم والے کا یہ کام ہے۔

دلیل (۲۱۷) زمین دو حال سے خالی نہین یا ساکن ہے یا متحرک اگر ساکن ہے تو کس لئے اوسکو ساکن کیا
اگر جذب فلک جمیع جوانب سے باعث سکون زمین مانا جاوے تو یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہر ذرہ باوجود صغیر ہونیکے
فلک کی طرف کیون نہین جاتا دوسری یہ کہ اقرب شے جلد جانا چاہئے پس اگر ہم ایک ذرہ کو اوپر کے طرف پھینکین تو
وہ جلد تر فلک سے کیون نہین لپٹ جاتا۔ اور جو دفع فلک کو باعث سکون قرار دیجے تو یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ابر
اور ہوا کو کسی خاص طرف مین کیون دفع نہین کرتا۔ دوسرے یہ کہ ثقیل کا اندفاع بہ نسبت لطیف کے دیر سے ہونا چاہئے
کیونکہ واقع قاسر کو دفع ثقیل مین دیر کرنا اور خفیف مین جلدی کرنا ضرور ہے حالانکہ بالکل مشاہدہ کے خلاف ہی۔ اور جو
زمین کو متحرک مانا جاوے تو ضرور ہے کہ کسی خاص جہت کے طرف متحرک ہوگی مثلاً فرض کیا جاوے کہ مشرق
کی طرف حرکت کرتی ہے تو وجہ تخصیص مشرق کی دریافت کیجاویگی مغرب کی طرف کیون نہین حرکت کرتی بہر حال یہ خصوصیت
پیدا کرنیوالا بجز صانع قدیر حکیم کے کوئی نہین ہو سکتا۔

دلیل (۲۱۸) جو کوئی کاریگر کوئی شے عمدہ لطیف بناتا ہے اوسکو گرد و غبار سے بچاتا ہے اور پانی سی محفوظ کرتا
ہے کہ کہین اوسکو محو نہ کر دے اور ہوا سے بھی حفاظت کرتا ہے کہ کہین اوسکی طراوت اور لطافت کو فنا نہ کرے اور
آگ سے بھی بچاتا ہے کہین اوسکو نہ جلا دے مگر حق تعالی نے ان چار عناصر ہی سے کیسی کیسی عمدہ لطیف چیزین
دیرپا بنائی ہین اور اشیا متضادہ کو باہم معاون کر دیا ہے هل من خالق غیرہ۔

دلیل (۲۱۹) آنکھہ کی چربی مین بینائی اور ہڈی مین سماعت اور گوشت مین گویائی رکھدی اور دماغ مین حس و
حرکت اور قلب مین حیات اور جگر مین غذا دینے کی قوت عطا کی۔

دلیل (۲۲۰) انسان کی پیدائش نطفہ سے ہے پس نطفہ کی صورت اور شکل بنانیوالی قوت اوسی نطفہ مین موجود
ہے یا نہین پس اگر قوت مصورہ نطفہ مین موجود ہے تو دو حال سے خالی نہین یا اوسکو شعور اور ادراک اور علم
اور حکمت حاصل ہے جسکی وجہ سے ایسی عجیب صورت بنی یا حاصل نہین بلکہ یہ تاثیر طبیعت کی اثر سے ہے قسم اول

ظاہر الفساد ہے کیونکہ انسان کو جب علم و قدرت کامل ہوتی ہے اور قدرت وہ اگر اپنے ایک بال کو بھی اوسکی کیفیت اور صورت سے بدلنا چاہے تو اوسکو نہیں بدل سکتا پس نہایت ضعف کے زمانہ میں وہ کیونکر اوسپر قادر ہو سکتا ہے اور جو طبیعت کو موثر مانا جاوے تو یہ منی یا جسم متشابہ الاجزا ہیا مختلف الاجزا ہوگی پس اگر متشابہ الاجزا ہے تو طبیعت کا اثر مادہ متشابہ الاجزا میں ضرور متشابہ ہوتا ہے جس سے شکل کروی کا ہونا ضرور ہے پس چاہئے تہا کہ انسان گول مثل کرہ کی شکل ہوتا اور تمام اجزا اوسکے طبیعت میں باہم متشابہ ہوتے تو پس ثابت ہوا کہ نطفہ کا علقہ اور لحم اور عظم بنانا کسی مدبر حکیم کی قدرت کاملہ سے ہے اور وہ مدبر حقیقی سبحانہ تعالیٰ ہے کون ہے ھو الذی

یصورکم فی الارحام کیف یشاء

دلیل (۲۲۱) بچہ جب ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے اوسکے ناک اور موںھ پر اگر کپڑا رکھدیا جاوے تو اوسکا سانس بند ہو کر مرجاتا ہے مگر دیکھو رحم تنگ میں اتنی مدت بند رہا کہ سانس لینا وہاں مشکل ہے پھر بھی نہ مرا اور زندہ نکلا اور بعد پیدا ہونیکے کسقدر ضعیف اور نا سمجھ ہوتا ہے کہ پانی اور آگ اور شے لذیذ اور موذی میں اور والدہ اور غیر والدہ میں بالکل تمیز نہیں کر سکتا بعد کو انسان کامل فہم و عقل میں ہو جاتا ہے یہ کیوں تاکہ معلوم ہو کہ یہ قادر حکیم کا عطیہ ہے اور جو طبعی ہوتا تو اول خلقت میں جو زیادہ ذکی ہوتا وہی وقت کمال کے زیادہ فہیم ہوا کرتا حالانکہ مشاہدہ اسکے برخلاف ہے پس معلوم ہوا کہ یہ سب فیض خالق حکیم کا ہی ہے۔

دلیل (۲۲۲) انسان میں زبانوں کا اختلاف اور طبیعتوں کا اور مزاجوں کا مختلف ہونا صرف طبیعت کا اقتضا نہیں ہو سکتا کیونکہ طبیعت اور اختلاف میں ضدیت ہے پھر جنگل اور پہاڑ و سنگے حیوانات دیکھئے کہ وہ آپسمیں بعض بعض سے بہت ہی متشابہ ہیں اور آدمیوں میں صورت اور شکل میں ایک دوسرے سے بہت فرق ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو زندگانی دشوار ہوتی اور ایک دوسرے سے بہت فرق ہے اگر ایسا نہوتا تو زندگانی دشوار ہوتی اور ایک دوسرے سے مشتبہ ہونا تمیز نہ ہو سکتا پس ظاہر ہے کہ کوئی حکیم بڑی حکمت اور قدرت والے کی طرف سے یہ امور منتظمہ صادر ہوئے ہیں۔

دلیل (۲۲۳) سب سے زیادہ انسان کو ہوا کی ضرورت ہے کہ اگر ایک لحظہ قلب کو ہوا نہ پہونچے تو آدمی مرجاوے پھر بعد ہوا کے انسان کو پانی کی احتیاج ہے مگر بہ نسبت ہوا کے کم ہے اسلئے ہوا کا ملنا پانی کے ملنے سے آسان ہے کیونکہ پانی کے واسطے کسی آلہ اور ظرف سے تکلیف کرنا پڑتی ہے اور ہوا کھینچنے کے آلات تو آدمی کے پاس ہر وقت حاضر ہیں پھر بعد پانی کے طعام کی ضرورت ہے مگر بہ نسبت ہوا کے کم ہے۔ اسلئے طعام کا حاصل کرنا بہ نسبت پانی کے حاصل کرنیکے دشوار ہوتا ہے پھر بعد کھانیکے معجونات و ادویہ نادر الوجود کا مرتبہ ہے اسیوجہ سے اونکی حاجت کم ہے اسلئے وہ عزیز الوجود ہیں پھر اسکے بعد جواہر ہیں جیسے یاقوت زبرجد۔ لعل۔ زمرد جو نہایت نادر الوجود ہیں پس معلوم ہوا کہ جسقدر حاجت کسی شے کیطرف زیادہ ہو

جو اسیقدر اوسکا ملنا اور حاصل ہونا سہل ہے اوجسکی طرف حاجت جسقدر کم ہے اوسیقدر اوسکا پانا دشوار ہے پس یہہ رحمت الٰہی نہین تو اور کیا ہے اور چونکہ رحمت الٰہی کی طرف سب سے زیادہ حاجت ہے پس ہم کو امید ہے کہ اوسکا ملنا ہر شے کے ملنے سے زیادہ آسان ہوگا و ما من الہ الا اللہ۔

دلیل (۲۲۴) طبیعت پانی کی ثقیل ہے نیچے کیطرف نزول کی مقتضی ہے پس کروڑون من بوجہ ہوا مین معلق رکھنا خلاف طبیعت پانی کے بجز کسی قادر قوی کے ممکن نہین ع ھو اللہ القدیر۔

دلیل (۲۲۵) علویات و سفلیات کے حالات دلالت کرتے ہین کہ تمام اجسام جن جن صفات سے موصوف ہین اونکو دوسری صفات سے جو ضد یا مقابل ان صفات کے ہون موصوف ہونا جائز ہے پس ہر جسم کا صفت خاص سے موصوف ہونا ضرور ہے کہ صانع حکیم کیوجہ سے ہوگا کیونکہ اوصاف ذاتیہ اگر اجسام کی ہوتی تو اونکا زوال محال ہوتا۔

دلیل (۲۲۶) اجرام آسمانی و زمینی کے مقدار اور حالت خاص خاص بجز تخصیص فاعل مختار کے اونکا حصول ممکن نہین کیونکہ ہر فلک مقدار معین سے مخصوص ہے باوجودیکہ اوس مقدار سے زیادہ یا کم ہونا بھی ممکن تھا۔ دوسرے یہ کہ ہر فلک چند اجزا سے ترکیب پایا ہی اوسکا جزو داخل خارج مین اور جزو خارج داخل مین واقع ہوسکتا تھا پس ہر جزو کا ایک حیز خاص مین ہونا صرف جائز امر ہے تیسرے یہ کہ حرکت اور سکون تمام اجسام مین جائز ہین کیونکہ طبیعت جسمیہ واحد ہے اور لوازم امور متحد الطبیعت کے واحد ہوتے ہین پس جب حرکت اور سکون بعض اجسام کا درست اور صحیح ہے تو کل اجسام مین بھی حاصل ہوسکتا ہی پس جسم فلکی کو حرکت سے خاص کرلینا اور سکون اوسمین نہ لینا ایک امر ممکن کیساتھہ اختصاص کرلینا ہے۔ چوتھے یہ کہ ہر حرکت سریع تر اور بطئی تر واقع سے ہوسکتی ہے پس حرکت کو مقدار خاص سرعت اور بطوء سے مخصوص کرنا امر ممکن کا اختصاص ہے۔ پانچوین یہ کہ جو حرکت کسی خاص جہت کیطرف ہو اوسکا وقوع دوسری جہات کیطرف بھی ممکن ہے۔ پس اسی جہت خاص سے مخصوص کرنا اختصاص امر ممکن ہے۔ چھٹے یہ کہ ہر فلک کیواسطے دوسرا جسم ضرور ہے خواہ اوپر اوسکے ہو یا نیچے اوسکے ہو۔ پس اس ترتیب کے خلاف بھی واقع ہونا ممکن ہے۔ ساتوین یہ کہ ہر فلک کی حرکت کیواسطے ابتدا ضرور ہے اسلئے کہ ایسی حرکت محال ہے جسکی لئے ابتدا نہ ہو کیونکہ حرکت کی حقیقت ایک حالت سے دوسری حالت کیطرف انتقال ہے اور یہ انتقال چاہتا ہے کہ غیر حرکت کا سابق ہو اور مسبوق بالغیر منافی قدیم ہے اور جمع دونون مین محال ہے پس ثابت ہوا کہ ہر حرکت کیواسطے ابتدا ضرور ہے اور وقت خاص مین اوس حرکت کی ابتدا ہونا کہ نہ پہلے ہوا اور نہ بعد کو اختصاص امر ممکن کا ہے۔ آٹھوین یہ کہ جب اجسام ماہیت جسمیہ مین برابر ہین تو بعض کا اتصاف فلکیت سے اور بعض کا عنصریت سے سوا برعکس کے اختصاص امر ممکن کا ہے نوین یہ کہ حرکات اونکی فاعل مختار کا فعل ہے پس اولیت ضرور ہے کیونکہ موثر اونمین اگر اضطراری علت لیجاوے تو اوس علت کے دوام سے اوسکے آثار کا

دوام بھی ضرور ہے پس دوام علت سے اجزا حرکت کا دوام اور اجتماع لازم ہوگا جو محال ہے پس معلوم ہوا کہ موثر اونہین علت موجبہ بالذات نہین بلکہ فاعل مختار ہے اور جب فاعل مختار موثر ہوا تو اوس کا ان حرکات پر مقدم ہونا ضرور ہوا جس سے حرکات افلاک کے واسطے ابتدا کا ہونا ضرور ہوا۔ دسوین یہ کہ دلیل سے یہ ثابت ہے کہ خارج عالم کے خلا لانہایت ہے کیونکہ بالبدیہہ جانتے ہین کہ اگر ہم اپنے آپ کو فلک اعلی کے سطح اعلی پر کھڑا ہوا فرض کرین تو ہمکو اپنے اگلے اور پچھلے جانب ضرور متمیز ہوگی اور ثبوت اس امتیاز کا ہمکو بالضرورۃ معلوم ہے پس معلوم ہوا کہ خارج عالم کے خلا لامتناہی ہے اب ہم پوچھتے ہین کہ اس عالم کا اسی حیز خاص مین واقع ہونا دوسرے حیزون مین نہونا امر ممکن ہے انہان دس دلائل سے معلوم ہوا کہ زمین اور آسمان کے اجسام صفات و احوال مین مختلف ہین اور یہ ایک ممکن ہے اوسکے خلاف بھی ہو سکتا ہے پس یہ خصوصیات بدون مرجح کے محال ہین لہذا انکے واسطے کوئی اندازہ خاص کرنیوالا اور ایک حالت کو دوسری پر ترجیح دینے والا ضرور ہے۔

دلیل (۲۲۷) زمین مین جب کوئی دانہ ڈالا جاتا ہے اور اوس مین زمین کی نمی اثر کرتی ہے تو پھول جاتا ہے اور بڑا ہو جاتا ہے اور نیچے اور اوپر سے پھٹکر شاخین نکلتی ہین اوپر کی طرف درخت ہوا مین صعود کرتا ہے اور نیچے کیجانب اوسکی رگین پھیلتی ہین حالانکہ طبیعت دانہ کی واحد ہے اور افلاک و کواکب کی تاثیر بھی اوسمین ایک ہی پڑتی ہے پھر بھی اوسمین دونون طرف صعود اور نزول ہوتا ہے اور طبیعت واحدہ سے دو طبیعت متضاد پیدا ہونا محال ہے پس معلوم ہوا کہ یہ صورت بجز تدبیر مدبر حکیم اور مقدر قدیم کے نہین ہے نہ خاصیت سے اور نہ طبیعت سے بنی۔

دلیل (۲۲۸) جو درخت کسی دانہ سے پیدا ہوتا ہے بعض اجزا اوسکی لکڑی اور بعض کلی اور بعض پھول اور بعض پھل ہوتے ہین پھر بھی مختلف ہوتا ہے اخروٹ مین چار قشر ہوتے ہین اوپر کا پوست پھر اوسکے نیچے لکڑی کا پوست پھر اوسکے نیچے پوست محیط مغز ہوتا ہی پھر اوسکے نیچے ایک باریک چھلکا ہوتا ہی جو تازہ اخروٹ مین متمیز ہوتا ہی پس ایک پھل مین مختلف طبیعتین ہوتین اسیطرح ترنج کا چھلکا حار یابس اور مغز حار رطب یا بانی اوسکا بارد یابس اور بیج اور کلی اوسکی حار یابس ہوتی ہے ایسے ہی انگور کا چھلکا اور بیج بارد یابس اور مغز اور بانی اوسکا حار رطب ہوتا ہے پس ایک شی سے طبائع مختلفہ کا ہونا حالانکہ تاثیرات افلاک و انجم و طبائع مساوی ہین اوسی حکیم قادر قدیم کی وجہ سے ہے۔

دلیل (۲۲۹) قطعات زمین ماہیات اور طبائع مین مختلف ہین باینہمہ سب باہم متصل ہین اور بعض نرم اور بعض سخت اور بعض شور اور بعض حجری اور بعض ریگی اور بعض کیچڑ ہین حالانکہ سورج اور ستارونکا اثر سب مین برابر ہے پس معلوم ہوا کہ اختلاف صفات بجز صانع حقیقی کے ممکن نہین اور اتصالات فلکی اور حرکات کو کسی کو اوسمین تاثیر کا کوئی دخل نہین۔

دلیل (۲۳۰) زمین کا ایک ٹکڑا ایک ہی پانی دیا جاتا ہے تو شمس کی تاثیر اوسمین برابر ہوگی پہر اوسکے پہل مزہ اور رنگ اور طبیعت اور خاصیت مین مختلف نکلتے ہین چنانچہ انگور کا خوشہ دیکہئے کہ سب دانے اوسکے پختہ شیرین اور ایک دانہ کہٹا خشک ہوتا ہے حالانکہ طبیعت اور افلاک کی نسبت سبکو برابر حاصل ہی بلکہ ایک اور عجیب امر ہے کہ بعض قسم گلاب کی ایسی ہوتی ہے کہ ایک طرفسے نہایت سرخ اور دوسری طرف نہایت سیاہ حالانکہ پتی اوسکی نہایت نرم باریک لطیف ہوتی ہے پس ایک طرف تاثیر شمس ہو اور دوسری طرف نہ ہو محال ہے پس قطعاً معلوم ہوا کہ یہ سب تدبیر فاعل مختار کا اظہار ہے اور افلاک وغیرہ کو اسمین کچہہ دخل نہین۔

دلیل (۲۳۱) ابرمین برق کا حاصل ہونا عجیب وغریب ہی کیونکہ اجزاء پانی کے ابرمین زیادہ ہوتے ہین اور اجزاء ہوائیہ اور ناریہ اوسمین کم ہین اور پانی بارد و رطب ہے اور آگ حار یابس ہے اور ضد کا ضد سے پیدا ہونا خلاف عقل ہے پس ضرور ہے کہ فاعل مختار کی وجہ سے ہو اگر کوئی اعتراض کرے کہ پانی مین ہوا محبس ہو کر نکلنا چاہتی ہے اور زور کرکے ابر کو پہاڑتی ہے اوس سے گرمی پیدا ہو کر بجلی ہو جاتی ہے جواب یہ ہے کہ یہ امر خلاف عقل ہی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ضرور تہا کہ جہان برق ہو وہان رعد بہی ہو جو کہ آواز ابر کی پہٹنے کی ہے حالانکہ ایسا نہین بسا اوقات برق قوی ہوتی ہے اور آواز کا پتا نہین ہوتا۔ دوسرے یہ کہ حرکت قویہ کا مقابلہ طبیعت پانی کی کرتی ہے اور قاعدہ ہے کہ پانی ڈالنے سے بڑی بڑی آگین بجہکر فنا ہو جاتی ہین اور ابر تو تمام پانی ہی پانی ہے اوسمین ایسا شعلہ آگ کا کیسے ہو سکتا ہے۔ تیسرے یہ کہ آگ کا کوئی رنگ تمہارے نزدیک نہین پس اگر تسلیم بہی کرلین کہ رگڑے کی قوت سے آگ پیدا ہوتی ہی تو یہ سرخ رنگ کہان سے آتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اسقدر پانی مین آگ کا پیدا ہونا بجز صنعت قادر مطلق کے نہین ہو سکتا۔

دلیل (۲۳۲) بجلی باوجودیکہ ابرمین پیدا ہوتی ہے پہر اوسکی طبیعت اس آگ سے جو ہمارے پاس موجود ہے کیون زیادہ ہوتی ہے حتی کہ دریا مین گرکر مچہلیون کو جلا دیتی ہے پس معلوم ہوا کہ اوسمین اسقدر قوت اور حدت اور احراق اوسی مخصص خلاق کی صنعت کاملہ سے ہے۔

دلیل (۲۳۳) اسمین کوئی شک نہین کہ نطفہ کی اجزاء حس مین متشابہ ہوتے ہین اگر فی الواقع بہی متشابہ ہون تو یہ اعتراض لازم آتا ہے کہ انسان کی کروی شکل کیون نہوی اور اگر واقع مین مختلف اجزاء ہین تو چاہئے کہ ہر جزر کی طبیعت مدبرہ اوسکو بشکل کرہ بناتی اور حیوان بشکل چند کرات متصلہ ہوتا پس معلوم ہوا کہ صانع قدیر کی صرف حکمت وصنعت ہے۔

دلیل (۲۳۴) ابتداء فطرت مین نفس انسانی بہت ہی کم فہم بہ نسبت دوسرے حیوانات کی ہوتا ہے

دیکھو مرغی کا بچہ جس وقت انڈے سے نکلتا ہے اپنے دوست اور دشمن مین تمیز کرتا ہے بلی سے بھاگتا ہے اور ماں کی طرف پناہ لیتا ہے اور غذا موافق و غیر موافق مین بھی تمیز کرتا ہے لیکن انسان کا بچہ اول اول بالکل بے سمجھ ہوتا ہے پھر جسقدر بڑھتا ہے اوسیقدر زیرک اور سمجھدار ہوتا ہے حتی کہ آسمان و زمین کی مساحت کرنے پر قادر ہوتا ہے اور معرفت ذات و صفات باریتعالی کر سکتا ہے اور ارواح اور اجسام اور افلاک اور عناصر وغیرہ کی شناخت کر سکتا ہے اور دین الہی مین طرح طرح کی شبہات اور خصومات کرنے لگتا ہے یہانتک کہ قدرت آلہی کو فراموش کر کے اوسکا انکار کرنے لگتا ہے ذرا اپنے حال پر غور نہین کرتا کہ نطفہ کیسے حالت سے اس کمال کو کس نے اوسکو پہونچا دیا وہی اللہ تعالی۔

دلیل (۲۳۵) معدہ کی نیچے جانب ایک سوراخ ہے جسمین سے فضلہ غذا کا آنتون کیطرف جاتا ہے آدمی جسوقت غذا کہاتا ہے تو وہ سوراخ بالکل بند رہتا ہے جبتک کہ معدہ مین غذا ہضم ہو پھر اوس غذا کا صاف شدہ جگر کے طرف جاتا ہے اور ثفل وہین رہ جاتا ہے اوسوقت وہ سوراخ کہلتا ہے اور وہ ثفل اوسمین اُترتا ہے پس یہ مصلحت بند ہونے اور کھلنے کی بجز حکیم مطلق کے کون کر سکتا ہے۔

دلیل (۲۳۶) جگر مین ایک قوت جاذبہ رکھی گئی ہے جو اجزاء لطیفہ غذا کو کہینچ لے اور اجزاء کثیفہ کو نہ کہینچے اور آنتون مین ایسی قوت رکھی گئی ہے جو اجزاء کثیفہ کو کہینچے اور اجزاء لطیفہ کو نہ کہینچے اگر بالعکس معاملہ ہوتا بدن کے مصالح کیونکر ہوتے اور اس ترکیب کا انتظام فاسد ہو جاتا پس یہ تدبیر بھی اوسی مدبر حقیقی کیوجہ سے ہے۔

دلیل (۲۳۷) جگر مین قوت ہاضمہ رکھی ہے کہ اوسمین وہ اجزاء لطیفہ پختہ ہو کر چارون اخلاط بنین اور پتے مین صفراء زائد کے جذب کرنے کی قوت ہے اور تلی مین سوداء زائد کے جذب کرنیکی قوت اور گردہ مین زیادہ مائیت کو جذب کرنے کی تاکہ خون صاف ہو کر غذاء بدن ہو پس تخصیص ہر ایک عضو کی اس قوت اور خاصیت سے تقدیر حکیم علیم سے ہے۔

دلیل (۲۳۸) جسوقت بچہ رحم مادر مین ہوتا ہے تو خون کا وہ حصہ اوسطرف جاتا ہے کہ وہ بچہ کے نشو و نما مین صرف ہو اور جب بچہ جدا ہو کر نکلتا ہے تو وہ حصہ پستان کیطرف جاتا ہے تاکہ اوس سے دودہ بنکر اوس بچہ کی غذا ہو اور جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے تو وہ خون نہین جاتا لہذا اس خون کا ہر وقت مین موافق مصلحت اور حکمت کے اعضا پر گرنا تدبیر آلہی پر پورا گواہ ہے۔

دلیل (۲۳۹) جب دودہ پستان مین پیدا ہوتا ہے تو حکمت آلہی سے اوسمین باریک سوراخ اور مسام ہو جاتے ہین کہ بدون چوسنے اور نچوڑنے کے اونمین سے دودہ نہین نکلتا پھر وہ دودہ نکلتا ہے

جو نہایت لطیف اور خالص ہوتا ہے اور کثیف وہین رہ جاتا ہے اسی حکمت کیواسطے موں٘ہہ پر پستان کے باریک سوراخ رکہا ہے تاکہ لطیف نکلے اور کثیف نہ نکلے بہلا ایسی حکمت والا اور کون ہے سبحانہ۔

دلیل (۲۴۰) بچہ کو دودہ کہینچنے کا الہام کر دیا گیا ہے کہ پیدا ہوتے ہی جب ماں اوسکو دودہ دے فوراً پینے لگتا ہے پس اگر خالق مختار بچہ کو تعلیم نہ کر دیتا تو دودہ پستان مین بیکار رہتا۔

دلیل (۲۴۱) دودہ کی پیدایش بہی نباتات اور پانی سے ہے حالانکہ دودہ مین تین اجزا متضاد ہین جو نباتات اور پانی مین نہ تہے ایک روغن حار رطب دوسرے مائیت بارد رطب تیسرے اجزاء پنیری جو بارد یابس ہین پس بعض اجسام کا بعض اجسام سے ظاہر ہونا حالانکہ اون دونون مین مناسبت نہین بسبب تخلیق رب العباد ہی ہے جو واسطے مصالح عباد کے اسقدر عمدہ تدبیرات کرتا ہے۔

دلیل (۲۴۲) شہد کی مکہی مین چند اوصاف عجیب ہین ایک یہ کہ وہ اپنے خانے مسدس بناتی ہے اگر سوائے مسدس شکل کے دوسری اشکال پر وہ خانے ہوون تو درمیان مین فرجہ بیکار باقی رہے پس اس جانور کو ایسی حکمت عجیب کی عنایت کرنا عجیب قدرت ہے دوسرے یہ کہ اون مسدس خانون کے ضلع ایسے برابر ہوتے ہین کہ ذرا کمی بیشی کسی ضلع مین نہین ہوتی اور انسان مین جو بڑے عقلا ہین وہ بہی ایسی بنا بدون مسطر اور پرکار کے نہین بنا سکتے تیسرے یہ کہ ایک مکہی اونمین سبکی سردار ہوتی ہے اوسکا حکم سب مکہیون پر جاری رہتا ہے اور سب اوسکے خدمتگار ہوتے ہین اوسکو سوار کرکے مکہین کو لیجاتے ہین۔ چوتہے یہ کہ جب وہ اپنے آشیانہ سے نفرت کرکے چلی جاے تو سب اوسکے ساتہہ جاتے ہین اور جب اونکو پہر بلانے کا ارادہ کرے کہ وہ پہر آجاوین تو طنبورہ اور موسیقاری آلات بجاتے ہین اس حیلہ سے پہر وہ اپنے آشیانہ کے طرف رجوع کرتے ہین۔ پس اس مکہی مین ایسی زیرکی اور ایسے حالات عجیبہ رکہدینا صانع حکیم کا فعل نہین تو پہر کس کا ہے۔

دلیل (۲۴۳) فن طبعی کی جاننے والی حکما کہتے ہین کہ ثقیل ہمیشہ نیچے اور خفیف اوپر ہوا کرتی ہے اور زمین سب سے زیادہ ثقیل ہے پہر پانی ہے اور سب سے زیادہ خفیف آگ ہی پہر ہوا اسیواسطے تمام عناصر مین آگ سب سے اوپر ہے اور زمین سبکے نیچے ہی حالانکہ خلقت انسان مین صانع مختار نے اس ترتیب کو قلب کر دیا ہے کہ اوس مین سب سے اوپر ہڈی اور بال ہین جو بارد یابس بمنزلہ زمین ہین پہر اوسکے نیچے دماغ ہے جو بارد رطب بمنزلہ پانی کے ہے پہر اوسکے نیچے حار غریزی قلب ہے جو حار یابس بمنزلہ نار کے ہے پس اعلی کو بمنزلہ زمین اور اسفل کو بمنزلہ نار قرار دیا تاکہ معلوم ہو کہ یہ سب قادر حکیم رحیم کی تدبیر ہے نہ کہ طبیعت یا علت کا اقتضا ہے حاشا و کلا۔

دلیل (۲۴۴) ہر جسم ان اجسام مین سے ساتہہ ترکیب اور قوت اور ہدایت خاص کے موصوف ہے پس

ان کا موصوف بان صفات ہونا واجب ہوگا یا جائز واجب ہونا باطل ہے کیونکہ ہم ان اجسام کو بعد موت کے
ان ترکیب اور قوی سے علحدہ مشاہدہ کرتے ہین - پس معلوم ہوا کہ جائز ہے اور جائز امر کے واسطے مرجح
ضرور ہے اور وہ مرجح انسان یا اوسکے والدین نہین ہوسکتے کیونکہ ایسے افعال کو قدرت اور علم اون مصالح
اور مفاسد کا درکار ہے جو اوس مین ہین اور یہ دونون باتین انسان مین مفقود ہین اسلئے کہ انسان بعقل
عقل اوسکے ایک بال کو بھی نہین بدل سکتا اور منافع اور مصالح اعضا کو کتب تشریح کا مطالعہ کرکے بھی سکتا
قدرے قلیل ہی جانتا ہے پس اس ترتیب اور تدبیر کا متولی کوئی موجود دوسرا ہے اور وہ موجود جسم نہین ہے کیونکہ
کیونکہ تمام اجسام جسمیت مین مشترک ہین پس جو جسم تاثیر خاص رکھتا ہو اور دوسرے کو حاصل نہ ہو اوسکا موثریت
خاص سے اختصاص امر جائز ہوگا اور جب جائز ہوا تو دوسرے سبب کا محتاج ہوگا اور دور یا تسلسل تو محال ہین
پس ضرور ہے کہ سلسلہ حاجات کسی ایسے موثر اور مدبر موجود پر ختم ہو جو جسم اور جسمانی نہو پھر تاثیر اوس موثر کی یا بالذات
ہوگی یا بالاختیار اول تو محال ہے کیونکہ مضطر موثر درمیان ایک مثل اور دوسرے مثل کے تمیز اور فرق نہین
کرسکتا اور اجسام سب جسمیت مین مساوی تھے پس بعض کو فلکیت سے اور بعض کو عنصریت سے اور بعض کو نباتیت سے اور بعض کو
حیوانیت سے کیونکر خاص کیا پس ثابت ہوا کہ مدبر اور قادر اور عالم سے ایسے افعال عجیبہ صادر ہوتے ہین اگر اوس مدبر کو
ضرور ہے کہ واجب الوجود ہو ورنہ دوسرے مدبر کا محتاج ہوگا اور تسلسل محال لازم آئیگا اور بعض مین قادر عالم مدبر ثابت ہوا تو سب مین بھی یہی ضرور ہے
دلیل (۲۴۵) ظل یعنے سایہ درمیان ضوء خالص اور ظلمت خالص کے امر متوسط ہے یعنی وہ شے جو
ظہور فجر سے طلوع آفتاب تک یا وہ کیفیت جو گھر کے اندر یا دیوار کے نیچے ہوتی ہے سو یہ حالت احوال مین عمدہ
ہے کیونکہ ظلمت خالص سے طبیعت اور حواس کو کراہیت اور نفرت ہوتی ہے اور ضوء خالص وہ کیفیت
ہے جو آفتاب سے فائض ہوتی ہے اوس سے گرمی اور تیزی پیدا ہوتی ہے جو حس اور بدن کو ایذا دیتی ہے پس
بہتر حالات کا ظل ہوا اور جسطرح ظلمت کے وجود سے نور کی شناخت ہے اوسیطرح نور سے سایہ کی شناخت
ہے اگر آفتاب نہوتا سایہ کیونکہ پہچانا جاتا آفتاب کے نکلنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سایہ کا بھی وجود اور ماہیت
ہے کیونکہ ضوء پڑنے سے وہ حالت جاتی رہتی ہے اور ہر شے کی معرفت ضد سے ہوتی ہے پھر سایہ کو تھوڑا
تھوڑا گھٹا کر ظلمت خالص کردیجاتی ہے اگر یکایک زائل کردیا جاتا تو امر معاش مین خلل واقع ہوتا پس حصول ظل
اگر واجبات سے ہوتا تو زوال پذیر نہ ہوتا اور متغیر نہ ہوتا کیونکہ واجب متغیر نہین ہوتا پس وجود اوسکا بعد عدم کے
صانع قادر علیم کی وجہ سے ہے -
دلیل (۲۴۶) آدمی بجز انزال منی کے کچھہ نہین کرسکتا نہ اوسکو منی بنانے کا اختیار ہے اور نہ اوس منی سے

کوئی شکل بنا سکتا ہے پس اگر نطفہ سے پہلے باپ اور باپ سے پہلے نطفہ کہا جاے تو عقل حکم کرتی ہے کہ نطفون اور باپون کا سلسلہ ایسے خالق پر ختم ہو جو مخلوق نہ ہو اور یہ شان صانع قدیم ہی کی ہے بہرحال جو طریقہ نظر اور فکر کا اختیار کیا جاوے انتہا اوسکی طرف بارے تعالی کے ضرور ہے پس منی جو ہضم رابع کا فضلہ ہے اور جسم مین اوسکو بوجہ اتصال کے حیات حاصل تہی جب جدا ہوی تو فضلہ ٹہکی اور مردہ سی ہوگی رحم مین جاکر بعد کو موںہہ رحم کا بند ہو گیا اور قدرت آلہی نے اوسکے اطوار بدلائے اور نو مہینہ مین پشم و گوشت و تمام اعضا تیار کر کے ذی روح بنا کر اوسکو باہر نکالا اب بھی آدمی انکار کرے تو خدا حافظ۔

دلیل (۲۴۷) انسان کی حرکت کہیتی کرنے مین صرف اسقدر ہے کہ وہ زمین کو کسی آلہ سے کہود کر اوسمین بیج ڈالدے جسکو حرث کہتے ہین لیکن نبات کا نکالنا اور موٹا کرنا اور کہڑا رکہنا اور اوس مین دانہ پیدا کرنا جسکو زراعت کہتے ہین یہ کام انسان کا نہین ہے بلکہ خالق انسان کا کام ہے تاکہ انسان کی غذا اور اوسکے چوپایوں کی واسطے چارہ ہو

دلیل (۲۴۸) پانی جو آسمان سے برستا ہے یا زمین کہودنے سے ظاہر ہوتا ہی اوسکو شیرین موافق ذائقہ انسان اور مناسب بدرقہ غذا کرنا آدمی کا کام نہین بلکہ خالق کل کی رحمت و عنایت سے ہے۔

دلیل (۲۴۹) لکڑی کا پیدا کرنا جسمین آگ خوب لگتی ہے اور پکانے مین کام آتی ہے یا آگ پہونکنے سے شعلہ کو نکالنا جو طبخ مین اعانت کرتا ہے یا پتھری سے آگ نکالنا سواے خالق کے کسیکا کام نہین۔

دلیل (۲۵۰) انسان باوجودیکہ اشرف المخلوقات تسلیم کیا گیا ہے اسقدر کثیر الحاجات ہو کہ کوئی دوسرا جاندار اسقدر نہین کیونکہ انسان کو لباس قطع خاص اور سیون خاص کا ضرور ہے ورنہ اوسکو تکلیف ہوتی ہے اسیطرح کہانا اوسکا بڑی دقتون اور جانفشانی سے تیار ہوتا ہے ورنہ تکلیف ہو اور بیمار ہو جاے تو پہر کہٹا بیٹہا نمکین بھی انسان ہی کو چاہیے اور جانور بجز کہانے پینے کے ان تکلفات کی محتاج نہین۔ پہر سواری مکان شادی غمی کے قصے انسان کے ذمہ اسقدر لگا دیے گئے ہین جن سے اوسکی شرافت خاک مین ملگئی علاوہ اسکی بھوک پیاس پاخانہ پیشاب صحت مرض گرمی سردی حرص و ہوا بہت سی موکل اسکے پیچہے لگے ہوے ہین جس سے اوسکی فہم و دانش کو نقصان پہونچا پس معلوم ہوا کہ انسان کے اوپر کوئی ایسا حاکم ہو جو مثل قیدیون کے اس سے کام لیتا ہے اور چین سے نہین رہنے دیتا تاکہ مغرور نہو جاے۔

دلیل (۲۵۱) عالم مین جسطرف نظر ڈالئے ذلت و خواری ٹپکتی ہے آسمان چاند سورج ستارونکو دیکہیے تو ایک حال پر قرار نہین کبھی عروج کبھی نزول کبھی طلوع کبھی غروب کبھی گہن ہے کبھی نور آگ کو دیکہیے تو بیقرار ہے کہ تہامے نہین تہمتی ہوا کا یہ حال ہو کہ کبھی حرکت کبھی سکون اور حرکت بھی ہے تو کبھی شمال کبھی پچہم کو مارے مارے پہرتی ہے

اور پانی کا کرہ ہوا کے دہکون سے کہین کا کہین نکلا جاتا ہے اور زمین کو بھی بیتی کے سوا لاچاری اسدرجہ کو ہے کہ اوس پر کوی اگتا ہے کوی موتا ہے کوی کہوتا ہے کوی بہرتا ہے اور نباتات کا کبھی چھوٹا ہونا کبھی بڑھنا کبھی تر ہونا کبھی خشک ہوجانا اور اسپر اسقدر طرحطرح کے پہول پہل باوجود آب وخاک کے ایک ہونیکے لگتی ہین کہ ایک دوسرے سے نہین ملتا علی ہذالقیاس حیوانات علی الخصوص افراد بشر کے سب اربع عناصر ہی سے مرکب ہین شکل وشمائل خو بو خاصیت مزاج مین اتنے مختلف ہین کہ کہا نہین جاتا پس معلوم ہوا کہ صانع مختار نے ہر شے کو امتیاز و اندازہ خاص بخشا ہے

دلیل (۲۵۲) وجود عالم کی ذات سی ایک جدی چیز ہے ورنہ یون نہین ہوسکتا کہ ایک شی کبھی موجود ہوا اور کبھی معدوم بلکہ ہمیشہ ہمیشہ موجود رہتی مع ہذا سب کا وجود یکسان نظر آتا ہی جسطرح آسمان وزمین کو موجود کہتے ہین ویسے ہی ہمین تمہین موجود کہتے ہین وہان وجود کا کچہ اور نام نہین یہان کچہ اور نہین ہوگیا بلکہ جیسے دہوپ کہین ہو دہوپ ہی کہینگے ویسے ہی عالم مین ہر جگہ وجود کو وجود ہی کہینگے ہان جیسے دہوپ وسیع صحن مین آتی ہی اور دیر تک رہتی ہی اور صحن تنگ مین آتی ہی اور تہوڑی دیر رہتی ہی ایسے ہی آسمان وزمین کا وجود بڑا ہے اور دیرپا ہی اور ہمارا تمہارا وجود کم ہے چندان دیرپا نہین القصہ وجود کے مشترک ہونے سے معلوم ہوا کہ وجود عالم مین اور خود عالم مین فرق ہے یہ دونون ایک شی نہین پس چونکہ ایک شی کبھی موجود اور کبھی معدوم ہوتی ہی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ وجود عالم ایک خارجی چیز ہے اصلی اور ذاتی نہین اور وجود عالم عارضی اور خارجی اور مستعار ٹہرا اصلی اور ذاتی نہوا تو ہم بقیاس اس بات کے کہ جیسے گرم پانی کی گرمی جو عارضی خارجی مستعار ہی آگ کی عطا کی ہوی ہی جسکی گرمی اصلی اور ذاتی ہی یا جیسے قلعی دار آئینہ کا نور جو آفتاب کے مقابل ہوا اصلی نہین بلکہ آفتاب کا فیض ہی جسکا نور اصلی اور ذاتی ہی بالیقین یون سمجہ مین آتا ہے کہ ایسے ہی عالم کا وجود جو اصلی اور ذاتی نہین ایک شی عارضی ہی کہین خارج سی ایسے موجود سی ملا ہوگا جسکا وجود اصلی ہوگا اور وہ بجز صانع کے اور کون ہی اوسکو ہم خدا کہتے ہین ۔

دلیل (۲۵۳) ارکان چار ہین جنکے اختلاط سی کائنات کی انواع مختلفہ پیدا ہوتی ہین چنانچہ معادن اور نباتات اور حیوانات کی اقسام و انواع انہین چار ارکان سی بنے ہین دو رکن انمین سے خفیف اور دو رکن ثقیل ہین نار بہ نسبت ہوا کے زیادہ خفیف ہی اور خاک بہ نسبت پانی کے زیادہ ثقیل ہی اسلیئے زمین کا مقام طبعی درمیان کل اجسام کی مرکز عالم ہے وہ اپنے مقام مین ساکن ہی اور جب جدا ہوتی ہی تو اپنے مقام کیطرف حرکت بالطبع کرتی ہی اور جب کوی خارجی سبب اوسکو متغیر نہ کرے تو اوس سی برودت اور یبوست محسوس ہوتی ہی اسکا وجود کائنات مین بغرض ثبات وحفظ اشکال وہیئات وفرش ومسکن حیوانات ہونیکے ضرور ہی دوسرا رکن ثقیل پانی ہی جو زمین کی اوپر ہوا کی نیچے ہی اور پانی کی طبیعت بارد رطب محسوس ہوتی ہی جبکہ کوی سبب خارجی اوسکو متغیر نہ کرے اور پانی کا وجود کائنات مین اس غرض سے ہے

کہ اوسکی وجہ سے شکل اور صورت اور تمدد و آبسیانی ہوتا ہی تیسرا رکن خفیف ہوا ہے اوسکی طبیعت بشرط عدم مانع کے حار رطب ہی اور ہوا کا وجود کائنات مین بغرض تخلخل و خفت و لطافت ضرور ہی اور جو تہا رکن خفیف نار ہی اگر چارون ارکان کو اپنی حالت پر چہوڑ دیا جاوے اور کوی مانع خارجی نہو تو خاک نیچے اور پانی اوسکے اوپر اور ہوا پانی پر اور نار ہوا کے اوپر ہوگی اور نار کی طبیعت حار یابس ہی اور اوسکا وجود کائنات مین واسطے نضج و طبخ و تلطیف کی ضرور ہی اور ہوا اور نار واسطے پیدا ہونے ارواح اور مزاج کی اور اونکی حرکت کی اور حرکت اعضا کی اعانت کرتی ہین اور زمین اور پانی نفس اعضا کی پیدایش مین زیادہ دخل رکہتی ہین کیونکہ تمام اعضا پر اجزا ارضی و مائی غالب ہین یہ چار ارکان جب باہم خوب مل جاتے ہین اور ہر ایک دوسرے کی کیفیت کی غلبہ کو توڑ دیتا ہے تو ایک کیفیت متوسط متشابہ تمام ارکان مین برابر پیدا ہوتی ہی اوسکو مزاج کہتے ہین ہر مرکب کی بقا بظاہر اعتدال مزاج سے ہی اور جب مزاج اپنے اعتدال سے جو اوسکے افعال کیواسطے دیا گیا ہی منحرف ہو جاوے یا زائل ہو جاوے تو وہ مرکب فاسد اور خراب ہو جاتا ہی اور اوس سے افعال اوسکے کما ینبغی صادر نہین ہو سکتی دوسرے اوس مرکب کی بقا بظاہر اعتدال ترکیب سے بھی ہی اگر ترکیب مین فرق ہو تو وہ مرکب اپنے افعال کما ینبغی نہین کر سکتا ہی اسلیئے انسان مین صحت کا مدار اعتدال مزاج اور استوار ترکیب پر ہی اگر ان دونون مین سے کسی مین فرق پڑ جاوے تو انسان مریض ہو جاتا ہی اسیطرح ہر حیوان کو ایک مزاج خاص عطا ہوا ہی جسکی وجہ سے اوسکے افعال مناسب صادر ہوتے ہین اور انسان مین اعضا مختلف ہین بعضے حار یابس اور بعض حار رطب اور بعض بارد یابس اور بعض بارد رطب ہین پھر ان کیفیات مین بھی زیادتی اور کمی مدارج کثیرہ ہین اور ہر ایک عضو کی صحت اوسی درجہ کی کیفیت مین منحصر ہی جو اوسکو عطا ہوی ہی اگر ایک عضو کا مزاج دوسرے عضو کا سا ہو جاوے تو وہ عضو مریض ہو جاویگا پہر کوئی شخص بچہ اور کوی جوان اور کوئی بڈہا مختلف اسنان و حالات کی اشخاص موجود ہین ایک زمانہ انسان پر ایسا گزرا ہی کہ اوسمین اس شخص کا کچہ ذکر تذکرہ بہی نہ تہا پہر پیدا ہوکر ترقی کرنے لگا ابتدا اور تزاید اور توقف اور انحطاط کا زمانہ ہر انسان کی واسطے ضرور ہی پہر وہی غذا ہر آدمی کہاتے ہین اور ہر ایک مین جدا جدا اثر اوسکا ظاہر ہوتا ہے پس کثرت اختلاف و امتیاز و کمال مصلحت و انتظام اجسام و افعال و آثار مین بجز صانع مختار واحد قہار کی طبائع و بخت و اتفاق سے کیونکر ممکن ہے۔

دلیل (نمبر ۲۵) انسان جب غذا کہاتا ہی تو معدہ مین وہ غذا طبخ پا کر مثل آش جو کے ہو جاتی ہی اور فضلہ اور کثیف برازی جو بذریعہ امعا یعنی آنتون کی نکل جاتا ہی اور صاف شدہ لطیف بذریعہ ماساریقا کے جو درمیان جگر اور معدہ کی متصل ہین جگر مین جاکر دوسرا طبخ پاتا ہی وہان چار اخلاط خون صفرا بلغم سودا اوس لطیف کیلوس سے بنتے ہین جو معدہ سے جگر مین آیا تہا ہضم اول کو کیلوس اور ہضم ثانی کو کیموس کہتے ہین خون گرم و تر اور صفرا گرم و خشک اور بلغم سرد و تر اور سودا سرد و خشک ہی انکا فضلہ بول ہی جو گردہ اور مثانہ کے راستہ سے ہوتا ہوا باہر نکل جاتا ہی اور جگر کی مقعر جانب سے

ماساریقا رگین جو معدہ اور امعا کیطرف واسطے جذب کرنے لطیف کیلوس کے لگی ہوئی ہین اور منہ ۔ جگر سے بڑی رگ نکلی
ہے جسکو اجوف کہتے ہین اوسکی دو شاخ ہوئی ہین ایک اجوف صاعد دوسری اجوف نازل انہین دو رگون سے شعبے
در شعبے نکل کر تمام بدن مین پھیلی ہین ان رگون کو اوردہ کہتے ہین اور جگر کے نیچے مرارہ لگا ہوا ہے جسکو پتہ کہتے ہین وہ
اسی غرض سے لگایا گیا ہے تاکہ زائد صفرا کو جذب کرلے اور وقت حاجت اوسکے ایک حصہ صفرا کا آنتون پر
ٹپکتا ہے جس سے انسان کو حاجت جانے ضرور مجبور کرتی ہے اور بائین طرف معدہ کے تلی ہے وہ اسواسطے پیدا کی گئی
ہے کہ زائد سودا کو جذب کرلے اور وقت بھوک کی تھوڑا سا خم معدہ پر ڈالدے جسکی وجہ سے اشتہا پیدا ہو ان رگون مین اخلاط
کو تیسرا ہضم ہوتا ہے اس ہضم کا فضلہ پسینہ ہے ان اخلاط کو رطوبات اولی بھی کہتے ہین کیونکہ رطوبات ثانیہ اولی کے بعد ہین ان
ثانیہ کی دو قسم ہین یا فضول ہونگی یا غیر فضول اور غیر فضول کی چار قسم ہین اول وہ رطوبت ہے جو باریک رگون مین
گرنے کے قریب ہے دوسری وہ رطوبت جو مثل شبنم کی اعضا پر چھپی ہوئی ہے تیسری وہ رطوبت جو قریب الانعقاد
ہے چوتھی وہ رطوبت جس سے اتصال اعضا ہے اوسکا مبدا ابتدا تکون مین نطفہ ہے جو اخلاط سے بنتا ہے اور جب یہ رطوبت تمام
اعضا پر گرتی ہے تو اعضا مین چوتھا ہضم اوسکو لاحق ہوتا ہے جسکا فضلہ میل منی ہے اور ہر عضو مین جذب نافع اور دفع ضار
کی قوت ہے اور امساک اور ہضم کی بھی قوت ہے اور انسان کو بجز تحریک لقمہ اور کچھ نہین آتا پھر کون اوس غذا کی جدا جدا اجزا
و فضلات کرکے فضلات کو اونکے مدافع سے دور کرتا ہے اور عمدہ اجزا کا ہر ہر عضو کے واسطے علیحدہ علیحدہ حصہ روانہ کردیتا ہے
بھلا قوے مین اتنی تمیز اور اتنا علم کہان اون کو تو مجازاً فاعل کہتے ہین تاکہ فاعل حقیقی کی مجازی سے شناخت ہو
المجاز قنطرۃ الحقیقۃ۔

دلیل (۲۵۵) اعضا کی غذا مین خون اصل ہے اور باقی اخلاط مثل ابازیر و مصالح کے ہین اور انہین اخلاط کی غلیظ
اور کثیف سے اعضا۔ اور لطیف سے روح حیوانی وطبعی ونفسانی بنتی ہے کیونکہ انسان کو تین قوتونکی ضرورت ہے ایک وہ قوت
ہونی چاہیے جس سے تعفن اور فساد سے محفوظ رہے اور دوسری وہ قوت ہونی ضرور ہے جس سے نافع وضار کی تمیز اور ادراک ہو اور اوسکو
حرکت کرکے لیوے یا اوس سے جدا ہوجاوے اور تیسری وہ قوت ضرور ہے جس سے اوسکا نشو ونما اور تغذیہ ہو۔ اول کو قوت حیوانی
اور دوسری کو نفسانی اور تیسری کو طبعی کہتے ہین اور ہر قوت کیواسطے محل اوسکا ضرور ہے پس روح حیوانی ونفسانی وطبعی
ان تینون قوتونکا محل ہے اور روح حیوانی قلب مین اور نفسانی دماغ مین اور طبعی جگر مین پیدا ہوتی ہے اسلیئے ان کو
اعضا رئیسہ کہتے ہین اور قلب سے جو رگین نکلی ہین اونکا نام شرائین ہے اونکا کام یہ ہے کہ خون لطیف کی ہمراہ روح حیوانی کو
تمام بدن مین پہونچادین جس سے حیات باقی رہے اور دماغ سے اعصاب نکلی ہین جن کو پٹھے کہتے ہین اونکا کام روح نفسانی
یعنی مدرکہ کو اور روح محرکہ کو تمام بدن مین پہونچاتا ہے جسکی سبب ادراک اور حرکت اعضا مین ہے اور جگر سے جو رگین نکلی ہین

انکو اور وہ سب کہتے ہین اونکا کام روح طبیعی کو ہمراہ خون کی تمام بدن مین پہونچانا ہی بس یہ انتظام بجز قادر مختار علام
سکے کون کر سکتا ہی۔

دلیل (۲۵۶) بدن مین بعض اعضا مفرد اور بعض مرکب ہین مفرد اعضا جیسے ہڈی نرم ہڈی رگ۔ شریان عصب۔ رباط۔ جہلی۔ گوشت۔ وتر۔ عضلہ۔ چربی ہین۔ ہڈی کو بدن کی بنیاد اور حرکت کا ستون اور اعضا کے ٹکنے کو سخت پیدا کیا گیا ہے اور غضروف یعنی نرم ہڈی کو سخت اعضا اور نرم مین واسطہ کرنے کو بنایا گیا ہی تاکہ ہڈیونکا اتصال نرم اعضا سے اچہا ہو اور ایک دوسرے سے ایذا نہ پاوے چنانچہ غضروف خنجری سینہ کی ہڈیون کے نیچے اور شراسیف وغیرہ اسلئے پیدا کئے گئی ہین اور عصب کا منبت دماغ اور نخاع ہی وہ اسلئے پیدا ہوئی ہین کہ اعضا کی حس و حرکت اونسے تمام ہو اور وتر عضلہ کی طرف کہتے ہین وہ پٹہے کے ریشونسے اور رباط سے درجوبے حس پیدا کئے گئے ہین تاکہ حرکت سے اون کو ایذا نہ ہو) مرکب ہی اور اعضاء متحرکہ سی ملکر اونکو کبہی سمیٹتے ہین اور کبہی کہول دیتے ہین اور رباطات جو ہڈی سے نکلے ہین وہ جو عضلات کیطرف آئی ہین اعصاب سی ملکر شاخدار ہوکر اون شاخون کی درمیان گوشت بہر جاتا ہی پہر اون شاخون (کنارہ پر بٹی ہوئی) کو وتر اور اوس گوشت کو عضلہ اور جہلی کہتے ہین جسکی تشنج سی وتر کو تشنج ہوتا ہی اور وتر کی تشنج سے عضو کو تشنج ہوتا ہی اور وہ عضو سمٹ جاتا ہی اور جب عضلہ کو استرخا ہو تو وتر بہی ڈہیلا ہو جاتا ہی اور وہ عضو بہی مسترخی ہوکر سیدہا ہو جاتا ہی پہر عجب یہ ہی کہ انسان جس عضو کی حرکت کا ارادہ کرے اوسی عضو کی عضلات اور اوتار حرکت انقباضی و انبساطی کرینگی دوسرے عضو کی عضلات و اوتار حرکت نہین کرینگے پس صرف ارادہ انسان کے ہر عضو کا تابع ہو جانا باوجودیکہ انسان نہین جانتا کہ کونسے عضلہ اور وتر کو حرکت دے مگر اوسی عضلہ اور وتر کا حرکت کرنا منجملہ عضلات و اوتار کثیرہ کی صنعت صانع حکیم مطلق نہین تو اور کیا ہے۔

دلیل (۲۵۷) انسان کی بعض ہڈیین بدن کیواسطے اساس و بنیاد ہین چنانچہ پیٹہہ کی فقرات بمنزلہ اوس لکڑی کے ہین جو کشتی بنانے مین اول نصب کیجاتی ہی مگر چونکہ کشتی سی ثبات مقصود ہوتا ہے اور موڑنا اوسکا مطلوب نہین اسلئے اوسمین ایک ہی لکڑی رکہی جاتی ہے برخلاف انسان کے کہ اوس مین اگلی اور پچہلی جانب اور یمین و یسار کے طرف میلان مقصود ہے اسلئے فقار صلب (یعنے پیٹہ کے منکے) متعدد جوڑ والے بنائے گئے تاکہ ہر طرف حرکت کرنے مین آسانی ہو۔ اور بعض ہڈیین بمنزلہ ڈہال کے ہین چنانچہ دماغ کی دو ہڈی اوپر والے اور چارون طرف والے بمنزلہ سپر واقع ہین کیونکہ دماغ کا مقام اعلی رکہا گیا ہے تاکہ حواس بسہولت جاسوسی کرسکین اور دماغ کا جوہر نہایت نرم تہا لہذا اوسکو ایسی شے کی حاجت ہوئی جس سے اوسکی حفاظت بخوبی ہو۔ اور بعض ہڈیین بمنزلہ ہتیار کے ہین جس سے صدمہ اور ایذا دفع ہو چنانچہ فقار صلب پر ساہن لگی ہوئی ہین۔

مثل کانٹون کی جن سی صدمہ کسی شے کا نہین ہوتا۔ اور بعض ہڈیین مثل بہراو کے ہین جو انگلیون کی فرجون مین مثل تل کے بہرے ہوے ہین تاکہ اونگلی کے جوڑون مین باہم خراش نہو۔ اور بعض ہڈیین اون اعضا کیواسطے ٹیکہ ہین جو محتاج علاقہ کی ہین چنانچہ عظم لامی واسطے عضلات حنجرہ اور زبان کے علاقہ ہی تاکہ دونون انبساط وانقباض کے وقت اس ہڈی پر بہروسہ کرین۔ اور بعض ہڈیین مثل گزرگاہ اور دہلیز کے ہین چنانچہ ناک کی ہڈی کہ اوس سے فضول دماغی خارج کیطرف اور ہوا داخل کیطرف گزرتی ہی اور بعض ہڈیین بمنزلہ بنیاد و چوب مکان کی ہین جس سے عمارت جمی رہتی ہے اور ادہر اودہر مائل نہین ہوتی چنانچہ دماغ کے نیچے کی ہڈی جسکو قاعدہ کہتے ہین یمین و یسار کی دو دیوار اور پچہلی دیوار اور فک اعلی کی ہڈیین اوس سے متصل ہین اسیطرح ایڑی کی ہڈی جسکو عقب کہتے ہین اسی غرض سے لگائی گئی ہی تاکہ آدمی وقت قیام کے پچہلی طرف نہ مائل ہو اور زوجین کی ہڈیین جو کنپٹی پر لگی ہین گو واسطے بدنمائی دور کرنے کے ہین مگر اونسے یہ بڑا فائدہ ہی کہ وہ عصبہ جو فک اسفل کیطرف واسطے چابنے کی کنپٹی پر ہوتا ہوا آیا ہی زوجین کے نیچے محفوظ رہے اور جو ہڈیین کہ اون سے صرف اعتماد اور ثبات یا حفاظت مقصود ہی اور حرکت مقصود نہین اونکو مصمت یعنی ٹہوس بہرا ہوا بنایا گیا ہی اگرچہ اونمین مسامات اور فرجی واسطے غذا لینے کی ضرور ہین چنانچہ سر کی فکین اور ہڈیین اور انگلیونکی جوڑونکی عظام اور جن ہڈیونسے حرکت بہی مقصود ہی اور ثبات چندان مقصود نہین اونکو ہلکا اندر سے خالی رکہا گیا ہی اور خلو کو مغز سے بہر گیا ہی تاکہ اوسکو غذا پہونچے پس تجویف اوسکی زیادہ رکہنا اسلئے ہی تاکہ ہلکی رہی اور ایک جوف رکہنے کا یہ فائدہ ہی تاکہ جرم اوسکا سخت ہو اور سخت ہونا اسلئے ہی تاکہ سخت حرکات سے ٹوٹ نہ جاوے پہر باوجود مجوف ہونیکی مصمت بہی رہی مگر جس جگہ وثاقت کی زیادہ حاجت ہی وہان خلو کم رکہا گیا ہی اور جہان خفت کی زیادہ احتیاج ہی وہان خلو کثیر رکہا گیا ہی چنانچہ مثاشی عظام جنکو چابنا آسان ہوتا ہی اونمین فرجی اور سوراخ زیادہ رکہے گئے ہین اسی لئے عظم مصفاۃ ناک کے سوراخ کی مقابل جبہہ کی ہڈی مین سوراخدار مثل چلنی کی بنائی گئی ہی تاکہ ہوا اور رائحہ کا لینا اور فضلات دماغی کا دفع ہونا بآسانی ہو سکے مگر جملہ عظام بدن کیواسطے ستون ہین انکی وجہ سے تمام اعضا کو قوت اور استناد حاصل ہی اگر ہڈیین نہ ہوتین تو ترکیب انسانی نہایت ضعیف مثل کیڑونکی ہوجاتی اور نیز سب ہڈیین باہم متصل ہین کیونکہ ایک ہڈی تمام بدن کیواسطے ہوتی تو حرکات مختلفہ دشوار اور متعذر ہوتے اسلئے متعدد ہڈیین رکہی گئی ہین اور اون مین لواحق غضروفیہ اسلئے لگائے گئے ہین تاکہ جوڑ ہڈی کا اچہی طرح دوسرے جوڑ سے ملجاوے اور رگڑے سے ٹوٹ نہ جاوے اور جہان حرکت دونون جوڑ کی معا ہی جیسے فک اسفل مین وہان بلا واسطہ دونون جوڑ ملائے گئے ہین۔ اب آپ ہی انصاف کیجیے کہ ایسے ایسے انتظامات اور مصالح بجز صانع علیم اور قادر حکیم کے دوسرا کوئی نہین کرسکتا یا کرسکتا ہے۔ بینوا۔

**دلیل (۲۵۸)** دماغ کو سات ہڈیون مین محفوظ رکہا گیا ہی دو مثل سقف کی ہین اور ایک بمنزلہ قاعدہ ہی اور چار مثل

بیچار دیوارونکے ہین متعدد ہڈیین دماغ کیواسطے لگائی ہین کہ اگر ایک جزء مین کوئی آفت ٹوٹنے یا سڑنے کی واقع ہو تو وہین توقف کرے اور دوسرے جزء کو نہ پہونچے برخلاف اسکے اگر ایک ہڈی ہوتی تو آفت کی سرایت کرنے سے کوئی مانع نہوتا۔ دوسرے یہ کہ ایک ہڈی مین اجزا مختلفہ جنکا بیان عنقریب آویگا نہایت بدنما اور بے محل ہوتے ہین اسلئے ہر قسم کی ہڈی جدا کر دی گئی۔ تیسرے یہ کہ اجزہ غلیظہ دماغ کی ایک ہڈی سے کیونکر نکلتے اور دماغ کیسے صاف رہتا البتہ چند ہڈیون مین سہی نکلنا آسان ہی۔ چوتھی یہ کہ دماغ سے ریشی نٹھون کی کیونکر خارج ہوتے۔ پانچوین یہ کہ عروق وشرائین دقیقہ بدون درزون کی کیسے داخل دماغ ہوتی اور سر کو مدور اسلئے بنایا گیا کہ شکل مستدیر سب اشکال سے زیادہ وسیع ہوتی ہے اور خارجی صدمات سے بہت کم منفعل ہوتی ہے برخلاف شکل زوایادار کے کہ محل آفات کثیرہ ہی اور چونکہ اعصاب دماغیہ طول راس مین رکھے ہوئے ہین اسلئے مستدیر مائل بطول کیا گیا تاکہ سات جوڑ دماغی اوس سے بآسانی برآمد ہون ورنہ اونکو انضغاط ہو جاتا اور مقدم اور موخر جانب مرتفع کیگئی تاکہ وہان کے اعصاب کو مقام وسیع میسر آوے پھر چار دیوار کو بہ نسبت چھت کی زیادہ سخت بنایا گیا ہی کیونکہ صدمہ اور آفت ان پر اکثر ہی دوسرے یہ کہ اوپر کی ہڈی دماغ پر ثقیل نہ ہو اوس سے بخارات بسہولت نکلجاوین پچھلی دیوار دوسری دیوارونسے زیادہ سخت بنایا کیونکہ وہ حس بصر سے دور تھے اوس پر احتمال ضرب بہت تہا برخلاف دیوار مقدم کی کہ وہ بصر کے روبرو ہے اوسکی حفاظت بصر کر سکتی ہی پس یہ حکمت اور یہ مصلحت بھی اوسی صانع حکیم سے ہی جس نے اسباب بنائے ہین۔

دلیل (۲۵۹) ناک کی تجویف اسواسطے رکھی گئی ہی کہ اوس مین بہت سی ہوا رکی رہے اور قبل پہونچنے دماغ کے اعتدال قدری اوسکو حاصل ہو اور سونگھنے مین اعانت کرے۔ دوسرے یہ کہ تقطیع حروف اور بسہولت خروج میسر ہو۔ تیسرے یہ کہ اون فضلات کیواسطے جو سر سے اترتے ہین آڑ ہو جائے ورنہ مونھ پر فضلات بہتے ہوئے مکروہ معلوم ہوتے اور دیکھنے والے کو نفرت ہوتی۔ چوتھے یہ کہ فضول کی دفع کرنے مین اعانت کرے اور دو سوراخ اسلئے بنائی گئی کہ اگر ایک فضلات سے بند ہو جاوے تو دوسرا واسطے ہوا کے کھلا رہے لہذا درمیان مین ایک غضروف کھڑا کیا گیا ہی تاکہ دو حصے علحدہ ہو جاوین اور دونون طرف ناک کی دو غضروف اسلئے لگائے گئی تاکہ وہ وقت حاجت ہوا کثیر کی وسیع ہو سکین اور ناک صاف کرنے مین اعانت کرین۔ اسکو صنعت اور حکمت صانع حکیم نہ کہوگے تو اور کیا کہوگے۔

دلیل (۲۶۰) انسان کی مونہہ مین بتیس دانت پیدا کئے گئی ہین اور بعض اشخاص مین اٹھائیس ہوتے ہین چار ثنایا کہلاتے ہین دو اوپر دو نیچے وسط مین واقع ہین۔ اور آٹھ رباعی کہلاتے ہین چار اوپر چار نیچے برابر ثنایا کے یہ بارہ دانت واسطے کاٹنے کسی چیز کے بنائے گئے ہین اسی لئے اون کو چوڑا اور تیز کنارہ کا بنایا گیا ہے۔ پھر چار انیاب ہین دو اوپر اور دو نیچے ان کو کسی چیز کے توڑنے کیلئے بنایا گیا ہی اسلئے اونکو موٹا اور تیز کنارہ والا پیدا کیا گیا

اور قطع کرنیکے آٹھہ اور کسر کیواسطے چار اسلئے بنائی گئی کہ اکثر غذائین نرم ہوتی ہین توڑنیکی حاجت بہ نسبت کاٹنے کی
کم ہے پھر ہر طرف مین آٹھہ آٹھہ طواحن ہین جنکو اضراس بھی کہتے ہین کیونکہ چابنے اور پیسنے کی حاجت بہ نسبت کاٹنے کی
کی زیادہ ہی اسلئے اونکے کنارے چوڑے رکھے گئے ہین تا طحن باسانی ہو اور انکو اندرونی جانب اسلئے رکھا گیا تاکہ مکان
وسیع ملے اور نظر نہ آوے اور کلام کو بھی مانع نہو اور دانتون کے سرے باریک سوراخون مین دونون جبڑون کی
ہڈیون کے جڑے ہوے ہین اور روابط قویہ سے اونکو بندش کیگئی ہے تاکہ دانت اپنی جگہ سے نہ ہلے پھر اضراس
مین دو دو تین تین سرے واسطے مضبوطی کے لگائے گئے ہین مگر فک اسفل مین ڈاڑہونکے دو دو سرا اور
بعض کے تین تین سرے ہین اور فک اعلی کے اضراس ہین تین سرو لنسے ہر داڑہ مین کم نہین اور بعض
مین چار راوس بھی ہین کیونکہ اوپر کے دانت معلق ہین اور ثقل طبعی خلاف جہت رؤس پر اونکو مائل کرتا ہے
برخلاف سفلی کے کہ اونکا ثقل طبعی برخلاف جہت مرکوزہ کے نہین ہے پس بتاؤ یہ حکمت کس کی ہے۔

**دلیل** (۲۶۱) دماغ سے سات جوڑا اور نخاع سے اکتیس جوڑ پٹھون کے نکلے ہین کیونکہ اگر کل اعصاب
دماغ سے نکلتے تو دماغ حالت موجودہ سے بہت بڑا ہوتا اور بدن پر ثقیل ہوتا اور قبیح المنظر اور غیر معتدل ہوتا
اور جو اعصاب اعضاء بعیدہ کیطرف جاتے بوجہ بعد کے ضعیف ہو جاتے اور جو نہ جاتے تو اعضاء بعیدہ
حس وحرکت سے خالی رہ جاتے اسلئے حکمت الہی نے ایک حصہ دماغ کا پیٹھ کے طرف درمیان سوراخ فقرات
کے نازل کیا جیسے چشمہ کی جدول ہوتی ہے تاکہ دونون طرف مین اوسکے شعبے منقسم ہون اور اعضاء اوسنے
قریب ہو جاوین پھر جن فقرات مین دماغ کا حصہ (جسکو نخاع کہتے ہین) گیا ہے وہ فقرات اعضاء شریفہ
کے حق مین مثل سپر کے ہین اور بدن کو حرکت اور استقلال بھی اونکی وجہ سے حاصل ہے اور جوڑ فقرات کا
سلیس نہین ورنہ قوت اور قوام ضعیف ہو جاتا اور نہ بالکل مضبوط کیا گیا ورنہ میلان اگلی پچھلی جانب دشوار ہوتا
اور گردن کے سات فقرات اور پیٹھہ کے بارہ اور قطن کے پانچ اور عجز کے تین اور عصعص کے تین ہین
اور سب فقرے باہم ملے ہوے ہین اور اونکے بیچ مین سوراخ ہے جس مین سے حرام مغز نازل ہوا ہے
اور ہر فقرہ کے دونون طرف زوائد ہین جنکی وجہ سے فقرات کا اتصال باہمی عمدہ طور سے ہی اور حفاظت بھی اونسے
خوب ہے پس جو پچھلی جانب کی ہین اونکو سناسن کہتے ہین اور جو دائین بائین علاوہ زوائد کے ہین اون کو اجنحہ بولتے
ہین اور وہ واسطے عروق واعصاب وعضلات کے جو طول بدن مین پیٹھ پر گئے ہین وقایہ ہین اور نیز ان اجنحہ
سے پسلی کی ہڈئین متصل ہین اسطرح کہ ہر جناح مین دو گڑھے ہے اور ہر پسلی کے کنارہ پر دو سرے محدب ہوتے
ہین اور وہ دوسرے اون فقرون مین مرکوز ہوتے ہین اور ہر فقرہ مین علاوہ اوس سوراخ کے جو وسط مین ہے واسطے

نخاع کو پیدا کیا گیا ہی دونون طرف دو سوراخ بھی ہین بعض فقرون مین خاص خاص سوراخ دونون طرف ہین اور بعض مین مشترک
سوراخ ہی یعنے ہر دو فقرون مین ایک سوراخ ظاہر ہوتا ہے یہ تمام سوراخ اسوجہ سے رکھی گئی ہین تا کہ پٹھونکی جوڑا وسے برآمد ہون اگر
پچھلی جانب سے جوڑ نکالا جاتا تو مصادمات کا محل ہو جاتا اور جو اگلی طرف سب جوڑ نکالے جاتے تو وقت میلان کے مزاحمت
ہوتی ۔ اور انکی سوراخون سے فقرات بھی ضعیف ہو جاتی اور ربط اچھا نہ ہوتا کیونکہ ہر فقرہ کا اگلا حصہ خوب مضبوط ہی اور
پچھلا حصہ ڈھیلا رکھا گیا ہے تا کہ اگلی طرف جھکنا سہل ہو بہ نسبت پچھلی جانب کی اسلئے کہ زیادہ حاجت اگلی طرف میلان
کی ہے پس پیٹھ کے فقرات اگلی جانب سے مثل ایک ہڈی کی ہین تا کہ ثبات اور سکون ہو اور پچھلی جانب سے مثل
عظام متعددہ کے ہین تا کہ حرکت حاصل ہو پس یہ حکمت بجز حق تعالیٰ کے کون کر سکتا ہے ۔

دلیل (۲۴۲) گردن کی خلقت بوجہ چنجرہ اور قصبہ ریہ کے ہی کیونکہ جذب نسیم اور آواز بعد مسافت سے اقوی
ہوتی ہے چونکہ ہوا کا خزانہ پھیپھڑے کو بوجہ آواز پیدا ہونیکے بنایا گیا ہی لہذا اوسکی نلکی گردن کے اندر محفوظ رکھی گئی
اسیلئے جن اشیا جاندار کے گردن نہین ہوتی اونکا پھیپھڑا بھی نہین ہوتا اور نہ اونکی آواز نکلتی ہی چنانچہ مچھلی اور سانپ
اگرچہ بڑا ہو مگر آواز نہین کرتا ۔ اور چونکہ فقرات عالیہ بمنزلہ محمول کی ہین اور فقرات سافلہ بمنزلہ حامل کی ہین اسلئے
گردن کے فقرات صغیر بنائے گئے تا کہ ثقیل نہون اور حرکات کا انتظام حکمت سی خالی نہوا اور چونکہ اول نخاع
کا حصہ موٹا ہے چنانچہ اول نہر کا وسیع اور عمیق ہوتا ہے اور نیز بڑے بڑے پٹھونکا منبت اور مقسم ہے اسلئے
فقرات گردن کے سوراخ زیادہ وسیع بنائے گئی اور چونکہ صغیر ہونا فقرات گردن کا اور وسیع ہونا اونکی سوراخون کا
باعث ضعف جرم تہا اسلئے گردن کی فقرات بہت سخت پیدا کئی گئے اور اونکی سناسن صغیر رکھے گئی اگر کبیر ہوتے تو صدمہ
کے وقت فقرونکے ٹوٹنے کا احتمال قوی تہا اور جب سناسن اونکے صغیر کئے گئے تو اجنحہ اونکے کبیر دوہرے
بنائے گئے تا کہ سناسن کی تلافی کرین اور جانبین ہونے سی خوف مصادمات سی محفوظ رہین اور چونکہ گردن کے
فقرات مین حرکت کی حاجت بہ نسبت ثبات کی زیادہ تھی اسلئے اونکے جوڑ بہ نسبت ماتحت کی سلیس رکھے گئے پھر
سلاست کی وجہ سی اونمین وثاقت جو مفقود ہو گئی تھی اعصاب و رباطات اور عضلات اور عروق سے اونکا
استحکام کر دیا گیا لہذا وثاقت سے غنا حاصل ہو گئی پس ایسی تدبیرین اور حکمتین بجز بر علیم اور مقتدر حکیم کے کون کر سکتا ہے

دلیل (۲۴۳) سر کی حرکت داہین باہین بسبب اوس جوڑ کے ہی جو درمیان فقرہ اولی اور دیوار موخر کے ہی اور آگے
اور پیچھے کی حرکت سر کی اوس جوڑ سے ہی جو درمیان فقرہ ثانیہ اور سر کے ملگیا ہے اسطرحپر کہ یمین و یسار کی حرکت کیواسطے
فقرہ اولی مین دو گڑہے اور سر کی ہڈی مین دو زائدے پیدا کئی گئی ہین اور وہ زائدے اون فقرون مین داخل ہوے
ہین جب ایک اوٹھتا ہی دوسرا غور مین جاتا ہی تو سر بجانب غائرہ مائل ہوتا ہے اور چونکہ فقرہ اولی حرکت قدام و تحت کی

بھی بوجہ صغر ورقت جرم اپنے کو نہین کر سکتا اسلئے فقرۂ ثانیہ اس حرکت کیواسطے مقرر کیا گیا بدین طور کہ اوسمین اگلی جانب جو باطن کے طرف قریب ہی ایک زائدہ طویل سخت لگایا گیا تاکہ وہ فقرۂ اولی کی سوراخ سے نفوذ کر کے سر کی ہڈی کی فقرہ سے ملکر اوسکو آگے اور پیچھے کیطرف حرکت دیسکے اور اوسکو رباطات قوی سے لپیٹا گیا ہے تاکہ حرکت کے وقت نخاع کو ایذا نہ پہونچے پس بتلائیے کہ یہ حکمت اور تدبیر بجز علیم قدیر رحیم کریم کے کون کر سکتا ہے۔

**دلیل (۲۶۴)** پیٹھہ کی شکل بھی افضل اشکال جو مستدیر ہے بنائی گئی ہے کیونکہ یہ شکل قبول آفات سے بعید تر ہے اسلئے فقرات عالیہ کے سر نیچے کیطرف مڑے ہوے محدب بنائے ہین اور فقرات سافلہ کے سر اوپر کے طرف مڑے ہوے محدب بنائے گئے ہین کیونکہ تمام فقرات کے سر اگر اوپر ہی کیطرف یا نیچے ہی کیطرف جھکے ہوے ہوتے تو شکل مستدیر نہوتی جیسے کہ اب ہے لہذا فقرۂ دہم کا کانٹا سیدھا رکھا گیا تاکہ فوق و اسفل سے دونون جانب متصل ہو کر شکل مستدیر پیدا کرلیں بھلا یہ تدبیر اور حکمت اور مصلحت اور انتظام بجز خالق علام کون کر سکتا ہے۔

**دلیل (۲۶۵)** بارہ فقرون سے بارہ ضلع پچھلی جانب متصل ہین اور قلب کی مقابل فقرات اور اونکی سناسن اور اجنحہ قوی اور کبیر بنائے گئے تاکہ قلب کیواسطے عمدہ طور سے ہو اور اضلاع دونون طرف سے چوبیس ہین چودہ تو اگلی اور پچھلی جانب سے متصل ہین اور دس اضلاع اگلی جانب سے متصل نہین بلکہ بتدریج کم ہوتے ہوتی بارہوین ضلع دونون طرف کی بہت صغیر ہو گئی ہے تاکہ معدہ کو گھٹنے اور بڑہنے کی گنجایش ہو اور تمام اضلاع واسطے آلات تنفس مثل ریہ و عضلات صدر کی اور واسطے حفاظت مری اور فم معدہ کے پیدا کئے گئے ہین اور متعدد اضلاع اسلئے پیدا کئے گئے کہ اگر ایک ہڈی ہوتی تو پسلی کے ٹوٹنے کا اور موٹی کے ثقیل ہونے کا اندیشہ تہا دوسرے یہ کہ ایک جز مین آفت آنی سے تمام اجزا خراب ہو جاتی۔ تیسرے یہ کہ انبساط سہل نہ ہوتا جبکہ حرکات سخت کی وقت یا پُری طعام یا نفخ مین وسعت مکان کی حاجت پڑتی۔ چوتھے یہ کہ ایک ہڈی مین کیونکر استہ ہوتا لہذا اضلاع متعدد بنائے گئے اور اونکو پچھلی جانب سے جو حرام سست جو اس سے بعید تھی کر کے متکون سے متصل کر دیا گیا اور اگلی جانب مین سینہ کے ساتھہ ہڈیون سے جنکو عظام قص کہتے ہین واسطہ مستعمل کر دیا گیا تاکہ قلب اور پھیپڑے کی حفاظت ہو اور قص کے ساتھہ ہڈی نرم اسی وجہ سے رکھی گئی تاکہ انبساط مین وقت دم وقع پھر ان سینہ کی سات ہڈیون کے نیچے ایک ہڈی غضروفی نرم خنجری لگائی گئی تاکہ فم معدہ کے مصادمات سے حفاظت کرے اور صلب دلین مین واسطہ ہو جاوے پھر دو ہڈی چنبر گردن کی لگائی گئین تاکہ اعلی صدر کی حفاظت اور قص اور کتف اور بازو کی تقویت اوس سے حاصل ہو اور جو یہ دونون ہڈی نہوتین تو علاوہ زوال فائدہ مذکور کی پچھلی اور اگلی جانب مین برابری نہوتی اور شکل بدنما ہو جاتی مزید برآن بھاری چیز کے اٹھانیکی قدرت بھی نہوتی پھر دونون ہڈی کی ملنے مین ایک جگہ خالی چھوڑی گئی ہے تاکہ عروق کا صعود اور پٹھون کا نزول اوس مقام سے بآسانی

پھر کمر کی نیچے جو منکے ہین اونکی دونون طرف دو ہڈی چوڑی جنکو عظم عانہ کہتے ہین لگائی گئی ہے تاکہ اوپر کی تمام ہڈیونکو حق مین مثل اساس و بنیاد کے ہون
اور نیچے کی ہڈیونکے واسطے ناقل ہون کیونکہ نیچے کا حصہ عظم عانہ کا ران کی ہڈی سے متصل ہے اسطرح کہ ران کی ہڈی کی گھنڈی اوس تقعیر
مین گھسی ہوئی ہوتی ہے جو عظم عانہ کے نیچے والے حصہ مین پیدا کیگئی ہے دوسرے عظم عانہ کا یہ بھی فائدہ ہے کہ اوسپر اعضاء شریفہ مثل مثانہ و رحم
و داعیہ منی اور مقعد اور معاء مستقیم رکھے ہوئے ہین پھر دو ہڈی شانہ کی دونون طرف بازو کی ہڈی کے لگائے گئی ہین کیونکہ اگر یہ ہڈیان
نہ ہوتین اور اتصال بازو کا اضلاع سے کیا جاتا تو سب طرف کو ہاتھ کی حرکت دشوار ہو جاتی دوسرا فائدہ یہ ہے کہ شانہ کی ہڈیان صدر کے اعضاء
کے واسطے نگاہبانی کرتی ہین اور قائم مقام سناسن فقرات کی ہین ایسے مقام پر جہان فقرات نہ تھے جو صدمات کا مقابلہ کرتے ورنہ حواس تھے جن سے
صدمات دیکھے جاتے لہذا شانونکی ہڈیان جدا پیدا کیگئین تاکہ یہ مصالح اونسے پیدا ہون پس فرمایئے کہ ایسی صنائع بدائع سوائے خالق بیچون و بیچگون کے
کون پیدا کرسکتا ہے۔

**دلیل** (۲۶۶) بازو کی ہڈی کے اوپر کا کنارہ گول بنایا گیا ہے تا شانہ کی ہڈی کے مقعر مین جو خاص اسکے واسطے مہیا ہے بخوبی آجاوے مگر جوڑ کو نرم و ڈھیلا
رکھا گیا ہے تاکہ بازو ہر طرف حرکت کرسکے کیونکہ انسان اعمال اور صنائع مین مختلف حرکات کا محتاج ہے اور بازو کی ہڈی اپنی جانب سے مقعر اور دوسری
جانب سے محدب چند فائدونکے واسطے پیدا کیگئی ہے ایک فائدہ یہ ہے عضلات اور اعصاب اور عروق اوس مین چھپ جاوین دوسرا فائدہ یہ ہے
کہ چیزونکا اوٹھانا اور بغل مین دبانا سہل ہے تیسرا فائدہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی حرکت دوسرے ہاتھ کی طرف بشکل قوسی ہو کر کسی شی کا احاطہ خوب
ہو پھر ساعد کی دو ہڈی بازو کی ہڈی سے اسطرح متصل کی گئی ہین کہ زند اعلی کا کنارہ گڑھے والا بازو کی طرف جسکو لقمہ کہتے ہین رکھا ہے اور اس جوڑ کی
حرکت سے حرکت التوائی اور انقلابی ساعد کو حاصل ہوتی ہے اور زند اسفل مین دو زائدے کنارہ پر ہین اور دو زائدونکے درمیان مقعر دبا ہوا مثل
قوسی شکل کی ہے تاکہ وہ بازو کی ہڈی سے ملکر حرکت انبساطی و انقباضی کرسکے پھر خوبی یہ ہے کہ انقباضی حالت مین وہ شکل قوسی اچھی طرح حرکت
کرتی ہے تاکہ انقباض ہو اور انبساطی حالت مین دو کنارے بازو کے گڑھے مین رک جاتا ہے اور پچھلی طرف حرکت نہین کرسکتا اوسکی شکل عجیب
بنائی گئی ہے اگر آپ ملاحظہ فرمایئے صنعت صانع کی خوبی کہ بے اختیار قائل ہو جایئے یہی ہمارا مقصد اور مطلب ہے۔

**دلیل** (۲۶۷) پہونچے کی ہڈیان سات رکھی گئی ہین اور ایک زائدہ زند اسفل کا ملکر آٹھ ہو جاتی ہین تعدد اونکا اسلیے ہے تاکہ آفت تمام
نہ ہو اور تقعر کف مین مدد کرین اور تاکہ عصب اور عروق کے طرق کثیر ہون اور یہ ہڈیان دو صف مین رکھی ہوئی ہین ایک صف جو ساعد سے
متصل ہے تین ہڈیونسے مرکب ہے اور دوسری صف مین جو ہتھیلی کی ہڈیونسے متصل ہے چار ہڈیان ہین اور چونکہ پچھلی صف ساعد سے متصل ہے
اسلیے ہڈیان ملی ہوئی ہین اور چونکہ اگلی صف مشط کی چار ہڈیونسے متصل ہے جنمین باہم فاصلہ ہے اسلیے اس صف کی ہڈیان بتدریج کشادہ
ہو گئی ہین تاکہ دونونکا اتصال بدرجہ کمال ہو اور زائدہ اسفل کا رسغ کی ہڈی پر جو دوسری صف مین بجانب خنصر واقع ہے رکھا ہوا ہے
تاکہ ہتھیلی کے پٹھے کی حفاظت کرے اور تاکہ اوس سے کف کی حرکت التوائی حاصل ہو اور مشط کی ہڈیان چار ہین اور درمیان صف
ثانی رسغ کے اور انگلیونکے رکھی ہوئی ہین تعدد کا فائدہ وہی ہے کہ آفت عام نہ ہو اور نیز ہتھیلی کا تقعر حاصل ہو یہی حکمت بھی اوسی

حکیم مطلق نے ہم کو بتائی ۔

دلیل (۱۶۸) چونکہ انسان اپنی تدبیر معاش مین مختلف صناعات و حرکات کا محتاج تہا اور وہ اکثر [illegible] ہاتہون سے ہوتی ہین اسلیے
ہاتہون مین انگلیان لگائی گئین تاکہ گرفت اشیا پر بخوبی قدرت ہو اور گوشت [illegible] اسلیے [illegible] مین [illegible] بعض
نہ ہوجاوے اور ایک ہڈی اسلیے نہین رکھی تاکہ مختلف ٹہوسی مختلفہ حرکات [illegible] انسان قادر [illegible] تین
توانی مضبوطی نہ ہوتی اور جو دو ہڈی سے ترکیب ہوتی تو گو مضبوطی زیادہ ہوجاتی مگر حرکات [illegible] پہر انگلی
کے جوڑ مختلف رکھے گئے ہین ہر جوڑ نیچے کیطرف سے چوڑا اور موٹا ہے اور اوپر کیطرف سے پتلا [illegible] لیے جوڑ رکھے
عظیم مین جتنی کہ پورے ہر وقت کی انتہا ہوگئی ہے کیونکہ حامل محمول سے اقوی ہوتا ہے اور انکو گول اسلیے رکھا گیا ہے تاکہ آفات سے
بعید ہون اور سخت مصمت بے مغز بنایا گیا ہے تاکہ حرکات پر ثبات اور گرفت اشیا اور حمل ثقیل پر قوی رہین اور باطن مقعر
اور ظاہر کیطرف سے محدب بنایا گیا ہے تاکہ کسی شے کا قبض اور ضبط اچھی طرح ہو مگر انگلیون مین باہم تقعر اور تحدب نہین رکھا گیا تاکہ
متصل خوب ہو کر وقت ضرورت کی مثل ایک ہڈی کے ہوجاوین لیکن اطراف کی دونون انگلیون مین قدرے تحدب رکھا گیا ہے
تاکہ وقت اجتماع کے شکل استدارہ حاصل ہو جو قبول سے بعید ہے اور باطن انگلیونکا لحمی اسلیے پیدا کیا گیا تاکہ وقت زور کرنیکے جلد کو
ہڈی سے ایذا نہ ہو اور دبانے سے دب جاوے اور شے شکل مقبوض متشکل ہو جاوے اور خارج کیطرف لحمی نہین کیگئی تاکہ ثقیل نہ ہو اور
وقت قبض کے مٹھی مثل ہتہیار کے بنجاوے اور وقت ضرورت کام آوے اور انگلیون کے کنارہ مین گوشت اسلیے زیادہ رکھا گیا تاکہ اشیا
صغیرہ کی گرفت بسہولت ہو اور بیچ کی انگلی کو بہ نسبت دوسری انگلیونکی لمبا رکھا گیا ہے اوسکے بعد بنصر پھر سبابہ پہر خنصر ایک دوسری سے
کم کردی گئی تاکہ بند کرنے مین سب برابر معلوم ہون اور وقت تقعر کف و اصابع کی جبکہ مقبوض مستدیر پر مشتمل ہون سب مساوی ہوجاوین
اور قبیح المنظر نہ ہون اور انگوٹھا ایسی مقام پر رکھا گیا ہے جہان سب انگلیونسے اوسکو مساوی نسبت ہے اگر وہ دوسرے مقام پر فرض
کیا جاوے تو یہ منافع حاصل نہ ہونگی مثلاً اگر ہتھیلی مین فرض کرو تو ہتھیلی کے اکثر افعال باطل ہوجاینگے اور جو خارج کف مین
ہوتا تو بالکل ہی بیفائدہ ہوجاتا اور اگر چھنگلی کیطرف ہوتا تو کسی شی پر دونون ہاتہہ خوب مشتمل نہ ہوسکتے اور جو دوسری انگلیون کے
برابر رکھا جاتا تو یہ فائدہ جو اب اوس سے ہے مفقود ہوتا کیونکہ انگوٹھا ہر انگلی سے ملکر مقابل ہوکر چھوٹی چیز کے پکڑنے مین مدد دیتا ہے
اسیطرح مجموعہ اصابع سے ملکر لکھنے مین اور دوسری اشیا کے گرفت مین اعانت کرتا ہے پھر اوس سے یہ فائدہ بھی ہے کہ کسی شے کو
مٹھی مین بند کرو تو وہ مثل سرپوش کے مونھ پر حاجب اوپر سے ہوتا ہے جیسے چھنگلی نیچے سے اوس شی کو روک لیتی ہے انگوٹھا مثل ڈاٹ
کے لگ جاتا ہے ایسی حکمتین اور صنعتین بڑے ہی دانا اور توانا کا کام ہے ۔

دلیل (۱۶۹) ناخن کو اسلیے پیدا کیا گیا ہے تاکہ وہ پورونکی گوشت کیواسطے وقت گرفت کرنے کسی شے کی ٹیکہ اور تکیہ ہوجاوے
اور تاکہ آدمی باریک چیزونکی چننے مین ناخن کی وجہ سے خوب قادر ہو اور تاکہ بدن کا کھجلانا اور میل چھٹانا ناخن سے آسان ہو اور بعض

وقت مین ہتھیار کا کام دیتا ہے اور تاکہ گرہ کھولنے مین ناخن سے آسانی ہو اور تاکہ چیرنا اوس سے اور قطع کرنا سہل ہو علاوہ برین ناخونسے انگلیون کی زینت بھی ہے اور نرم ہڈی سے اصلی ناخن بنایا گیا تاکہ صدمہ سے دب جاوے اور نہ ٹوٹے پھر اوسکی ہڈی کو ایسا پیدا کیا کہ وقت چھلنے اور نقصان ہو جانیکے ہمیشہ اوسکو نشو و نما ہو سکے اگر ایسا نہوتا تو بالکل فنا ہو جاتے بھلا یہ شفقت او عنایت اور حکمت غامضہ کوئی دوسرا بجز حق تعالی کے کر سکتا ہے۔

دلیل (۲۷۰) پیر کے پیدا کرنے مین دو منفعت ہین ایک ثبات اور قیام جو قدم سے ہوتا ہے اور دوسرے حرکت جو ران اور پنڈلی سے ہوتی ہے اسیوجہ سے جب قدم پر کوئی آفت آوے تو ثبات اور قوام نہین ہو سکتا کیونکہ بدن کا بوجھ سب قدم کو ایذا ہوتی ہے اور جو ران اور پنڈلی کے عضلون مین کوئی آفت آوے تو ثبات سہل ہوتا ہے مگر حرکت دشوار ہوتی ہے پھر ران کی ہڈی تمام ہڈیونسے بڑی بنائی گئی ہے کیونکہ یہ مافوق کی حامل اور ماتحت کی ناقل ہے اور کولے کی ہڈی جسکو عظم عانہ کہتے ہین چونکہ دوسری ہڈیونسے خوب مضبوط لگی ہوئی ہے اور ران کی ہڈی کا جوڑ سلیس ہے لہذا اسکا فائدہ اوس سے نہین حاصل ہو سکتا اور ران کی ہڈی اوپر کے طرف سے قبہ دار محدب بنائی گئی ہے تاکہ حقہ ورک مین جو عظم عانہ کے اسفل مین ہے اچھی طرح سما جاوے اور ران کی ہڈی کو وحشی اور قدام کے طرف سے محدب اور انسی اور خلف کے طرف سے مقعر اسلئے بنایا گیا ہے تاکہ سیدھا رکھنے مین دونون قدم مین پچھلی جانب زیادہ فاصلہ نہو جاوے اور اگلی جانب مین اتصال نہو جو بدنما اور بدشکل معلوم ہوتا ہے دوسرے بڑے عضلات اور اعصاب اور عروق کیلئے کوئی وقایہ اور محفوظ مقام نہوتا۔ تیسرے یہ کہ شئے واحد حس مین جیسے اب معلوم ہوتی ہے معلوم نہوتی۔ اور جو ران کی ہڈی کو نیچے کی طرف سے برعکس جانب بالا کھینچا جاتا تو دونون قدم برابر مل جاتے اور ذرا صدمہ سے گر جانے کا اندیشہ تہا ایسی حکمت بجز علیم حکیم قدیم کے کون کر سکتا ہے۔

دلیل (۲۷۱) پنڈلی مین دو ہڈی ہین ایک کو قصبہ صغرے اور دوسری کو قصبہ کبری کہتے ہین قصبہ صغری اوپر کیطرف سے ران کی ہڈی سے متصل نہین ہے بلکہ کچہ ہٹی ہوی ہے اور نیچے کے طرف سے کبری کی برابر ہے۔ اور ران کی ہڈی مین اسفل کی طرف دو زائدے ہین اور قصبہ کبری مین دو نقرے ہین جن سے گھٹنے کا جوڑ بنا ہے اور اس جوڑ پر ایک ہڈی علحدہ رکھی ہوی ہے جسکو عین الرکبہ اور رضفہ کہتے ہین وہ گول شکل کی ہے وہ اس غرض سے لگائی گئی ہے تاکہ گھٹنے پر بیٹھنے سے بندن نہ ٹوٹین اور جوڑ قائم رہے اور تاکہ ایسا جوڑ جو مبتلاے حرکات و ثقل بدن ہے اس ہڈی سے قوی رہے اور اگلی طرف اسلئے رکھی گئی کہ اکثر اسیطرف جوڑ کو حرکت ہوتی ہے پچھلی طرف کو حرکت نہین تاکہ قوی کیا جاوے اور قصبہ صغری کو اسلئے کبری سے چھوٹا رکھا گیا کہ دو باعث پنڈلی مین جمع تھے ایک ثبات اور حمل مافوق یہ ہڈی کو بڑی رکھنے کا مقتضی ہے دوسرے حرکت کی خفت یہ مقتضی ہے کہ پنڈلی کی ہڈی پتلی رکھی جاوے مگر بڑی ہونے کا تقاضا ران مین پورا کیا گیا کہ وہ ہڈی سب ہڈیون سے عظیم کیگئی اور پنڈلی کی ہڈی پتلی کی گئی لیکن نہ اسقدر کہ حرکت دشوار ہو جیسے باریک پنڈلی والے ہوتے ہین

اور جو عظیم کو ریچانی تو متحمل دار الفیل کے دشواری حرکت ہوتی پھر اوسکو ایک ستون اور عمادی کے طور پر دوسری ہڈی سے قوت و مدد دی گئی تاکہ حمل اور ثبات پر اعانت کرے اور اعصاب اور عروق کو جو درمیان دونون ہڈی کے ہین چھپا لے اور قدم کے جوڑ کو حرکات انبساط و انقباض مین قوت دی پس انصاف فرمائے کہ ایسا حکیم و رحیم اور ایسا صانع محسن اور ایسا مہربان کردگار بجز خالق ارض و سموات کون ہوسکتا ہے۔

**دلیل** (۲۷۲) قدم کو واسطے قیام اور ثبات کے بنایا گیا ہے اور اوسکی شکل طویل بطرف قدام اسلئے بنائی گئی ہے کہ انسان چونکہ مستقیم القامت ہی اور اعلی بدن کا مائل بجانب قدام ہے لہذا قدم کی شکل مایل بقدام کیگئی تاکہ کھڑے ہونے اور چلنے مین اگلی جانب کو اعانت کرے اور زیادہ لمبا نہین کیا گیا تاکہ ثقیل نہو جاوے بلکہ قریب ساتوین حصہ قامت کے رکھا گیا تاکہ ثبات اور خفت دونون حاصل ہون اور قدم مین اخمص یعنے تلوا چند وجوہ سے بنایا گیا ایک یہ کہ وقت قیام اور مشی کے دونون طرف میلان اور جھوک ہوکر اعتدال ہوجائیگا۔ دوسرے یہ کہ اٹھی ہوئی چیز پر قدم بوجہ اخمص کے خوب بلا ایذا کے جم جاوے۔ تیسرے یہ کہ سیڑھی اور کنارہ پہاڑون اور جھاڑون پر بہ آسانی چڑھ سکے۔ چوتھے یہ کہ تلوے کے وجہ سے قدم ہلکا رہے اور دوڑنا بخوبی ہوسکے اور قدم مین عظام کثیرہ اسلئے ہین کہ کبھی قدم کو مثل ہتھیلی کے زمین کو پکڑ کر چلنا پڑتا ہی پس عظام کثیرہ مین قابلیت ہے کہ مقبوض کی شکل قبول کرلین اور ایک ہڈی مین یہ امر دشوار ہے دوسرے یہ کہ ایک ہڈی مین آفت ہونیسے دوسری ہڈیین تو محفوظ ہین اور قدم مین ٹخنے کی ہڈی واسطے مضبوطی مفصل ساق کے لگائی گئی ہے اوسکو کعب کہتے ہین اور ایڑی کی ہڈی تو ساق کی حق مین مثل اساس و بنیاد مکان کے ہی اور ایک ہڈی بشکل کشتی تلوے کے طرف ہے اوسکی وجہ سے تلوا بنا ہے اور ایک ہڈی بشکل نرد کے قدم کی وحشی جانب مین ہے جس سے دونون جانب قدم کی حرکت اور اوسکا ثبات ہی اور قدم کا رسغ یعنے پہونچا چار ہڈیون سے مرکب ہے کیونکہ ہاتھ کو زیادہ حاجت اشتمال اور حرکت کی ہے اور قدم کو ثبات زیادہ کی زیادہ حاجت ہی اسلئے ہاتھ مین آٹھ ہڈی دو صف مین اور قدم مین چار ہڈی ایک صف مین رکھی گئین دوسرے یہ کہ زیادہ مفاصل قدم کے ثبات مین مفید نہ ہوتے اور جس شے سی اشتمال اور حرکت مطلوب ہو اوسمین زیادہ مفاصل مناسب ہین اور جس سے استقلال اور ثبات مطلوب ہو اوسمین تعداد کم اور مقدار زائد بہتر ہے۔ اور مشط قدم پانچ ہڈیون سے مرکب ہی تاکہ ہر اونگلی سے ایک ہڈی متصل ہوجاوے کیونکہ قدم مین ثبات زیادہ مقصود ہی اسلئے اونگلیون کو ایک صف مین رکھدیا گیا اور ہاتھ سی پکڑنا اور مشتمل ہونا زیادہ مقصود تھا اسلئے ہاتھ مین انگوٹھے کو ایک صف مین نہین کہا گیا بلکہ مقابل مین سب اونگلیون کے کیا گیا تاکہ ہر ایک سے ملکر سب کام انجام دیسکے اور قدم کی اونگلیان سوائے انگوٹھے کے تین تین ہڈی سے مرکب ہین اور انگوٹھے مین قدم کے صرف دو ہڈی موٹی موٹی لگائی گئین کیونکہ وہ ایڑی کی ہڈی کے مقابل ہے اور بدن کا میلان اوسکی جانب زیادہ ہی اب غور کرنیکا مقام ہی کہ ایسی حکمتین اور صنعتین بجز صانع حقیقی کے کون کرسکتا ہے تمام عظام کا

پورا پورا حال بڑی بڑی کتابون مین خوب مشرح ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک ہڈی اپنی ہیئت اور مقدار اور شکل مین ایسی بنائی گئی ہے کہ اوس سے بہتر صورت ممکن نہین سر سے پیر تک جو وضع اور شکل ہڈیونکی ہے بس وہی چاہیے تھی پھر مشاہدہ اور معائنہ کرنے سے عین الیقین بلکہ حق الیقین ہوتا ہے کہ غایت درجہ کی حکمت اور باریکی اور کمال درجہ کی شفقت اور رحمت صانع حکیم انسان پر مبذول ہے اشہد ان لا الہ الا ھو۔

دلیل (۲۷۳) حرکات ارادیہ اعضا کی چونکہ بدون اوس قوت کے جو دماغ سے بواسطہ اعصاب کی اعضا کی طرف آتی ہے نہین تمام ہوتی اور اعصاب کا اتصال ہڈیون سے جو اعضاء متحرکہ کے اصول مین مناسب نہ تھا کیونکہ ہڈیین بہت سخت اور پٹھے بہت نرم ہین دونون مین واسطہ ضرور ہے لہذا خالق جلیل نے مہربانی فرمائی اور نفس عظام سے ایک جسم مشابہ عصب کے نکالا جسکو رباط کہتے ہین حتی کہ دونون ملکر مثل شے واحد کی ہو گئے اور چونکہ عصب اور رباط ملکر دقیق ہوتے ہین اسلئے کہ عصب جبکہ دماغ سے نکلتا ہے اوسکا حجم ایسا ہوتا ہی جسکا جرم دماغ اور حجم راس اور نخاع اور منافذ متحمل ہون اور اعضا کی طرف پہونچتے وقت حجم عصب زیادہ ثخین ہوتا بلکہ جسقدر اپنے مخرج سے بعید ہوتا جائیگا اوسیقدر باریک پڑتا جائیگا خصوصاً جبکہ اعضا پر تقسیم ہو کیونکہ حصہ ہر عضو کا اصل سے ضرور دقیق ہوگا پس اگر رباط کا جرم غلیظ کیا جاتا تو دونون کا اتصال ضعیف ہوتا اور عصب پر ثقیل ہوجاتا لہذا ایسی حالت مین چونکہ تحریک اعضا دشوار تھی کیونکہ وقت جذب اور دفع کے عصب کے ٹوٹ جانیکا اندیشہ تھا پس خالق تعالی نے اپنی حکمت سی یہ تدبیر کی کہ عصب اور رباط کو اونکے ریشون سی جالدار بنا کر اونکے درمیان مین گوشت بھر دیا تاکہ حجم دار ہو جاوین اور ریشونکی وضع سلامت رہے پھر اوسکو جھلی سے محفوظ اور مستحکم کر دیا اور وسط مین جوہر عصب مثل عمود کے قائم کیا پس ایک عضو بنگیا جو عصب اور رباط اور لحم اور غشا سے مرکب ہی اس عضو کا نام عضلہ یعنی مچھلی ہی جب یہ سمٹتا ہی تو اسکا وتر جو عصب اور رباط سے بٹا ہوا ہے اور ہر عضو متحرک سی ملا ہوا ہی سمٹتا ہے پس عضو بھی منقبض ہوتا ہے اور جب عضلہ ڈھیلا پڑتا ہے تو وتر بھی ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ پس عضو متحرک منبسط اور کشادہ ہوتا ہے لہذا وتر تحریک عضلہ مین واسطہ ہے اور عضلہ تحقق وتر مین واسطہ ہے اور عصب اور رباط عضلہ اور وتر کیلئے واسطہ ہین۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین

دلیل (۲۷۴) پیشانی پر ایک عضلہ پتلا چوڑا امثال جھلی کے نیچے جلد کے لگایا گیا ہے اور وہ جلد پیشانی سے ایسا متصل ہے کہ گویا جلد کا جز بنگیا ہے اور جلد کو علحدہ اوس سے کرنا ممتنع ہے اور پتلا اسلئے ہی کہ وہ جلد پیشانی کو حرکت دیتا ہے اور جلد پتلی ہوتی ہے لہذا محرک متحرک کے مناسب ہونا چاہیئے اور چوڑا اسلئے ہی کہ جلد چوڑی کم گوشت کی ہلکی ہے اور یہ عضلہ عریضہ بلا وتر ہے کیونکہ جلد کی تحریک وتر سے مناسب نہین اسلئے کہ جلد مین تمدد کی قابلیت بہت ہی جب ایک جز اوسکا وتر سے منجذب ہوگا تو باقی کا انجذاب لازم نہ آئیگا لہذا الیاف عضلہ کے جو اوسکے جملہ اجزا مین پھیلے ہوے ہین اس انجذاب کیلئے کافی ہین پس وتر کی حاجت نہ ہوی پھر یہ کہ یہی عضلہ دونون ابرو کو بھی حرکت دیتا ہے اور آنکھ کے بند کرنے مین عضلات چشم کا

معین ہے اور مقلہ چشم کے واسطے چھ عضلے ہین چار عضلے چارون جانب حرکت دینے کو اوپر نیچے رکھے ہوئے ہین اور دو عضلے ترچھے بشکل ورابی ہین وہ آنکھ کو گہماتے ہین اور حرکت دوری دیتے ہین اور مقلہ کے پیچھے اندر کی جانب ایک اور عضلہ علاوہ ان چھ عضلونکے ہی جو مقلہ کو روکے ہوئے رہتا ہے تاکہ ڈھیلا ہوکر باہر کیطرف مائل ہو سبحان اللہ حکمت بالغہ اور صنعت کاملہ پروردگار حق سبحانہ تعالی کے کون کہہ سکتا ہے۔

دلیل (۲۷۵) چونکہ آنکھ کا کھلا رہنا اکثر حالات مین واسطے نظر کرنیکے واجب تہا اسلئے آنکھ کو کھلی ہوئی ہیئت عطا کیگئی لیکن نرم آنکھین اگر زیادہ تر کھل سکین تو اشیا کا پورا دیکھنا ممکن نہوگا اور جو بند نہ ہوسکین تو معرض آفات ہونگے خصوصا سوتے مین لہذا آنکھ کیواسطے سرپوش بنایا گیا جسکو جفن یعنے پوپٹا کہتے ہین ہان اگر سخت آنکھ ہو جیسا کہ مچھلی کی ہوتی ہی تو وہ بند کرنے کی محتاج نہین اور جن حیوانات کی آنکھ سخت نہین ہی اگر وہ کھلی رہے تو ہوا اور غبار اور دخان سے اوسکو ایذا ہوگی لہذا اوسکے واسطے کھلنے اور بند ہونے کا آلہ چاہیے اور چونکہ کھولنا اور بند کرنا حرکت ہی اور حرکت عضو کی عضلات سے ہوتی ہی پس جفن اعلی کو فقط اس حرکت کیواسطے مقرر کیا گیا کیونکہ عنایت الہی تقلیل آلات کی طرف بشرطیکہ کوئی خلل واقع نہو مصروف ہی اور اگر جفن اسفل کو صرف متحرک کیا جاتا اور جفن اعلی کو ساکن بنایا جاتا تو ممکن تھا مگر عنایت الہی اون آلات کیطرف مصروف ہی جو اپنے مبادی سے قریب ہون اور سیدہی راستہ سے کام چلے تو ٹیڑہا راستہ اختیار نکیا جاے لہذا صرف جفن اعلی کو جو نسبت اعصاب سے اقرب تھی اور عصب کو اوسطرف آنے مین ٹیڑہا ہونا اور مڑنا بھی پڑتا ہی برخلاف جفن اسفل کے کہ اوسطرف عصب کو آنے مین انقلاب وانعطاف واقع ہوتا جسکی وجہ سے معرض آفات ہوجاتا لہذا جفن اعلی ہی کو متحرک کیا۔ اور جفن اعلی کو بند کرنیکے واسطے ایک عضلہ کافی نہین ہوسکتا کیونکہ عصب اپنے مبدا سے خارج ہوکر عضلہ کیطرف بجانب اسفل منحدر ہوکر پھر بجانب فوق مرتفع ہوگا تب اوس سے یہ کام جو جفن اعلی کا نیچے کی طرف کہینچنا ہے حاصل ہوگا پس کنارہ کے طرف آ جیسے وہی کنارہ بند ہوگا جس طرف یہ عصب آیا ہی اور دوسرا کنارہ کہلا رہیگا اور جو جفن اعلی کے وسط مین لاکر نیچے اتارا جاوے تو اتصال کو مانع ہوگا۔ لہذا دو عضلے دونون گوشہ چشم کیطرف لگائے گئے تاکہ اونکے کہینچنے سے پوری جفن بند ہو جاوے اور چونکہ کھولنے کیواسطے ایک عضلہ کافی ہی وسط جفن مین ایک عضلہ اس کام کیلئے لگایا گیا اور اوسکے وتر کا کنارہ جفن کے کنارہ پر پھیلا دیا گیا جب وہ منقبض ہوتا ہی تو آنکھ کھل جاتی ہے پھر ایک اور عجیب صنعت اور حکمت کیگئی کہ کنارہ جفن پر ایک تار غضروفی لگا دیا گیا اور اوس تار مین اس وتر کے باریک ریشے باندہے گئے تاکہ جسوقت وہ وتر تشنج کرے تو تمام جفن یکبارگی کھل جاوے ذلکم اللہ ربکم لا الہ الا ھو

دلیل (۲۷۶) رخسارہ کی حرکت بالاستقلال نہین کی گئی کیونکہ کوئی غرض اوس استقلال حرکت سے متعلق نہ تھی لیکن دو حرکتین رخسار کے واسطے واقع ہین ایک بمتابعت فک اسفل کی اور دوسری بشراکت دونون لب کی اور حرکت اولی کا سبب عضلات فک اسفل ہین اور حرکت ثانیہ اوس عضلہ سے ہے جو رخسار اور لب کیواسطے مشترک ہی اور وہ ہر رخسار مین ایک عضلہ ہی جسکو عریضہ کہتے ہین وہ عضلہ

چار جزء سے مرکب ہے کیونکہ لیف رباطی اوسکا چار مقام سے نکلا ہے ایک چنبر گردن سے نکلکر صعود کر کے دونون طرف لب کی مل گیا ہے اوسکا کام موںھ کو نیچے کیطرف جذب کرنا ہے اور دوسرا لیف یعنی ریشہ ہڈی کی رباط کا سینہ کی ہڈی سے نکلکر سیدھا بائین طرف لب کے اور بایان دائین جانب لب کی آیا ہے اوسکا کام یہ ہے کہ لبونکو آگے کیطرف نکالدے اور موںھ کو تنگ کر دے چنانچہ پھونکنے اور کلی کرنے اور بوسہ لینے کے وقت یہی حالت ہوتی ہے - اور تیسرا لیف شانہ کی ہڈی کے کنارہ سے نکلکر دونون طرف گردن کے صعود کر کے کنارہ لب سے مقام لیف ثانی کے اوپر ملا ہے جب یہ دونون طرف سے تشنج کرتا ہے تو موںھ کو بجانب یمین و یسار برابر حرکت دیکر ہیئت ضحک پیدا کرتا ہے اور جو ایک طرف کا لیف حرکت کرے تو ہیئت لقوہ کی پیدا ہوتی ہے اور چوتھا لیف گردن کے فقرۂ ثانیہ سے نکلکر کان کی برابر ہوتا ہوا انتہاء رخسارہ تک آیا ہے اوسکی حرکت دینے سے رخسارہ کو خوب حرکت ہوتی ہے جسکے تابع لب بالا کی حرکت بھی ہے اور لبونکے واسطے چار عضلے خاص ہین دو عضلے تو لب بالا کی جانب یمین و یسار آئے ہین اور دو عضلے لب زیرین کے یمین و یسار مین ہین پس یہ چار عضلے واسطے حرکت خاص لب کی کافی ہین لیکن لب کی عضلات گوشت لب سے ایسے متصل ہین کہ قوت حساسہ کو اونکی تمیز دشوار ہے اور دونون منخر مین ناک کی دو عضلے صغیر قوی دونون طرف رخسار سے آکر کنارہ بینی سے متصل ہوے ہین تاکہ دفع فضول و جذب و دفع ہوا یہ منخر کو حرکت دین پس ایسے ایسی صنائع و بدائع و انتظامات بجز خالق کائنات کوئی دوسرا کرسکتا ہے ہرگز نہین -

دلیل (٧٧) دانت سے کسی شی کا کاٹنا اور چابنا بدون جبڑے کی حرکت کی نہین ہوسکتا پھر فک اسفل کو ہی اس حرکت کیواسطے کیون خاص کیا حالانکہ جفن اعلی کی حرکت جفن اسفل سے (چنانچہ ابھی مذکور ہوا) بہتر اور اولے بیان کیگئی ہے تو جبڑا اوپر کا کس وجہ اور کس فائدہ کی باعث حرکت نہین کرتا اور صرف نیچے کا جبڑا ہلتا ہے - جواب من ہمین چند فوائد ہین ایک یہ کہ خفیف اور ہلکی شئے کی حرکت سہل ہے اور فک اسفل کو خفیف اسلئے رکھا گیا کہ وہ کسی عضو کا اعضا مین سے حامل نہین برخلاف فک اعلی کے کہ وہ دماغ اور بینی اور آنکھونکا حافظ اور حامل ہے جسکی وجہ سے اوسکو عظیم اور سخت بنایا گیا ہے - دوسرا فائدہ یہ ہے کہ حرکت سے متحرک کو ضرر اور تکلیف ہوتی ہے اور فک اسفل کی حرکت کی کوئی شئے تابع نہین جسکو ایذا ہو البتہ فک اعلی کی حرکت سے آنکھ اور ناک کو ایذا ہوتی جو کہ اعضاء شریفہ مین سے ہین - تیسرا فائدہ یہ ہے کہ فک اعلی کا جوڑ سر کی ہڈی سے خوب مضبوط لگانا ضرور ہے تاکہ اپنی ثقل کی وجہ سے نہ اکھڑ جاوے اور جو فک اعلی ہی کو متحرک کیا جاتا تو اوسکا جوڑ ڈھیلا رکھنا ضرور تھا تاکہ حرکت اوسکی آسان ہوتی اور جوڑ ڈھیلے ہونے مین اکھڑ جانیکا اندیشہ تھا - اب باقی رہا یہ امر کہ بعض حیوانات مثل تمساح یعنے ناگ کی اپنے فک اعلی کو حرکت دیتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ اس حیوان کی غذا شکار ہے اور اوسکے دونون ہاتھ خفیف ہلکے ہین جن سے شکار قابو مین اوسکے نہین آتا جیسا کہ اور درندے ہاتونسے کام لیتے ہین یہ نہین لیسکتا اسلئے اوسکی موںھ کی گرفت قوی کر دیگئی تاکہ یہ قوت ہاتون کے ضعف کی تلافی کرے اور قوت گرفت مین جب ہو کہ جب عضو متحرک بالارادہ متحرک

بالطبع بھی ہوا اور فک اسفل اگر متحرک کیا جاتا تو اوسکی ارادی حرکت اور طبعی حرکت مین مخالفت ہوتی اسلیئے کہ ارادی حرکت فک اسفل کی بجانب فوق ہے اور طبعی حرکت فک اسفل کی بطرف اسفل ہے اور چونکہ تمام کاٹنے اور چابنے کی قوت کا زیادہ محتاج تہا لہذا اوسکی دانت اوپر نیچے کے مثل آرہ کے بنائے گئے تاکہ ایک کے زوائد دوسرے کے گڑھون مین داخل ہوجاوین پس یہ حکمت بھی اوسی حکیم مطلق کا فعل ہے۔

دلیل (۲۷۸) فک اسفل تین حرکت کا محتاج ہے ایک کھولنے کی حرکت دوسری بند کرنیکی۔ تیسری چابنے کی کہ جسکی حرکت سے فک اسفل نیچے اترتا ہے اور بند کرنے مین اوپر چڑھتا ہے اور چابنے مین دونون جانب گھومتا اور میلان کرتا ہے پس بند کرنیکے عضلات اوپر سے اترنا چاہئین تاکہ جب وہ اوپر کیطرف منقبض ہون تو مونھ بند ہوجاوے اور کھولنے کیواسطے عضلات نیچے سے اوپر صعود کرین تاکہ نیچے کیطرف انقباض کرنیسے مونھ کھل جاوے اور چابنے کیواسطے عضلات مورب یعنی کج رکھے ہون تاکہ دونون جانب حرکت ہوسکی لہذا بند کرنیکے لئے دو عضلے پیدا کیے گئے ایک سیدہی کنپٹی سے اور دوسرا بائین سے اترا ہے اور یہ دونون عضلے انسان کے جبڑے مین چھوٹے اور نرم بہ نسبت دوسرے حیوانات کی پیدا کیے گئے ہین کیونکہ ہر حیوان کا جبڑا جب انسان کے جبڑے سے مقابلہ کیا جاوے تو وہ زیادہ عظیم اور ثقیل بہ نسبت انسان کی پایا جاویگا اسلیئے انسان کا کھانا صناعی تیار کرکے وہ نرم ہوتا ہے اور اوسکا جبڑا سخت حرکت کا محتاج نہین تاکہ انسان کا فک اسفل اور اوسکے عضلات سخت بنائے جاوین البتہ حیوانون مین کاٹنے چابنے کی بڑی قوت درکار ہے پہر حفظ و حکمت الہی نے ان دونون عضلونکو زوجین کی ہڈی مین جو کنپٹی پر ہین محفوظ اور مستتر کیا کیونکہ اونکی نرمی کی وجہ سے جو قرب دماغ کی باعث سے ہے اور بسبب مشارکت دونون کے دماغ سے آفات و اوجاع عارض ہونے سے سرسام وغیرہ کا خوف تھا اسلیئے اونکو چھپا ہوا زوجین کی ہڈیون کے نیچے رکھا گیا اور ان دونون عضلون کا وتر عظیم کنارہ فک اسفل پر لگایا گیا تاکہ وتر کے تشنج سے فک اسفل اوپر کو اوٹھ جاوے۔ علاوہ برین ان دو عضلونکے اعانت کیواسطے دو عضلے اور داخل دھن مین لگادیے گئے تاکہ نرمی اور صغر کی تلافی ہوجاوے اور کھولنے کیواسطے دو عضلے مکرر لگائے گئے اور چونکہ منشا اونکی لیف کا خلف گوش تھا اسلیئے دوہرا عضلہ ہر طرف کردیا اسطرح کہ بیچ مین وتر کرکے پھر عضلہ بنگیا ہے پھر وہ دونون اپنے وتر سے وسط ذقن مین ملگئے ہین تاکہ جب وہ کھنچین تو فک اسفل کو خلف کیطرف حرکت ہو اور مونھ کھل جاوے۔ اور چابنے کیواسطے بھی دو عضلے مثلث شکل کے دونون طرف مین رکھے گئے کہ ایک زاویہ اوسکا رخسارہ مین اور دوسرا زاویہ فک اسفل مین اور تیسرا زاویہ کنپٹی مین رکھا گیا تاکہ مختلف حرکات پر قدرت ہو اور حرکت چابنے کی حاصل ہو پس یہ عنایت اور رافت اور حکمت اور اسرار اور باریکئین اور صنعتین بجز خالق حکمت و اسرار کے کون کرسکتا ہے۔

دلیل (۲۷۹) چونکہ سر محل حواس ہے جو بدن کیواسطے مثل جاسوس ہین اسلیئے سر کو مختلف جہات کے طرف حرکت کرنیکی قدرت دی گئی تاکہ ہر طرف سے اشیاء پر مطلع ہوجاوے اور بعض حرکات سر کے خاص ہین اور بعض حرکات اوسکے ہمراہ

گردن کے ہین پہر ہر ایک یا اگلی جانب ہوگی یا پچھلی جانب یا یمین یا یسار اور یمین و یسار کی حرکت سے حرکت انقلابی بطور استدارہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور سر کو بلا شرکت گردن کے اگلی جانب جھکانیوالے عضلے ہین اگر ایک عضلہ کھینچتا ہے تو سر اوسکی طرف جھکتا ہے اور جو دونون عضلے سمٹتے ہین تو سر برابر جھکتا ہے اور جو وہ عضلات کہ سر کو مع گردن کے اگلی جانب جھکاتے ہین وہ ہی یعنی مجرائے طعام کے نیچے رکھے ہوئے ہین اور صرف سر کو پچھلی طرف پلٹانیوالے چار زوج عضلات کی ہین اور جو عضلات کہ سر کو مع گردن کے پچھلی طرف لیجاتی ہین وہ بھی چار جوڑ ہین اور جو عضلات یمین و یسار کے طرف حرکت دیتے ہین وہ دونون طرف یمین چار ہین کہ ان چار مین سے جو تشنج کرتا ہی اوسکی طرف سر حرکت کرتا ہی اور جو دونون ایک طرف کی حرکت کرین تو سر برابر اونکی طرف بلا ترتیب مائل ہوتا ہی پس اس حکمت کا مبدأ اعلی بھی وہی مسبب الاسباب باریتعالی ہے۔

دلیل (۲۸۰) مجرائے طعام کو مجرائے نفس کے پیچھے چند وجوہ سے رکھا گیا ہی ایک یہ کہ مجرے ہوا کا وسط ریہ سے متصل ہونا ضروری ہے تاکہ تمام اجزا ریہ مین ہوا برابر نفوذ کرے اور یہ جب ہو سکتا ہی کہ جب اس مجرے کو اگلی جانب رکھا جاوے تاکہ ریہ کے مقابل ہو دوسرے یہ کہ اندر کی جانب گرم زیادہ ہی اور ہوا داخل ہونیوالی سرد چاہئے پس اگر اسکو اندر کی طرف رکھا جاتا تو یہ غرض حاصل نہ ہوتی تیسرے یہ کہ مجرۂ ہوا محتاج ہے کہ اعلی حنجرہ مین ہوا اور حنجرہ اس امر کا محتاج ہے کہ اوسکی تجویف وسیع ہو تاکہ ہوا کثیر کی گنجایش ہو اور اعلی گردن کا تنگ ہے لہذا مجرے ہوا اگلی جانب ہونا ضرور ہوا تاکہ اسطرف تمدد اوسکا آسان ہو اور جو اندر کی طرف ہوتا اتنی وسعت نہ پاتا پس یہ حکمت اور صنعت اور عنایت اور رحمت بھی اوسکی بدولت ہی جس نے عقل و شعور پیدا کیا ہے۔

دلیل (۲۸۱) مجرے ہوا کا جسکو حنجرہ کہتے ہین تین غضروف سے مرکب ہی ایک غضروف گردن مین ذقن کے نیچے محسوس ہوتا ہے اوسکا نام درقی ہے اور دوسرا غضروف اوسکے مقابل مین پچھلی طرف لگا ہوا ہے اوسکا نام لا اسم لہ ہے ان دو غضروف کے ملنے سے تشکل حلقہ پیدا ہوی ہے جس سے حنجرہ کا موںھ بنا ہے اور تیسرا غضروف جسکا نام مکبی ہے مثل سرپوش کے پچھلے غضروف سے جسکا نام لا اسم لہ ہے متصل ہے اور اگلے غضروف سے جسکا نام درقی ہے اتصال نہین رکہتا مگر اوسوقت جبکہ کوئی شے کھائی جاوے تو وہ درقی پر گر کر موںھ کو حنجرہ کی بند کر دیتا ہی تاکہ کوئی شے مجرائے نفس مین نہ جانے پاوے پس اگر یہ مجرے کہلا رہتا تو کہانا پینا اسمین چلا جاتا اور کھانسی پیدا ہو جاتی جب تک وہ شے خارج نہ ہوتی انسان بچین رہتا۔ لہذا مجرائے نفس کو ایسا پیدا کیا گیا کہ وقت نفوذ ماکول و مشروب کے وہ بند ہو جاوے اور دوسرے اوقات مین کھلا رہے تاکہ ہوا کی آمد و رفت ممکن ہو اور صرف اون دو پر کفایت نکی کیونکہ غضروف ہا اوقات بند ہونے اور کھلنے مین اطاعت نہین کرتا۔ لہذا سرپوش بھی اوسپر لگایا گیا اور غضروف کا سرپوش اسلئے مقرر کیا کہ اگر اس سے نرم ہوتا تو لقمہ کے ثقل سے مڑ جاتا اور کھانا یا پانی اندر چلا جاتا اور جو زیادہ سخت غضروف سے ہوتا تو اوسکے اطراف کا مڑ کر پورا ڈہک جانا دشوار ہوتا اسلئے غضروف بنایا گیا پھر عجب طرح سے اوسکو پچھلے غضروف سے ربط دیا گیا جس سے بڑی ہی حکمت اور دانائی اور عظمت اور کبریائی صانع مطلق کی ظاہر ہوتی ہے۔ دو یہ ہے کہ غضروف لا اسم لہ مین دو زائدے

مثل گھنڈیون کے پیدا کئے گئے اور غضروف لکمی مین دو گڑہے بنائے گئے جنکے اندر وہ زائدے داخل رہتے ہین پہر اون کو روابط سے مضبوط کر دیا گیا تاکہ باہر نہ نکلین اور جو ایک زائدہ اور ایک گڑہا ہو تو ایک نہ ایک جانب بند ہوتے وقت کھل جاتی اور اوٹھ جاتی جسکے اندر سے ہوا کا زور ہوتا اور لکمی مین مغاک بنائے گئے اور لا اسم لہ مین زوائد کئے گئے اور اوسکے برعکس نہین کیا گیا تاکہ زوائد وقت بند ہونیکے نقرون مین خوب داخل رہین اور انطباق قوی ہو اور جو لا اسم لہ مین نقرے بنائے جاتی تو وقت ڈہکنے کی زوائد لکمی کے نقرون مین پورے پورے داخل نہ ہوتے اور ایک غضروت دوسرے کیساتہہ متصل نہ ہوتا اور انطباق مین ضعف واقع ہوتا پس حنجرہ کا موتھہ درقی اور لا اسم لہ کے باہم ملنے اور تباعد سے تنگ ہوتا ہے اور کہلتا ہے اور لکمی کے درقی پر گرنے یا جدا ہونیسے وہ موتھہ بالکل بند ہو جاتا ہے یا کھل جاتا ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ تمام وجوہ مین نہایت اختصار کیا جاتا ہے ورنہ کتاب بڑی ضخیم اور غوامض کیوجہ سے نہایت مشکل ہو جاتی۔

**دلیل (۲۸۲)** ایک ہڈی آگے حنجرہ کے رکھی ہوی ہے جسکو عظم لامی کہتے ہین وہ اسلئے پیدا کی گئی ہے کہ حنجرہ کی عضلات اوس پر بہروسہ کرین کیونکہ عضلات کیواسطے وقت تحریک کی وہ عضو ضرور ہے جس سے الیاف نکلکر عضلات داخل ہوی ہون اور گردن اور حنجرہ کی ہڈیاں بعید تھین دوسرے اونکی وضع بھی عضلات کی مناسب نہ تھی اسلئے یہ ہڈی بنا کر اوس سے ریشے نکالے گئے تاکہ عضلات بذریعہ اون ریشون کے اس ہڈی قریب سے وقت تحریک حنجرہ و زبان کی ٹیکہ لے سکین پہر چونکہ حنجرہ کی حرکات کے واسطے عضلات کا ہونا ضرور ہے لہذا واسطے کھولنے اور بند کرنیکے جدا جدا عضلات بڑی حکمت سے لگائی گئے ہین کہ مافوق آن متصور نیست۔ علی ہذا قصبہ ریہ و مری پر بھی عضلات لگائے گئے ہین تاکہ قصبہ ریہ کو تنگ کر سکین اور مجرائے طعام مین طعام کو جذب کرنے مین اعانت کرین۔ پس اسقدر میناکاری بجز جناب باری عز اسمہ کے کون کر سکتا ہے۔

**دلیل (۲۸۳)** زبان مین نو عضلے ہین دو عضلے دونون کنارون پر ہین تاکہ زبان کو عرض مین حرکت دین اور دو عضلے وسط زبان مین ہین جب وہ سمٹتے ہین تو زبان بھی سمٹ جاتی ہے اور جب وہ دراز ہوتے ہین تو زبان بھی لمبی ہو جاتی ہے اور دو عضلے اول و دوم قسم کے عضلونکے وسط مین ہین وہ زبان کو ٹیڑہی حرکت دیتی ہین اور دو عضلے ان عضلات مذکورہ کے نیچے ہین وہ زبان کو اوپر کیطرف قلب کرتے ہین اور ایک عضلہ عظم لامی سے متصل ہے کہ زبان کو طرف عظم لامی کے اور عظم لامی کو طرف زبان کی لاتا ہے اور بعض کے نزدیک عضلہ طولی ہی اس کام کو کرتا ہے وہ اس عضلہ کے قائل نہین اونکے نزدیک زبان کے صرف آٹھ عضلے ہین۔ علی ہذا گردن پر چار عضلے رکھے ہوے ہین جنکی وجہ سے گردن خاص کی حرکت بجانب یمین و یسار و ورا ہی ہے اور جب چارون عضلے متشنج ہون تو گردن سیدہی کھڑی رہتی ہے۔ ذرا غور کا مقام ہے کہ یہ حکمت کس کا کام ہے۔

**دلیل (۲۸۴)** سینہ کی انبساطی و انقباضی حرکت کیواسطے عضلات کثیرہ پیدا کئے گئے ہین بعض صرف بسط کیلئے اور بعض صرف قبض کیلئے بعض قبض و بسط دونون کیواسطے ہین عضلات باسطہ نو ہین جنمین حجاب بھی داخل ہے سوائے حجاب کے جملہ

عضلات باسط خارج اضلاع مین لگے ہین اور حجاب داخل اضلاع مین ہے جو درمیان اعضا رغذا و اعضا تنفس کی حاجز اور مانع واقع ہوی ہے اور آلات تنفس کی حفاظت کرتی ہے اور بخارات اغذیہ کو اعضا رشریفہ کیطرف صعود کرنیسے مانع آتی ہے اگر یہ حجاب نہو تی تو انسان کو ان بخارات سی ہمیشہ ایذا ہوا کرتی لہذا اس حجاب کو عضلات تنفس مین سب سی اشرف کہا گیا ہے کیونکہ وقت خواب اور بیہوشی کے بذریعہ اسی حجاب کی سانس اور دم جاری رہتا ہے اور یہ حجاب پچھلی طرف سی پیٹھ کے واسطے اور اگلی جانب سی معدہ کیو اسطے مکان وسیع کردیتی ہے اور اخراج ثفل کا امعا رسے اور اخراج جنین وقت ولادت کی اسکے اعانت سے ہوتا ہے اسکا منشا آخر عظم قص یعنے سینہ ہے وہان سی دونون طرف اسفل مین مڑی ہوی گئی ہے اور بارہوین فقرہ صلب سی متصل ہو گئی ہے اور یہ حجاب وسط مین وتری اور جوانب مین لحمی ہے اور اسپر موٹی جھلی لگی ہوی ہے اس مین حرکت ارادیہ اور قوت تسخیر یہ ہے کہ جب انسان مین ارادہ نہو تو یہ عضلہ قائم مقام جمیع عضلات کی ہو کر تنفس جاری رکھی۔ اور عضلات قابضہ بھی نو ہین ایک حجاب جو بالعرض قبض صدر کرتی ہے اور آٹھ عضلات داخل اضلاع مین رکھی ہوے ہین۔ اور جو عضلات دونون کام کرتے ہین یعنی قبض و بسط وہ اٹھاسی ہین کیونکہ ہر دو ضلع کے درمیان چار عضلے ہین جنکو ایک عضلہ ہونیکا گمان کیا جاتا ہے اور اضلاع چوبیس ہین جنکے اطراف مین عضلات نہین پس دونون جانب گیارہ گیارہ عضلے ہوے اور ہر عضلہ واقع مین چار عضلے ہین ان سب کی تفصیل کیو اسطے دفتر چاہئے پس غور و فکر کا مقام ہے جسکو ذرا بھی عقل سلیم ہے وہ صانع حقیقی کا کیونکر انکار کرسکتا ہے۔

دلیل (۲۸۵) بازو کے عضلات چند اقسام ہین ایک قسم جسکے تین عضلے ہین صدر سی بازو کی طرف آئے ہین اور اوسکو اسفل کیجانب جذب کرتے ہین اور صدر سے قریب کرتی ہین اور دو عضلے ہین جو بازو کو پچھلی طرف جذب کرتی ہین اور پانچ عضلے ایسے ہین جو بازو کو اوپر کیطرف مع میلان انسی یا وحشی کیجانب اُٹھاتے ہین پھر ہر ایک کا منشا جدا دوسرے سے کیا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل بجز صانع حکیم علیم کے دوسرے کا نہین کیونکہ اوس سی بہتر مقام اور موضع جو عطا ہوا ہے کسی عاقل کی عقل نہین بتا سکتی۔

دلیل (۲۸۶) ساعد کیواسطے بسط کرنیوالے عضلات دو ہین کیونکہ ایک فرد تو انسی جانب کیطرف اور دوسرا فرد وحشی جانب کیطرف ساعد کو بسط کرتا ہے اور قبض کرنیوالے عضلات بھی دو ہین جو اسیطرح داخل اور خارج کیطرف قبض ساعد کرتے ہین۔ علی ہذا قلب کرنیوالے اور اوندھا کرنیوالے بھی دو دو عضلے ہین۔

دلیل (۲۸۷) رسغ یعنے پہونچے کی حرکت بھی بذریعہ عضلات باسطہ و قابضہ و باطحہ و کابہ ہے جنمین تین عضلے باسطہ اور تین قابضہ ہین جو فعل کب و بطح بھی کرتے ہین اور انگلیونکے عضلات بعض ہتھیلی مین اور بعض ساعد مین رکھے ہوئے ہین جنکے اوتار طویل ہین پانچ عضلات واسطے بسط کرنے پانچ انگلیونکے ہین اور اسفل کیطرف مائل کرنیوالے عضلات ابہام اور خنصر مین دو دو اور باقی انگلیونمین ایک ایک ہے اور قبض کرنیوالے ہر انگلی کے چار چار عضلات ہین اور فوق کیطرف مائل کرنیوالے پانچ ہین پانچ عضلات ہین ہر ایک کا منشا اور فعل جدا جدا یا بطور معاونت کے ہے غرض جو انداز رکھا ہے وہ بجز حق تعالی کے

کسی دوسرے سے ممکن نہین۔

دلیل (۲۸۸) کمر پر دونون جانب فقار کی ایک ایک طولیہ عضلہ جسکا لیف تیئیس فقرون سے دونون طرف ہی کہ ہر فقرہ سے ایک لیف نکلکر عضلہ واحد بنگیا ہے رکہا ہوا ہے اوس سے کمر کا اگلی پچھلی طرف حرکت کرنا بڑی دلیل صانع رحیم وکریم کی حکمت بالغہ پر ہے وفی انفسکم افلا تبصرون۔

دلیل (۲۸۹) پیٹ پر آٹھ عضلات ہین جنکا فائدہ یہ ہی کہ بول وبراز وجنین واساک نفس وقئے مین اعانت کرتے ہین کیونکہ بول گو رقیق سہل الاندفاع ہے مگر چونکہ گردن مثانہ بجانب بالا ہی اسلئے اوسکا نکلنا دشوار ہی جب تک کہ عضلات بطن اعانت نکرین اور اوپر کیجانب گردن کو اسلئے رکہا گیا ہے تاکہ بول بوقت ارادہ دفع تک رکا رہی اور براز مین اعانت اسلئے ہے کہ آنتین بہت پیچدار ہین قوت قویہ دبانیوالے کے محتاج ہین تاکہ اونکا فضلہ سہل ہو خصوصاً جبکہ بذریعہ ماساریقا کے رطوبات اونکے جذب ہوکر خشک براز ہوگیا ہو اور جنین مین اسلئے کہ وہ اپنے نکلنے مین تمدید قوی کا محتاج ہی تاکہ مخرج وسیع ہو۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہی کہ حجاب حاجز کیلئے یہ عضلات وقت انقباض کے اعانت کرتی ہین کیونکہ عضلات انقباض عضلات انبساط سے کم ہین اور تیسرا فائدہ یہ ہی کہ یہ عضلات معدہ اور امعاء کو گرم رکھتے ہین اور ہضم پر اعانت کرتے ہین اور حر وبرد خارجی کو مانع ہین اور احشاء کے محافظ ہین پہر ان سے صورت بدن بھی خوب مناسب ہی اگر یہ عضلات نہوتے تو سینہ اور بطن مین مناسبت نہوتی جس سے شکل بری معلوم ہوتی مثل ہزال والون کی انمین سے ایک جوڑا عضلہ کا پیٹ پر طول مین اور ایک جوڑا عرض مین رکھا ہوا ہے جس سے شکل صلیبی پیدا ہوتی ہی اور ایک بجانب یمین اور ایک بجانب یسار ترچھا بشکل صلیبی رکھا ہوا ہی اور طولانی زوج عرضی زوج کے اوپر اور وراء دونون زوج طولانی زوج پر واقع ہین کیونکہ ایسی وضع ہر طرف سے جذب کرنیکے لئے نہایت مناسب اور مضبوط ہوتی ہے

دلیل (۲۹۰) مردون کے خصیون مین چار عضلات اور عورتون مین دو عضلات ہوتی ہین اونکے چند فوائد ہین ایک یہ برد وحر خارجی سے اونکو محفوظ رکھے دوسرے یہ کہ اونکو سترخی زیادہ عادت سے نہ ہونے دے اور نیز بوجہ لحمی ہونیکے خروج منی پر اعانت کرین اور عورتون مین دو عضلے اسلئے رکھے گئے کہ اونکے خصیے اندر کی جانب ہوتی ہین باہر لٹکے ہوئے نہین ہین جیسا کہ مردون کے ہین تاکہ زیادہ عضلات کی حاجت پڑے اور مثانہ پر ایک عضلہ ہی جو اوسکے موہنہ کو احاطہ کئے ہوئے ہے اوسکا فائدہ یہ ہے کہ وہ بول کو وقت ارادہ تک روک رکھے کیونکہ اگر مثل سیل اور پسینہ کی ہر وقت بول خارج ہوتا تو کراہیت اور نفرت پیدا ہوتی اسلئے حکمت الہیہ کا اقتضا ہوا کہ اول گردون مین وہی مائیت ٹپکے بعد ازان مثانہ پر جبکہ گردے اوسکا خون اپنی غذا کیواسطے لے لین وہ مائیت صرفہ گر کر جمع رہے پس عضلہ اوسکا مسترخی ہو اور عضلات بطن بھی اوسکی اعانت کرین تو مجرے کشادہ ہوکر بول نکل جاوے۔ پس ہر ایک حرکت کیواسطے جو ارادی ہو عضلات کا وسیلہ حکمت آلہی نے معین تو سمجھ کیا ہی۔

دلیل (۲۹۱) تقبیض کے حرکت دینے والے دو عضلے دونون جانب طول مین رکھے ہوے ہین جب وہ تشنج کرتے ہین تو مجرے سے

سیسے ہو جاتا ہی اور منفذ مستقیم ہوکر خروج منی سہل ہوتا ہی اور دو عضلے جنکا منشا عظم عانہ ہی اصل قضیب سے ورابی شکل پر متصل ہین جب وہ تمدد کرتے ہین تو آلۃ التناسل سیدھا ہو جاتا ہی اور مقعد کے موہنہ پر ایک عضلہ ہی جو لحم مقعد سے ایسا مختلط ہی کہ تمیز دشوار ہی مثل عضلات لب کے اور اسکی قبض کو نیسے براز خارج ہوتا ہی اور ایک عضلہ مقعد پر اوس سے اندر جانب مین ہی جسکے دو طرفین اصل قضیب سے متصل ہین وہ اس غرض سے لگا ہی کہ وقت قائم ہونے آلۃ التناسل کے مقعد کے موہنہ کو تنگ کردے تاکہ وقت جماع کی براز خارج نہو کیونکہ جماعی حرکت سے قوی مسترخی اور ضعیف ہو کر کبہین خروج براز بلا ارادہ نہو اسیلئے جب یہ عضلہ مسترخی ہو جاتا ہی تو مرض عذیوطا عارض ہوتا ہی خصوصاً ایسی شخص کو جسکی حرص جماعی قوی ہوا اور چوتھے عضلے کا اون دونون عضلون کے اوپر قریب لگا ہوا ہی اس غرض سے کہ مقعد کو بجانب بالا اٹھاے رہے اور ڈھیلا نہ ہونے دے اسیلئے جب وہ مسترخی ہوتے ہین تو خروج مقعد کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہی اور دو عضلے اسوجہ سے کہ اٹھانا عضو کا دشوار ہے اٹھانیوالے آلہ مین قوت درکار ہی اور دوسرا فائدہ یہ بھی ہی کہ اگر ایک مین آفت آوے تو دوسرا کچھ کام دیگا ہر چند ہر عضلہ اثبات صانع کیلئے کافی دلیل ہی مگر واسطے اختصار کی ایک ایک دلیل مین چند چند عضلات مذکور ہین - والعاقل تکفیہ الاشارہ والکنایۃ

دلیل (۲۹۲) چونکہ ران کا بسط و قبض دوسری حرکات سے اشرف ہی اور بسط کی حرکت قبض کی حرکت سے اشرف ہی کیونکہ قبض مین صرف پنڈلی اور قدم اٹھانا پڑتا ہی اور قیام اور اعضاء آلیہ کا اٹھانا بوجہ بسط کے ہی لہذا عضلات بسط عضلات قبض سے قوی تر بنائے گئی اور عضلات قبض دوسرے عضلات سے اقوی کئی گئی پہر عضلات مبعدہ کا درجہ ہی کیونکہ عضو کا بعید کرنا زیادہ دشوار ہی اسلئے کہ اوسمین طبیعت کی مخالفت زیادہ ہی پہر قریب کرنیوالے عضلات ہین اسلئے کہ اوسمین پنڈلی کے اٹھانیکی حاجت پڑتی ہے برخلاف دیرہ عضلات کے کہ وہ چندان قوی نہین اسلئے کہ انمین زیادہ حرکت کی حاجت نہین اور عضلات باسطہ پانچ ہین اور عضلات قابضہ چار اور عضلات مقربہ بعض انکے باسطہ و قابضہ مین داخل ہین اور ایک عضلہ خاص ہے اور عضلات مبعدہ دو ہین اور مدیرہ یعنی ران گہمانیوالے بھی دو عضلے ہین اسیطرح پنڈلی کیواسطے حرکت دینے والے پانچ عضلات باسطہ اور پانچ قابضہ ہین اور اونکی افعال اور مناشی کتب مطولہ مین دیکہنے سے معلوم ہوگا کہ کسقدر صانع حقیقی کی حکمت عجیبہ و غریبہ ہے -

دلیل (۲۹۳) قدم کے اٹھانیوالے دو عضلے ہین اور قدم کو جھکانیوالے پانچ ہین کیونکہ پست کرنے مین تمام بدن اٹھانا پڑتا ہی جو قوت شدیدہ کا محتاج ہی اور ایک عضلہ کا اونمین سے وتر باطن قدم مین بچھا ہوا ہی تاکہ احساس کا فائدہ دے اور بالونکے نکلنے سے مانع ہو جنانچہ ہتھیلی مین بھی اسیوجہ سے بال نہین نکلتے کہ عضلہ اسکا مانع آتا ہی اور قدم کی انگلیونکے قوابض عضلات زیادہ رکھی گئی ہین کیونکہ نافع حرکت قدم مین قبض کی ہی غرض جملہ عضلات بدن کی پانسو انتیس ہین گویا اتنی باگین ہین جو ہر قسم کی حرکت دینے کو تیار ہین صرف ارادہ آدمی کا کافی ہی جس باگ کو چاہے حرکت اوسکی سبب سے وہ عضو متحرک ہوگا گو انسان کو معلوم نہین کہ وہ کس عضلہ کو فلان حرکت کیواسطے بلا دیگا لیکن مبداء فیاض نے اپنی رحمت کاملہ سے تمام عضلات کو انسان کی ارادہ مین مسخر کر دیا ہی - ارادہ ہوتے ہی وہ عضو جیسی حرکت چاہو وہی کرتا ہی جملا [illegible] عضلات کی تفصیل اور افعال سے بالکل بحث نہین ہی آپ ہی انصاف کیجئے کہ ان اشیاء کو کون پیدا کیا اور کرتا ہی - ذلکم اللہ ربکم فاعبدوہ وھذا صراط مستقیم

دلیل (۲۹۴) جیسے کہ دماغ اور نخاع سے واسطے حس و حرکت اعضا کی نکلے ہین اوسیطرح عضلات کی اشرف اجزا ہین جنکا ذکر وہ فائدہ کہ ایک

بالذات یعنی اونکی خلقت سی اولاً یہی غرض ہی اور دوسرا فائدہ بالعرض ہی یعنی خلقت سی اونکی دوسرا فائدہ بھی ہو جو اولاً مقصود نہین بلکہ ثانیاً ہی پس بالذات فائدہ تو یہ ہی کہ اونکی واسطے سی دماغ یا نخاع تمام اعضا کو حس و حرکت دیں اور بالعرض فائدہ یہ ہی کہ گوشت کو مضبوط اور بدن کو قوی کرین اور جن اعضا مین حس نہین مثل جگر و تلی و پھیپھڑے کے جب اونمین ورم یا ریاح پیدا ہو کر تمدد کرین تو جھلی کی ذریعہ سی جو اون پر لپٹی ہوئی ہی ادراک آفات ہو جاوے پھر ایک عنایت خاص باریتعالی کی اون اعصاب سی متعلق ہی جو احشا کی طرف نازل ہوئی ہین وہ یہ کہ اون پر ایک جرم جھلی دار لپیٹا گیا ہی جس سی زیادہ مضبوط ہو گئی ہین اور یہ تین مقام پر ہین ایک حنجرہ دوسرے اصول اضلاع تیسرے جبکہ مقام صدر سی اونسے تجاوز کیا ہی اور دماغی اعصاب اسلئی تجویز کئی گئی کہ احشا کو احساس کی زیادہ حاجت ہی تاکہ منافی اور مناسب جو اون پر وارد ہو تمیز حاصل ہو اور چونکہ دماغی اعصاب بہ نسبت نخاعی اعصاب کی زیادہ نرم ہین لہذا دور پہونچنے کے واسطے استحکام ضرور ہی اور اعصاب دو قسم کی ہین ایک افادہ حس کرتے ہین دوسرے افادہ حرکت کرتی ہین پس جو کہ واسطے افادہ حس کی ہین اور ملاقات سے حس پیدا ہوتی ہی اونکو بخط مستقیم عضو مقصود تک پہونچایا گیا ہی اور اعصاب حرکت کو پیچدار کر کے عضو مقصود تک بھیجا گیا ہی تاکہ دوری مین صلابت قبول کرلین پھر ہر ایک قسم کی اعانت اونکی نسبت سے بھی کی ہی کیونکہ اکثر اعصاب حس مقدم دماغ سے جو زیادہ نرم ہی نکلے ہین اور اکثر اعصاب حرکت موخر دماغ سی جو ذرا سخت ہی برآمد ہوئی ہین پس یہ حکمت اور یہ رحم اور یہ رافت بجز علیم حکیم قادر مختار رحیم رؤف کریم کے کون کرسکتا ہے۔

**دلیل (۲۹۵)** دماغ سی سات جوڑ پٹھوں کی دونوں طرف نکلی پہلا جوڑ دماغ کے دو بطن مقدم سی قریب زائدتین کی کہ جو قوت شامہ کے واسطے آئے ہین نکلا ہی سیدہا داہنی جانب اور بایان سیدہی طرف مائل ہو کر دونوں عصب ملگئی ہین اونکے ملتقے کو مجمع النور کہتے ہین پھر سیدہا سیدہے طرف اور بایاں بائین جانب مائل ہو کر دونوں آنکہہ مین رطوبت جلیدیہ تک پہونچا ہی جو اشرف اجزاء چشم ہے اور بجز اس جوڑ کے کوئی عصب مجوف نہین بنایا گیا تاکہ روح باصرہ اوسمین نفوذ کر سکے اور شبح سمالہ اوسمین باقی رہی اور دو آنکہین اسلئے بنائی گئین کہ اگر ایک مین آفت عارض ہو تو دوسری اوسکی قائم مقام ہو جاوی اور دونوں مین کچھ بعد رکہا گیا اسلئے کہ اگر ایک مقام مین ملی ہوئی ہوں ایک سی دوسری مین آفت اغلب سرایت کر جاوے اور ان دونوں پٹھوں کو وسط مین ملا کر ایک جگہ مشترک بنائی گئی کیونکہ داخل دماغ مین ایک مقام مشترک ممکن نہین اسلئے کہ قوی داخل دماغ کے اوس شی کا ادراک کرتی ہین جسکو حواس ظاہرہ نی ادراک کیا ہو اور جسکو حواس ظاہری ادراک نہین کرتے اوسکا ادراک قوی داخلی سی ممکن نہین لہذا ضرور ہی کہ وہ دونوں پٹھے دونوں آنکھونکی طرف سیدہی نہ جاوین بلکہ بطور دوراہی کے ٹیڑھے جاکر وسط مسافت مین ملجاوین اور دونوں سوراخ ایک ہو جاوین اور اوس مقام مشترک مین قوت باصرہ ہو تاکہ دونوں شبح ایک نظر آوین اور روح سائلہ جبکہ ایک حدقہ سی بند ہو جاوی تو دوسرے حدقہ مین آجاوی اور اوسکا ابصار زیادہ ہو جاوی اسلئے جب ایک آنکھ بند کیجاتی ہی تو دوسری کا ابصار قوی ہو جاتا ہی اور باہم درمیان مین ملنے سی ایک کو دوسری سی قوت اور استحکام بھی حاصل ہوتا ہی اور دونوں کانون مین مقام مشترک اس وجہ سے نہین رکہا کہ صوت کا ادراک ترتیب اجزا سی ایکدفعہ جملہ صوت نہین سنی جاتی مثلاً زید مین زا اور یا اور دال یکے بعد دیگرے مسموع ہوتی ہین لہذا سماعت مین اشتباہ نہین ہوتا معلوم ہو جاتا ہی کہ ایک صوت ہی یا دو ہین برخلاف بصارت کی کہ اس مین اگر دونوں آنکھ سے

دو شبیح ایک شی کی جاوین تو وہ شے معلوم ہونگی اسی لئے مجمع النور وسط مین رکھنے کی آنکھون مین ضرورت ہوی اور سمع اور لمس مین حاجت نہین
چونکہ آنکھ کا ذکر آگیا ہی لہذا اوسکی تشریح بھی سماعت فرمائیے وہ یہ کہ عصبہ مجوفہ دو جھلیون سے لپٹا ہوا آنکھ مین داخل ہوتا ہی تینون
اجزا اوس کے کہلکر بعض بعض کو محیط ہوا ہی پس موٹی جھلی جو اوسپر لپٹی ہوی ہی منبسط ہو کر اوس سے طبقہ صلبیہ بنا ہی جو آنکھ کی ہڈی سے
متصل ہی اور پتلی جھلی جو اوس پر لپٹی ہوی ہی منبسط ہو کر اوس سے طبقہ مشیمیہ بنا ہی اور نفس عصبہ مجوفہ کے انبساط سے طبقہ شبکیہ بنا ہی جس سے رطوبت زجاجیہ
متصل ہی اور اس رطوبت سے متصل بلا فاصلہ رطوبت جلیدیہ ہی جو اشرف اجزا چشم ہی اور رطوبت زجاجیہ سے غذا لیتی ہی پھر طبقہ شبکیہ کے اطراف مل کر درمیان جلیدیہ اور رطوبت
بیضیہ کے جو جلیدیہ کی غذا کا فضلہ ہی مثل نسیج عنکبوت رطوبت جلیدیہ پر محیط ہین تا کہ فضلہ اور غذا اصلی مین فاصلہ کرین اور طبقہ مشیمیہ
کے اطراف سے ایک طبقہ بنا ہی جسکے اطراف پتلے اور وسط موٹا ہی جسکو طبقہ عنبیہ کہتے ہین اور طبقہ صلبیہ کے اطراف سے طبقہ قرنیہ شفاف بنایا گیا
ہی جو طبقہ عنبیہ کے رنگ کو ظاہر کرتا ہی پھر سر کے اوپر کی جھلی سے جسکو سمحاق کہتے ہین بعد اعصاب حس کے طبقہ ملتحمہ بنا ہی جو سفید نظر آتا ہی اور
ملاقی ہوتا ہی اسی ترتیب بیان کی مطابق سات طبقے اور تین رطوبت ہر آنکھ مین ہین اب غور کا مقام ہی کہ صانع حقیقی نے کیا کیا حکمت
سے اعضاء انسانی بنائی ہین۔

**دلیل** (۲۹۶) دوسرا جوڑ دماغ کی مٹی سوراخ سے نکلا ہی جسمین سے عصبہ مجوفہ آنکھ مین پہونچا ہی اور ہر فرد اوسکی عضلات چشم مین منقسم
ہوی ہی اور تیسرا جوڑ دماغی نکلکر چوتھی جوڑ سے ذرا ملکر اور جدا ہو کر ہر فرد اوسکی چار شاخ ہو گئی ہی ایک شعبہ اوسکا اکثر حجاب اور معدہ اور امعا
مین پھیل گیا ہی اور دوسرا شعبہ نکلکر زوج خامس کی پٹھے سے ملکر طرف رخسارہ اور عضلہ عریضہ کی اکثر ان دونون کا آیا ہی لہذا باقی عضل
صدغین کی طرف آیا ہی اور تیسرا شعبہ نکلکر تین قسم ہو گیا ہی ایک قسم اوسکی ماق اصغر کی طرف مائل ہو کر عضلات صدغین و ماضغین و جبین
و جبہہ و جفن مین آئی ہی اور متفرق ہوی ہی اور دوسری قسم باطن انف مین جا کر اندرونی طبقہ انف مین متفرق ہوی ہی اور تیسری قسم شعبہ ثالث
کی دو فرع ہوی ہی ایک فرع تو اندر دہان کی جا کر دانت اور مسوڑون مین گئی ہی اور دوسری فرع رخسارہ اور کنارہ بینی اور لب بالا مین پھیلی
ہی اور چوتھا شعبہ زوج ثالث کا سوراخ فک اعلی سے نکلکر زبان مین پھیل گیا ہی تا کہ اوسکا حس ذوق دے اور بقیہ اوسکا مسوڑے اور لب زیرین
مین متفرق ہوا ہی اور زوج رابع نکلکر تالو مین پھیل گیا ہی اور زوج خامس کی ہر فرد مضاعف ہی پس ایک فرد اوسکی کان کی اندرونی جھلی
مین پھیلی ہی جس سے حس سماعت ہی اور دوسری فرد یعنی ہر فرد کا دوسرا حصہ جو اول سے اصغر ہی کان کے سوراخ پیچدار سے نکلکر زوج ثالث کے
عصبہ سے دو قسم ہو گیا ہی پس اکثر اوسکا اطراف رخسارہ و عضلہ عریضہ مین جو وہان ہی گیا ہی اور باقی اون دونون قسم کا عضلات صدغین مین آیا ہے
اب کچھ اور حکمت بھی سماعت فرمائیے کہ تیسرے جوڑ کا چوتھا شعبہ زبان مین اور زوج خامس کو کان مین کیون بھیجا گیا اسلئے کہ
کان تو کھلے رہنے کا محتاج ہی تا کہ بذریعہ ہوا کے صوت وصول ہو اور آلہ ذوق کا بند رہنا واجب ہی کیونکہ ذوق اوس وقت حاصل ہوتا ہے
جبکہ مطعوم کے اجزا رطوبت لعابیہ دہان سے ملکر زبان مین سرایت کرین لہذا زبان منھ کے اندر ہوگی پس آلہ سماعت کا صحت ہونا چاہیے
اسلئے اوسکا خروج موخر دماغ سے کیا گیا ہی جو اصلب ہی اور آنکھ کے عضلات مین ایک عصبہ اور صدغین کے عضلات مین دو عصبے کیون

پہنچنے مین دقت ہوئی اٰنکہ کا سوراخ زیادہ وسعت کا محتاج ہوا کہ عصب مجوفہ جو اغلظ ہی اوسمین نفوذ کرسکے اور چونکہ ہڈی اٰنکہ کی پتلے جرم کی ہے
لہذا [illegible] سوراخ کا متحمل نتہا بخلاف عضلات مضغیہ کی کہ وہ زیادہ مضبوطی کی محتاج نہین زیادہ غلظ کی محتاج نہین بلکہ غلظ اونکے
افعال [illegible] عظم حجری بوجہ سختی ثقوب کثیرہ کی متحمل ہی لیس ان لٹکنون اور صنعتون پر غور فرماکر بتلاے کہ یہ فعل اوریہ
صنعت کسکی ہے ہو الواحد القہار و لا الہ الا ہو

دلیل (۱۳۲) چھٹا جوڑا اعصاب دماغی کا یہ جوڑ سے اول خوب متصل ہے کہ گویا ایک ہی اونہائے درزلامی کی سوراخ سی نکلتا ہے
لیکن قبل نکلنے کی تین اجزا ہوگیا ایک جزو [illegible] مخرج کے عضلات حلق و اصل زبان مین
آتی ہے [illegible] زبان مین [illegible] کی اعانت کرے اور دوسری قسم عضلات کتف کیطرف نازل ہوتی ہی اور اکثر اوسکا حصہ
جو کتف پر [illegible] قسم اول سے بڑی اور تیسری قسم سے چھوٹی ہی اور تیسری قسم احشا کیطرف نازل ہوتی ہی اور راستہ مین عرق سباتی
سے لگکر [illegible] حنجرہ کے مقابل ہوتی ہی تو اوسکے شعبے او ن عضلات حنجرہ مین آتے ہین جنکے سر اوپر کی طرف ہین اور وہ حنجرہ اور او سکے
غضاریف اوپر کی طرف اوٹہاتے ہین پھر جب حنجرہ سے نیچے ہوتی تو اوسکے شعبے اون عضلات مین آتے ہین جنکے سر نیچے کیطرف ہین اور وہ
حنجرہ کے سرپوش کو اسفل کی طرف جذب کرتے ہین تاکہ منہ حنجرہ کا بند ہو جاوے اور چونکہ یہ شعبے نیچے ہوکر اوپر چڑہے ہین اسلئے اونکو
عصب راجع کہتے ہین اور یہ شعبے اعصاب دماغ اسلئے حنجرہ کے اطباق کرنیکو چڑہائے گئے کہ اعصاب نخاعی اگر صعود کیجاتی تو غیر مستقیم
صعود کیطرف غضروف طرحی کو اسفل کیطرف بطور مستحکم جذب نکرتے اور چھٹا جوڑا اسلئے تجویز کیا گیا کہ جو اعصاب دماغی قبل سادس کی ہین وہ اعلا
وجہ اساس مین منقسم ہو گئے ہین اور ساتوان جوڑا اگر نزول کرکے صعود کیا جاتا تو مثل چھٹے جوڑے کے سیدہا نزول نکرتا بلکہ لامحالہ اوسکو تو ریب
اور بھی حاصل ہوتی حالانکہ طرحی غضروف اپنی جذب مین استقامت کا محتاج ہے اور چونکہ چڑہانے مین نازل شعبے کی استناد ضرور ہی لہذا شریان عظیم
ان شعبونکی بندش کر دی گئی تاکہ وقت حرکت کی اوسپر بھروسا اور اعتماد کرے اور بائین طرف کا شعبہ پس نے اس شریان پر اعتماد کیا ہے
مستقیم اور غلیظ ہوکر اوسپر لپٹا ہے اوسکو دوسری وثاقت کی حاجت نہین البتہ جانب یمین کا شعبہ جو اس شریان کو لپٹا ہی بوجہ خروج
شعبونکی اوس سے وہ دقیق ہو گیا ہے اور مستقیم بھی نہین رہا اسلئے اوسکو رباطات سے مضبوط کر دیا گیا ہے تاکہ تلافی مافات متصور ہو پھر باقی
اس عصب راجع کا انشا خدار ہوکر اغشیہ حجاب وصدر و عضلات ہر دو وقلب و ریہ اور معدہ اور شراکین و امعا مین متفرق ہوا ہے اور باقی
حجاب معدہ مین نفوذ کرکے زوج سادس کے شعبے سی ملکر دونون اغشیہ احشا اور عظم خاصرہ مین منتہی ہوے ہین اور ساتوان جوڑا
اعصاب دماغی سی اکثر اوسکا عضلہ محرکہ لسان و عضلہ مشترکہ درمیان غضروف درقی و عظم لامی کے مین آیا ہی اور باقی کبھی دوسرے عضلات مین
[illegible] مخرج کیطرف محتاج [illegible] قبل زوج سابع جملہ ازواج دوسرے
عضلات مین [illegible] اسلئے حرکت [illegible] اسلئے ساتوان جوڑا مخصوص کیا گیا کیونکہ ذوق زبان کیواسطے زوج ثالث کا شعبہ لگ گیا
ہے پس [illegible] ہر جوڑ کی یہ حکمت بنظر عبرت دیکہئے۔

دلیل [illegible] اعصاب نخاعی مین آٹھ فقرات گردن سے پیدا ہوتے ہین اول جوڑ فقرۂ اولی سے [illegible]

نکلا عضلات سر مین متفرق ہوا ہے اور دوسرا جوڑا اوس سوراخ سے نکلا ہے جو درمیان [illegible] ثانیہ کے [illegible]

دیا ہے اور باقی اوسکا عضلات [illegible] کی طرف آیا [illegible] سوراخ سے نکلا [illegible]

مین مشترک ہو اور [illegible] عضلات [illegible]

جو سر و گردن [illegible] لپٹا ہے اور [illegible]

کانون کی جڑ سے ہین [illegible]

ہوتے ہین اور [illegible]

پس اوسطرف کی آواز [illegible] دوسرے حیوانات [illegible]

پچھلی جانب [illegible] اگلی جانب ہوا ہے پس اگر یہ طرف کانون کو ایسا [illegible]

رہتا ہے ایسے [illegible] کے گئے ہین اور دوسری فرع رخسارہ کے [illegible] مین آئی ہے۔ اور [illegible]

سوراخ سے نکلا ہے جو فقرۂ ثالثہ و رابعہ مین مشترک ہے اور مثل ثالث کے دو فرع ہوا ہے ایک فرع مقدم کی صغیر ہے [illegible]

اور دوسری فرع جو بڑی ہے [illegible] مائل ہوئی ہے اور [illegible] ہوکر شانہ تک پہونچا ہے اور [illegible] شعبے اوس عضلات

[illegible] درمیان گردن اور سر کے مشترک ہین پھر باقی مگر اگلی طرف عضلات [illegible] مین آئی ہے

اور پانچوان جوڑ بھی دو فرع ہو گیا ہے اگلی فرع جو صغیر ہے عضلات رخسارہ منکسر راس و دیگر عضلات مشترکہ راس [illegible] مین آئی ہے

اور پچھلی فرع جو کبیر ہے دو شعبے ہوئی ہے ایک شعبہ اوسکا اعلی کتف پر آیا ہے جسکو شعبۂ [illegible] سادس و سابع مختلط ہوا ہے اور عضلات مقام

مین متفرق ہوا ہے اسیطرح زوج چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان سوراخون مشترک سے نکلا ہے۔ اور آٹھوان [illegible] اوس سوراخ سے نکلا

جو درمیان آخری فقار گردن و اول فقار پشت کی مشترک ہے اور ان تینون جوڑون کے شعبے باہم خوب مختلط ہوتے ہین لیکن [illegible]

سطح عریض کتف [illegible] اور بعض اوسکا [illegible] کیطرف آیا ہے [illegible] چوتھی زوج کے بعض [illegible] آیا ہے اکثر سے اور پانچوین زوج کی بعض [illegible]

جو ادہر آیا ہے اقل ہے اور ساتوان جوڑ اوسکی اکثر شعبے بازو [illegible] اور باقی اوسکا عضلات [illegible] عنق پر ہوتا ہوا [illegible]

ہوکر صلب تک اور حجاب حاجز تک آیا ہے [illegible] آٹھوان جوڑ بعد اختلاط کے شعبون سادس و سابع کے [illegible] اوسکا [illegible]

حاجز تک کوئی شعبہ اوسکا نہین آیا [illegible] رہا یہ امر کہ اعصاب نخاعیہ جو گردن کے اعصاب سے [illegible] ہین انکو نسبت [illegible] حجاب سے زیادہ قرب

پھر حجاب مین گردن کے اعصاب آتے [illegible] نیچے کے کیون نہ آئے اسکی وجہ یہ ہے کہ حجاب [illegible] اعصاب دار [illegible] تو بہتر

کیونکہ انقسام مین حجاب مین اور [illegible] خوب اسکی اچھی ہوگی [illegible] جسکے اوس پچھلی سے ہوکر آوین جو قاسم صدر ہے تاکہ [illegible]

عمدہ طور سے ہوا اور [illegible] بدون [illegible] آسکتے تھے جو انقسام اور [illegible] مین خلل [illegible] اعصاب گردن

حجاب مین تقسیم نا یا تجویز کیا گیا اور جو دماغ سے حجاب تک اعصاب آتی تو طول مسافت سی ضعیف ہو جاتی اور وسط حجاب اون اعصاب کے اتصال کیواسطے اسلئے مقرر کیا گیا کہ اگر کنارہ حجاب پر سب اعصاب متصل ہوتے تو سبکا پھیلاؤ اعتدالی اور مساوی نہ ہوتا اور جو جمیع جوانب سی اتصال ہوتا تو خلاف واجب لازم آتا کیونکہ عضلات اپنی اطراف سی عضو کو حرکت دیتی ہین اور حجاب کی اطراف یعنی محیط ہی متحرک ہوتا ہی پس انتہائے اعصاب بھی محیط تک چاہیئے تا کہ جب محیط تشنج کرے تو حجاب منقبض ہووے اور جب محیط استرخی ہو تو حجاب منبسط ہو جاوے اور کنارہ سی اتصال اعصاب ہوتا تو یہ غرض پیدا نہوتی اسلئے صنعت صانع حکیم و رحمت خالق کریم مقتضی ہوی کہ وسط حجاب سی متعلق کرکے محیط تک انتہائے اعصاب ہو۔ اب بھی انسان انصاف نکرے تو وہ جانے۔

**دلیل (۲۹۹)** فقرات ظہر یعنی پشت کے بارہ جوڑ بنائے گئی اسطرح کہ اول جوڑ کا اکثر حصہ عضلات اضلاع و صلب مین واسطے حس حرکت دینے کے آیا ہی اور باقی حصہ اضلاع اول پر آیا ہی اور آٹھواں کھچ گردن سی ملکر دونوں دونوں ہاتھ تک پہونچی ہین اور ساعد اور کتف کو بھی افادہ حس و حرکت کرتے ہین اور دوسرا جوڑ باقی سے اکثر عضلہ کتف و عضلات صلب کیطرف آیا ہی پس ان مین سی جو شعبے کتف کیطرف نہین آئے وہ عضلات صلب اور عضلات اضلاع خالص ہین اور اون اضلاع مین آئے ہین جو خارج صدر رکھے ہوئے ہین اور جو اعصاب انہین سے فقرات اضلاع زور سے نکلی ہین وہ اون عضلات مین آئے ہین جو درمیان ان اضلاع کے رکھی ہوی ہین اور عضلات بطن مین بھی آئے ہین اور ان اعصاب کی شعبون کے ہمراہ شرائین و اوردہ نخاع تک گئی ہین تا اوسکو تغذیہ و حیات کا افادہ کرین اور فقرات قطن پانچ زوج ہین اور سب اسمین شریک ہین کہ ایک جز اونکا عضلات صلب پر اور ایک جز عضلات بطن پر اور عضلات باطنہ صلب پر لیکن تین جوڑ اوپر کے عصب نازل دماغی سے ملے ہین اور دو جوڑ سافل کے اوس سی نہین ملے لیکن یہ دونون اپنی بڑے بڑے شعبو طرف ساقین کی بہیجے ہین اور ان شعبون نے تیسرے جوڑ کا ازواج ثلثہ عالیہ سی اور شعبہ اول اعصاب عجز سے ملگیا ہی مگر یہ دونون شعبے مفصل ورک سے تجاوز نہین کرتی بلکہ اوسمین متفرق ہو گئی ہین اور دونون جوڑ سافل کے شعبے تجاوز کرکے پنڈلیون تک پہونچی ہین اور اعصاب عجز تین جوڑ ہین پہلا جوڑ قطنی کے ساتھ ملگیا ہی اور تین جوڑ عصعص کے اور ایک فرد جو کنارہ عظم نشستگاہ سی نکلا ہے سب کے سب عضلات مقعد اور قضیب اور عضلہ مثانہ و رحم و غشاء بطن و عظم عانہ مین پھیلے ہوئے ہین۔ پس اسقدر باریک اور دقیق اور محکم اور عجیب و غریب صنائع و بدائع جنکو اجمالی طور سے لکھا جاتا ہے بجز حق جل و علی کے کس کی طاقت ہی جو لیس سی ایس مین لاوے۔

**دلیل (۳۰۰)** شریانین جو قلب سے روح حیوانی اور خون لطیف لیکر تمام اعضا کو پہونچاتی ہین دو طبقہ والی بنائی گئی ہین مگر شریان وریدی کا ایک ہی طبقہ ہی اور دو طبقہ مین اندرونی طبقہ زیادہ سخت ہی کیونکہ وہ جوہر روح کی حرکت اور ضربان سی ملاقی ہے اور حرکت قوی ہونے کی باعث اوسکا ظرف مضبوط اور قوی رکھنا بہت مناسب ہی۔ اور جملہ شرائین قاعدہ قلب کی تجویف ایسر سے نکلی ہین اسلئے کہ تجویف ایمن بوجہ قرب جگر کے واسطے جذب غذا کے جگر سے مشغول ہی اور تجویف الیسر سی اول دو شریانین نکلی ہین ایک صغیر ہے جسکو شریان وریدی کہتے ہین وہ ریہ مین آکر دو فائدہ کیلئے منقسم ہوی ہی ایک یہ کہ قلب ہوا کا استنشاق

بذریعہ اس شریان کے بیہوکرے اور دوسرے یہ کہ خون کو دل سے ریہ کے طرف پہونچادے تاکہ وہ اوسکی غذا ہو اور قلب سے غذا اسلیے تجویز کیگئی تاکہ غذا لطیف اور پختہ پہونچے کیونکہ ریہ کا جوہر ڈھیلا بنایا گیا ہے تاکہ حرکات انبساطیہ اور انقباضیہ کا بسہولت قابل ہو لہذا غذا اوسکی بھی نہایت لطیف اور نضیج ہونا چاہئے اسیوجہ سے ریہ کی غذا مین ایک حصہ مناسب صفرا کا شریک ہوتا ہی تاکہ مناسب جرم ریہ کے ہو اور اس شریان وریدی کو ایک طبقہ والی چند وجوہ سے بنایا گیا اول یہ کہ انبساط و انقباض آسان ہو کیونکہ اگر دو طبقہ والی ہوتی تو سخت ہو کر بہ آسانی منبسط و منقبض نہ ہوتی دوسرے یہ کہ ریہ کی طرف خون بخاری لطیف کا ترشح سہل ہوتی ہے کہ وہ عضو جسمین وہ شریان حرکت کرتی ہی ضعیف اور نرم ہے اوسکے صدمہ کا وقت حرکت کی خوف نہین اور ورید شریانی جو جگر سے نکلکر دو طبقہ والی ہوکر ریہ مین آئی ہے اوسکا اتصال حرف موخر ریہ سے ہی جو پشت کیطرف مائل بصلابت ہی برخلاف شریان وریدی کے کہ اسکا اتصال ریہ کے مقدم جانب مین ہی وہ اسمین نفوذ کرکے شاخدار نکلی ہی اور جانب مقدم بہ نسبت موخر کے بہت نرم ہی اسمین ایذا کا زیادہ احتمال ہی لہذا اوسکو ایک طبقہ والی کیا گیا۔ اور دوسری شریان کبیر ہے جسکا نام اورطی ہی اوس نے اول قلب سے نکلتی ہی دو شعبے اپنے چھوڑے ہین کہ بڑا شعبہ اوسکا گرد قلب کے گھوم کر اجزا قلب مین متفرق ہوا ہی تاکہ روح کو اجزا قلب مین پہونچادے۔ اور دوسرا اصغر شعبہ باطن قلب مین جاکر تجویف ایمن مین متفرق ہوا ہے۔ پھر بعد ان دو شعبونکے اورطی دو حصہ ہوگئی ہی ایک بڑا حصہ نیچے کے طرف اور چھوٹا حصہ اوپر کی طرف گیا ہی کیونکہ قلب کے نیچے اعضا کثیرہ ہین اور اس اورطی کے مخرج پر تین جھلیان جو قلب کی جہلیون اور رباطون سے بنی ہین اندر اور طی کے داخل قلب سے لگی ہوی ہین تاکہ اونکے سبب سے انفتاح و انغلاق خوب ہو کیونکہ وہ وقت انبساط کے روح و دم کو قلب سے شریان مین ڈالدیتی ہین اور وقت انقباض کے اپنے کنارون کو بند کرلیتی ہین تاکہ روح اور دم قلب کیطرف رجوع نہ کرے بس فرمائیے کہ ایسی حکمتین اور صنعتین بجز حق سبحانہ وتعالی کے کسکے علم وقدرت مین ہین حاشا وکلا۔

دلیل (۲۰۱) اورطی کا جزء صاعد دو قسم پر منقسم ہوا ہے بڑی قسم ریہ پر تکیہ کرتی ہوی سینے تر قوتین کیطرف چڑھی ہی پھر ہو کر جانب ایمن مڑی ہی جہان لحم رخو نوثی ہی تاکہ اوسپر تکیہ کرکے تین قسم ہوجاوے اور لحم رخو واسطے حفاظت عروق منقسمہ اوس مقام کے لگایا گیا ہی اون تین قسم سے دو قسم کو شریانین سباتیین کہتے ہین جو یمین و یسار گردن کی ہمراہ و داجین غائرین کے چڑہکر مثل اونکے منقسم ہوی ہین تاکہ وقت ضرورت اونسے مدد حاصل کرین۔ اور تیسری قسم اضلاع صادق اور چھہ فقرات علیا گردن مین متفرق ہوکر کنارہ کتف سے گذر کر دونون ہاتھو مین آئی ہے اور دو قسم ہوی ہی۔ بڑی قسم وہ ہی جسکو اطبا ہاتھ کے کلائی مین دیکھتے ہین اور چھوٹی قسم مقابل خنصر کے بعض اشخاص مین محسوس ہوتی ہی اور چھوٹی قسم اورطی صاعد کی بغل کی طرف جاکر مثل انقسام قسم ثالث کے منقسم ہوی ہی پس یہ صنعت بھی اوسی صانع حقیقی کا فعل ہے۔

دلیل (۲۰۲) ان دو شریان کو سباتیین اسوجہ سے کہتے ہین کہ جب ان دونو کا راستہ بند ہوجاتا ہی تو آدمی مثل سبوت کی حواس اور حرکات سے معطل ہوجاتا ہی کیونکہ یہ دونون روح نفسانی کا مادہ دماغ کو پہونچاتے ہین جیسے کہ حیات کیطرف اعضاء فوقانی کو پہونچاتے ہین ان کو فارسی مین شاہرگ کہتے ہین۔ انکی حرکت بجانب قدام گردن کی قریب ودجین کے محسوس ہوتی ہی اور سہر واحدان کا گردن کیطرف ہی دو قسم

[illegible] ایک قسم اندرونی جانب مین زبان اور عضلات باطنہ تک [illegible] گئی ہے
[illegible] اپنے شعبے چھوڑکر سر [illegible] کی ہڈی تک [illegible] طرف [illegible] شعبے
[illegible] اکثر حصہ پچھلی طرف مین آکر عضلات مشترکہ [illegible]
[illegible] داخل ہوا ہے اور بڑا جز اوسکا جانب عظم حجری کی سوراخ [illegible] کی طرف
[illegible] اسطرح [illegible] بہت شاخین آگے اور پیچھے اور یمین اور یسار مین متفرق ہوکر [illegible] مین منتشر ہوئی ہین
[illegible] کے مثل رقیق جھلی دماغ مین متفرق بطون دماغ مین گئی ہے [illegible]
[illegible] کے شعبے [illegible] اب رہا یہ [illegible] ان کو جسم [illegible] گیا اور [illegible]
[illegible] اور خون کو [illegible] بہتر وضع یہی ہے کہ انکو [illegible] کے طرف ہون [illegible]
[illegible] کا ذکر [illegible] ہوتی ہے کیونکہ اجزا ہوائیہ اور ناریہ [illegible] مین
[illegible] کی حاجت نہین بلکہ اگر ایسا [illegible] گر جاتا [illegible] دشوار ہوتی اسلیے [illegible] فوق
[illegible] درمیان [illegible] تاکہ دونون مقام [illegible] درمیان خون اور روح [illegible]
[illegible] اور منافع [illegible] حق سبحانہ تعالی شانہ کے کون کرسکتا [illegible]

[illegible] جو فقرہ خامسہ [illegible] وقت
[illegible] حائل ہوکے راہ مین عرق [illegible] جانب [illegible]
[illegible] اس شریان نازل کا [illegible] شریان نازل کی بندش [illegible] سلسلہ
[illegible] عظم [illegible] صدر کی مقابل مین ایک شعبہ [illegible] چھوڑتی گئی ہے جو طرف ریہ مین متفرق ہوا ہے بلکہ نزدیک ہر فقرہ
[illegible] ایک شعبہ اپنا چھوڑتی [illegible] اضلاع اور نخاع کو پہونچا ہے کیونکہ نخاع بھی جزو دماغ ہے وہ بھی روح حیوانی
اور حرارت [illegible] کے محتاج ہے اسلیے [illegible] اسفل شریان نازل کے گئی ہین اور صدر کے نیچے اس شریان سے
دو شریان نکلکر حجاب [illegible] مین و یسار مین متفرق ہوتے ہین پھر بعد اسکے اوسکا شعبہ نکلکر اپنے شعبون کو معدہ اور جگر اور تلی مین
[illegible] اور خاص جگر سے ایک شعبہ مثانہ کے [illegible] گیا ہے پھر بعد اسکے چند شعبے اوسکے اطراف امعا و رقاق اور قولون کے
[illegible] پھر اسی شریان نازل [illegible] جو ایک خاص بائین گردہ کو آکر اوسکے لفافہ اور اطراف مین پہنچی ہے
[illegible] قوت حیات [illegible] خصوصیت اسوجہ سے کہ طحال جانب یسار مین ہے اگر یہ شعبہ خاص [illegible] ہوگا
[illegible] کا مزاج [illegible] گردہ کے مخالف ہوجاویگا اور اختلاف دونون گردون کے افعال مین لازم آویگا
اور [illegible] کی طرف [illegible] پھر اسی شریان نازل [illegible] شریان نکلکر [illegible] کی طرف گئی ہین ایک

سیدھی طرف اور دوسری بائین طرف لیکن بائین طرف آنیوالی لپٹ کر اوسکا ایک شعبہ ستر یا ر کلیہ یسری کا ضرور لیتی ہے اور سیدھی طرف والی بھی سیدھی طرف کو گردہ کی شریان کا شعبہ ہمراہ لیتی ہے اسلیے کہ جانب یسار پر اگر ادھر کوئی شریان ہمراہ ہوگی تو سیدھی مین دونون بائین برابر نہوگی پس فعل مصورہ کا مختلف ہوجائیگا اور کمی بیشی ہوگی لہذا بائین طرف ایک شعبہ زائد واسطے تعادل کی روانہ کیا گیا پس شریان نازل کی باقی حصہ سے ایک شعبہ نکلا اطراف معا مستقیم کے رگو مین جا ملتا ہے اور ایک شعبہ نخاع و سوراخ فقار مین متفرق ہوا اور چلے شعبے خاصرہ مین اور رانون کیطرف آئے مین جنکا ایک شعبہ عصعص صغیر دون اور عورتون مین بجانب شرمگاہ آیا ہے پھر شریان ہمراہ ورید کے جب آخر فقار پر پہونچی ہے دو قسم بشکل لام یونانی ہوجاتی ہے ایک قسم سیدھی طرف اور دوسری بائین طرف عظم عجز پر سوار ہوکر دونون ران تک گئی ہے اور شاخ ران سے دونون ہمرہ ورید مثانہ اور رانو مین گئی ہین اور رانون مین دونون شاخ ہین اور ورید مثانہ مین عضلات عظم عجز و مثانہ و قضیب و رحم مین متفرق ہوئی ہین اور ران مین پہونچکر اس شریان نازل کے پیر مین دو شعبے ہوئی ہین ایک بجانب پشتی دوسرا بجانب اپنی ران گیا ہے لیکن جو شعبہ بجانب انسی مائل ہے تاکہ صدمات سے محفوظ رہے اور ران دونون شعبے ران کی عضلات مین پھیلے ہین پھر آخر کو تیسرا شعبہ درمیان انگوٹھی اور برابر کی انگلی کی بیچ ہے اور باقی اکثر اجزا رجل مین پھیل گیا ہے مگر ورید شعبو نکے نیچے اوسکا پھیلاؤ ہے اور بعض جا شرائین نے ورید کی رفاقت نہین کی ہے مثلاً جگر سے نافت تک اور شریان ورید کی شعبے اور وہ شریان جو فقرہ خامسہ تک پہونچی ہے اور وسط گردن مین جو فقار سے تر ہوتی ہین اور بغل کی شرائین اور جو شکم دماغ مین تقسیم ہوتی ہین اور وہ شرائین جو حجاب کو آتی ہین اور وہ شریان جو کتف پر ہوکر ہاتھ مین آتی ہے اور وہ شرائین جو معدہ و کبد و طحال و امعا مین آتی ہین اور جو کہ مراق بطن سے تر دل کی ہین اور جو کہ عضلات عظم عجز مین آتی ہین یہ تمام شرائین ورید کے ہمراہ نہین ہین اور جہان شریان اور ورید کی رفاقت ہے اگر وہ اعضاء باطنہ ہین تو شریان ورید پر سوار رہا کی تاکہ اشرف محمول اور محترم حامل ہو اور اگر اعضا ظاہرہ مین تو شریان نیچے اور ورید اوپر ہے تاکہ ورید کی محافظ اور ساتر رہے اور مرافقت بعض مقام مین وسیع ہے ایک یہ کہ ورید کا ربط اون اغشیہ سے ہو جو شرائین پر ہین تاکہ شرائین کو صدمہ نہو اور تاکہ وقت ضرورت کی ایک دوسرے سے مدد لیوے اور بعض جا بوجہ کثرت ایت کی ضرورت رفاقت نہین جو بوقت حفاظت استمداد کی حاجت پڑے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء:-

دلیل (۳۰) اور وہ جو عروق ساکنہ ہین جگر سے نکلی ہین وہ سب ایک طبقہ والی ہین مگر ورید شریانی کو دو طبقے دیے گئے ہین جگر سے اول دو رگین نکلی ہین ایک جانب مقعر سے جسکا اکثر نفع غذا کو معدہ سے جگر کی طرف جذب کرنا ہے اوسکو باب الکبد کہتے ہین اور دوسری جانب محدب سے نکلی ہے جسکا غذا کو جگر سے تمام اعضاء کی طرف پہونچانا ہے اوسکا نام اجوف ہے اور باب کو مقعر اور اجوف کو محدب سے اسلیے نکالا گیا کہ مقعر ماساریقا کی متصل ہے جو کیلوس کو جذب کرتی ہین اور محدب سے نفوذ غذا اعضاء کیطرف زیادہ قریب ہے اور باب کی پانچ شعبے مثل شاخ درخت کی جو اندر زمین کی ہوتی ہین جگر مین پھیلی ہین کوئی حصہ جگر کا انکے فروعات سے خالی نہین تاکہ کیلوس اون مین بند ہوکر اچھی طرح طبخ حاصل کرے اور تاثیر حرارت برابر رہے اور بیرونی جانب مقعر جگر کی ہین اوس باب سے آٹھ اقسام برآمد ہوئی ہین دو قسم صغیر اور چھ قسم کبیر ہین ان دونون صغیر سے ایک قسم رودہ اثنا عشری سے متصل ہوئی ہے تاکہ اوس سے غذا لیکر اور اوسکے شعبے اوس غدہ مین بھی واسطے غذا دینے کے گئے ہین جو درمیان ماساریقا و رودہ اثنا عشری کے اسلیے حفاظت عروق

رکھا ہوا ہی اور اوسکو انفراس کہتی ہین اور دوسری قسم صغیر کی اسفل معدہ اور بواب ہین جو معدہ کا وحصہ زیرین ہی واسطی غذا لینے کے آئی ہی اور رہیہ باقی کی ایک قسم ظاہر معدہ پر آئی ہی تاکہ اوسکو غذا دی کیونکہ باطن معدہ کا محتاج نہین ہی اسلئے کہ کیلوس جو اوسمین ہی وہ اوسکی غذا ہنجاتا ہی۔ اور دوسری قسم طحال کی طرف آئی ہی تاکہ اوسکو غذا دی اور قبل وصول طحال کی اوسکی شعبے جرم انقراس مین (جو پہلے انقراس مذکور کی غیر ہی) گئے ہین تاکہ اوسکو غذا دینا پھر وہ دوسری قسم طحال سے متصل ہو دی ہے اور اوس کا ایک شعبہ بائین جانب معدہ کی واسطی غذا پہونچانے کی متفرق ہوا ہی اور جب یہ دوسری قسم وسط طحال مین پہونچی ہی تو دو حصہ ہو گئی ہی ایک حصہ اوسکا صاعد اور دوسرا نازل ہی اور صعود کرنیوالی کا ایک شعبہ نصف فوقانی طحال مین پھیلا ہی تاکہ اوسکو غذا پہونچاوے اور دوسرا شعبہ اوس صاعد کا حدبہ معدہ کے طرف آکر دو جز ہو گیا ہی ایک جز جانب یسار ظاہر معدہ مین واسطی غذا پہونچانے کی متفرق ہوا اور دوسرا جز اندر تقعر معدہ کی چلا گیا ہی تاکہ اوسپر فضلہ سودا کا کسیلا اور ترش ڈالی اور فم معدہ مین گدگدی پیدا کرکے اشتہار طعام لاوے ہمراہ فضل معدہ کی دفع ہو جاوے اور نازل حصہ بھی دو جز ہو گیا ہی ایک جز تو نصف تحتانی طحال مین واسطی تغذیہ کی متفرق ہوا ہی اور دوسرا جز ثرب کیطرف اوسکو غذا دینے آیا ہی اور تیسری قسم بائین جانب آکر معاء مستقیم کی اطراف کی رگون کی اصول مین گئی ہی تاکہ ثفل مین جو کچھ غذا باقی ہو اوسکو ملیکر کبد کی طرف پہونچاوے اور چوتھی قسم مثل بالونکی متفرق ہوکر بعض اوسکا بجانب یمین معدہ کی اور بعض بجانب یمین ثرب کی متفرق ہوا ہے اور قسم پانچوین اور چھٹی اقسام سے طرف معاء قولون مین اوس سے غذا لینے کو آئی ہی اور چھٹی قسم کا اکثر گرد صائم کے متفرق ہوا ہی تاکہ اوس سے جذب غذا کر اور بعض اوسکا اطراف اعور کی واسطی جذب غذا کی آیا ہی۔ اب انصاف آپ ہی فرماوے کہ ایسے صانع کو چھوڑ کر ادہر اودہر بھٹکنا کیسا۔ عارباب متفرقون خیر ام الله الواحد القہار۔

دلیل (۳۰۵) اجوف کی اصول نفس جگر مین مثل بالون کی متفرق ہین تاکہ باب الکبد کی شعبونسے غذا جذب کرین پھر وہ اجوف باہر کی طرف نکلا دو قسم ہو گئی ہی ایک قسم صاعد اور دوسری ہابط ہی صاعد حجاب مین دو شعبے اپنے چھوڑ کر (تاکہ اوسکو غذا دین) حجاب مین نفوذ کرتی ہوئی جب غلاف قلب کی مقابل ہوئی ہی تو اوس غلاف مین باریک شعبے اپنے بہت سی روانہ کی ہی پھر وہ صاعد دو قسم ہو گئی ہی ایک قسم بڑی قلب کے اذن ایمن مین واسطی غذا پہونچانے کی گئی ہی اور بڑی اسلئے کیگئی کہ دو رگین قلب کی ہوائیہ کے واسطے ہین اور یہ رگ غذا دینے کیلئے ہی اور غذا نسیم سے اغلظ ہوتی ہی لہذا منفذ غذا بھی وسیع اور عظیم ہونا چاہئے اور اس رگ کی تین جھلیان قلب مین داخل ہوتے ہی ظاہر ہوئی ہین جو خارج سے طرف داخل کی کھلی ہین تاکہ قلب وقت انقباض کی غذا کو جذب کرلی اور وقت انبساط کی وہ غذا باہر کو نہ جاوے پھر اس ورید کی جو قلب میں گئی ہے تین حصے ہوئے ہین ایک حصہ اوسکا ریہ کیطرف آیا ہی جو دو طبقہ والا ہی اسلئے اوسکو ورید شریانی کہتے ہین اور دو تہ اسکا اسلئے رکہا تاکہ خون جو اسمین سی مترشح ہو وہ نہایت رقیق قابل جوہر ریہ ہو کیونکہ یہ خون قلب مین زیادہ نہین ٹھہرا ہی تاکہ نضج پا جاتا جیساکہ شریان وریدی کا خون ٹھہر کر نضج یافتہ ہو جاتا ہی اور دوسرا نفع یہ ہی کہ اسمین خون بوجہ دو تہ والی ہونے کے اچھا پختہ بنجائیگا اسلئے کہ زیادتی طبقہ کی زیادتی حرارت کی پیدا کرتی ہی جو باعث مزید نضج ہی اور دوسرا حصہ اطراف قلب کی گھوم کر اندر چلا گیا ہی تاکہ اوسکو غذا دے اور قسم ثالث خاص انسان مین جانب ایسر جاکر فقرہ پانچوین پشت سی شکیہ دیکھ نیچے کی آٹھ پسلیون اور اوسکے قریب عضلات و اجسام مین واسطے

تغذیہ کی متفرق ہوگئی ہے پھر بعد ان تین اجزا کے دو اجوف باقی کنارۂ بالا قلب کے مقابل ہوکر اپنے شعبے شریہ کو اعالی اغشیہ منصفہ صدر و اعالی
غلاف و لحم رخو مین جسکو توثہ کہا جاتا ہے چھوڑتی ہے پھر ترقوہ کی مقابل جب پہونچی ہے تو اوسکے دو شعبے مورب ہوکر بجانب ترقوہ چلے
ہین جسقدر دور ہوتے گئے ہین اوسیقدر اونمین فاصلہ زیادہ ہوتا گیا ہے اور ہر شعبہ کے دو شعبے بنگئے ہین ایک چھوٹا دوسرا بڑا پس چھوٹا
ہر جانب کا دونون طرف فقرہ کے ہوتا ہوا غضروف خنجری تک پہونچا ہے اور اپنے گذرگاہ مین شعبے چھوڑتا گیا ہے جو اون عضلات مین
متفرق ہوے ہین کہ درمیان ضلاع صدر کے واقع ہین اور ان شعبون کے موافق اوس مقام کی رگون کے موتہہ سے ملگئے ہین جو قسم اول اعلیٰ
سے آے ہین اور شعبونمین چند شعبے اون عضلات مین گئے ہین جو خارج صدر ہین اور غضروف خنجری پر پہونچکر چند شعبے عضلات محرکہ کتف کو
واسطے غذا دینے کے گئے ہین اور چند شعبے عضلات مستقیمہ کے اندر نازل ہوکر وہان متفرق ہوے ہین اور اواخر ان شعبونکا ورید عجزی
کی اجزا اوسی ملگیا ہے اور بڑا شعبہ اون دو شعبون کا جو زوج ہے اوسکا ہر فرد پانچ شعبے ہوگیا ہے جنکا ایک شعبہ صدر مین متفرق ہوا ہے اور اجزا
اضلاع بالا کو غذا پہونچاتا ہے اور دوسرا شعبہ مقام کتفین مین واسطے غذا پہونچانیکے متفرق ہوا ہے اور تیسرا شعبہ عضلات غائرہ گردن مین
واسطے تغذیہ کے گیا ہے۔ اور چوتھا شعبہ فقرات بالاے گردن مین نفوذ کرکے سر تک پہونچا ہے اور پانچوان شعبہ جو سب سے بڑا ہے دو قسم ہوکر
دونون طرف مین بغل کیطرف پہونچکر چار چار شاخ بنگیا ہے اول شاخ سینہ کی عضلات مین جو کتف کی جوڑ کو حرکت دیتے ہین لمبی ہے اور شاخ دوم
بغل کے لحم رخو اور صفاق مین آئی ہے اور شاخ سوم جو غلیظ ہے جانب صدر پر گذرتی ہوی ہرق تک گئی ہے اور شاخ چہارم جو سب شاخون سے
اعظم ہے تین حصے ہوگئی ہے ایک حصہ اون عضلات مین متفرق ہوا ہے جو مقعر کتف مین واقع ہین اور ایک حصہ بغل کی بڑے عضلہ مین پہیلا ہے
اور تیسرا حصہ جو تینون مین بڑا ہے ہاتہہ کیطرف گیا ہے جسکا نام ابطی ہے اور دوسری قسم ساعد کی جو فی نفسہ عظیم ہے گردن کیطرف صعود کرکے
قبل وصول کی دو قسم ہوی ہے ایک قسم سے وداج ظاہر اور دوسری سے وداج باطن بنی ہے پس قسم اول ترقوہ سے ذرا اوپر دو قسم ہوی ہے
ایک قسم باطن ترقوہ کی طرف گئی ہے اور دوسری قسم ظاہر ترقوہ مین اوترکر پھر اوپر چڑہکر اطراف ترقوہ کی گہوم کر اوپر گئی ہے تاکہ قسم اول سے
مختلط ہو جاوے اور دونون ملکر وداج ظاہر بنجاوے اور قبل اختلاط کی اس قسم ثانی سے دو جز نکلے ہین جنکا ہر فرد زوج ہے ایک ایک جانب
جاکر ترقوہ کی مقام غائر مین ملگئے ہین اور دوسرا زوج دونون طرف گردن کی مورب صعود کیا ہے اور اوسکی دونون فرد باہم نہین ملی ہین اور ان دونو
زوج سے باریک باریک شعبے نکلے ہین لیکن خاص زوج ثانی سے تین ورید جو محسوس ہوتی ہین برآمد ہوی ہین ایک بڑی ورید کتف پر گئی ہے
جسکو کتفی کہتے ہین اور قیفال اوسی سے بنی ہے اور دو وریدین کتفی کی دونون جانب ہمراہ گئی ہین اور اس کتف پر پہونچکر ایک ورید اون دو
مین وہین متفرق ہوگئی ہے اور آگی تجاوز نہین کی اور دوسری ورید تجاوز کرکے راس عضد تک پہونچکر وہان متفرق ہوی ہے۔ مگر کتفی دونو
سے تجاوز کرکے اخیر ہاتہہ تک گئی ہے اور بعد اختلاط کی یہ وداج ظاہر دو قسم ہوی ہے ایک قسم باطن مین اور دوسری ظاہر مین گئی ہے اور باطن مین
کے چھوٹے شعبے فک اعلی مین اور بڑے شعبے فک اسفل مین متفرق ہوی ہین اور وداج غائر مری کے ہمراہ سیدہی صعود کی ہے اور راہ
اپنے شعبے چھوڑی ہے جو وداج ظاہر کے شعبون سے ملی ہین اور دونون ملکر مری اور حنجرہ اور عضلات غائرہ مین متفرق ہوے ہین اور

اور اخرو ماجی باطن کا منتہی درز لامی تک گیا ہے اور اسکی شاخین فقرۂ اولی و ثانیہ کے درمیان پھیلی ہین اور اس سے ایک شعبہ مفصل راس و رقبہ جاکر شاخدار ہوگیا ہے جو عضلات قحف اور وسط قحف مین اکر اندرون قحف نفوذ کیا ہے اور باقی ان فروع کے بعد نہایت سے درز لامی کے نزدیک قحف کے اندر گیا ہے جسکی شاخین دونون جھلیون دماغ مین پھیلی ہین تاکہ انکو غذا پہونچاوین اور باہم ربط دین پھر غشاء رقیق سے اترکر دماغ مین مثل تفرق شرائین کے متفرق ہو جاتی ہے اور کتفی جو قیفال کی اصل ہے بازو کے مقابل اوس سے شعبے نکلکر جلد اور اجزاء ظاہر بازو مین پھیل گئے ہین پھر قریب کہنی کے وہ تین قسم ہوئی ہے ایک قسم اوسکی حبل الذراع ہے جو ظاہر زند اعلی پر چڑھتی ہوئی بجانب وحشی زند اعلی کے مائل ہوکر زند اسفل کے حدبہ کے طرف جاکر اجزاء وحشیہ رسغ مین پھیل گئی ہے اور دوسری قسم کتفی کی ورید ابطی کے شعبہ سے ملکر اکحل بنی ہے اور تیسری قسم بھی عمق مین ابطی کے شعبہ سے ملگئی ہے چنانچہ بیان اوسکا آتا ہے اور ابطی سے چند شعبے نکلکر ساعد اور اوسکے عضلون مین منتشر ہوکر فنا ہوگئی ہین مگر ایک شعبہ نکلکر ساعد تک گیا ہے اور جب ابطی قریب کہنی کے پہونچی ہے دو قسم ہوگئی ہے ایک قسم عمق مین جاکر تیسری قسم کتفی سے ملی ہے اور تھوڑی دور اوسکی ہمراہ چلکر جدا ہوگئی ہے پس ایک اون دونون مین النسی کی طرف خنصر اور بنصر اور نصف وسطی کی طرف آیا ہے اور دوسرا وہ کا جو کتفی کا شعبہ ہے ملکر بنا تھا کہ اجزاء داخلہ مین جو ہڈی کے متصل ہین منتشر ہوا ہے اور دوسری قسم ابطی کی نزدیک ساعد کے پانچ شاخ ہوئی ہے ایک شاخ اسفل ساعد مین رسغ تک پھیلی ہے اور دوسری شاخ بھی مثل انقسام شاخ اول کے ذرا اوپر سے رسغ تک آئی ہے اور تیسری شاخ بھی اسطرح مگر وسط ساعد مین ہوتی ہوئی رسغ تک آئی ہے اور چوتھی شاخ بھی جو بڑی ہے بعد غائر ہونیکے اور پھر ابھر کر جزو ابطی سے ملکر اکحل بنی ہے اور باقی اس شاخ باسلیق ہے اور وہ بھی ابتدا کہنی کے ظاہر ہوتی ہے اور اکحل النسی ساعد سے شروع کر کر زند اعلی پر ہوکر وحشی طرف پھیل گئی ہے اور ایک شاخ مثل ام انی کے ہوگئی ہے اور ایک شاخ زند اعلی پر پھیلی ہوئی رسغ ہوگئی ہے کہ خلف ابہام و اس مقام مین جو درمیان ابہام سبابہ واقع ہے متفرق ہوئی ہے اور پیچھے کی شاخ زند اسفل کی طرف جاکر تین فرع ہوئی ہے ایک فرع بطرف ابہام و سبابہ کہ وسطی اور سبابہ کے مابین سے متوجہ ہوئی ہے اور جزو اعلی کے شعبے سے جو سبابہ مین آیا ہے ملکر ایک شاخ ہوگئی ہے اور دوسری فرع مابین وسطی و بنصر کے متفرق ہوئی ہے اوسکو اسیلم کہتے ہین اور تیسری فرع بنصر اور خنصر کے درمیان منتشر ہوئی ہے الیسی صفتین خاصہ بائین ہاتھ کی ہے دوسرے کی بحال نہین

دلیل (۳۰۶) اجوف نازل سے جگہ کے نزدیک سے طلوع کیا ہے اور قبل اسکے کہ پشت پر تکیہ دیا ہے عروق باریک نکلکر سیدھی گردہ مین اور اوسکے اطراف کے اجسام مین متفرق ہوئی ہین تاکہ انکو غذا دین پھر بڑی رگ نکلکر بائین گردہ کے پاس عروق باریک باریک ہوکر اوسکے غلاف مین تو وہیں متفرق ہوگئی ہین اور حکمت اس مین یہ ہے کہ سیدھا گردہ جگر سے بہت قریب ہے اوسکی رگین گو باریک ہون اندیشہ انقطاع سے محفوظ ہین اور بایان گردہ جگر سے بائین طرف اور بعید اور نیچے ہے لہذا وسطرف کو ایک بڑی رگ لیجاکر قریب اوسکی شاخدار کرکے بائین گردہ مین پہونچا گیا اگر اصل سے باریک رگین جاتین تو احتمال انقطاع کا قوی تھا پھر اس نازل سے دو رگین بڑی نکلکر دونون گردون کی طرف گئی ہین جنکو طالعین کہتے ہین تاکہ مائیت دم کو صاف کرکے مثانہ مین ڈالدین اور خون کو دونون گردے اپنی غذا کرلین اور پھر طالعین سے ایک شعبہ بائین خصیہ کیطرف آیا ہے اور طالعین جو گردون سے مثانہ کیطرف گئی ہین انکو حالبین یعنی نالی کہتے ہین بلکہ جو رگ بائین گردہ کی طرف آئی ہے وہ ہمیشہ ایک شعبہ اپنے طالعین کا اپنے ہمراہ لیتی ہے اور داہنی گردہ والی کبھی کسی شخص مین ہین طالعین کا شعبہ

انکے ساتھ ہوتی ہے اور اکثر نہین لیتی اور جو نہین لیتی ہو وہ سے انثیین کو گئی ہین اور اون مین منی کا مادہ نضج پاکر سفید ہوتا ہے اور جو صلب سے انثیین مین
آتی ہین مستقیم جنکو ربیعی بھی کہتے ہین اون مین خوب پک کر منی تیار ہوا اور اون طالعین کے شعبے درمیان گردہ و مثانہ کی نکلکر قضیب اور رحم کے
اندر گئے ہین اور بعد خروج طالعین کے وہ اجوف نازل صلب پر تکیہ کرتی ہوئی نیچے اوترتی ہے اور ہر فقرہ کے پاس اوسکے شعبے نکلکر وہان کے عضلات مین داخل ہوئے ہین اور ایکے
شعبے ظاہر سینہ اور عضلات بطن پر اور اسیطرح فقرات قطن مین گئی ہین اور جب وہ اجوف نازل مقابل آخر فقار قطن ہوتی ہے تو اوسکے دو قسم ایکے لام
یونانی کی طرح ہوگئی ہین ایک قسم نے سیدھی جانب اور دوسری نے بائین طرف بجانب رانونکی توجہ کی ہے اور راستہ مین ہر ایک کی دس شعبے نکلکر
متفرق ہوئے ہین ایک شعبہ دونون کا عضلات پشت مین گیا ہے اور دوسرا شعبہ باریک شعبون والا بعض اجزاء صفاق کیطرف جو قریب قطن
ہین آیا ہے اور تیسرا شعبہ عظم عجز کے عضلات مین گیا ہے اور چوتھا شعبہ عضلات مقعد اور عضلات ظاہر عظم عجز پر آیا ہے اور پانچوان شعبہ عورتکی
رحم کی گردن مین متفرق ہوا ہے اور مثانہ کیطرف بھی آیا ہے اور مثانہ کیطرف آنیوالا دو قسم ہوا ہے ایک قسم مثانہ کے اندر متفرق ہوئی ہے
اور دوسری قسم گردن مثانہ مین پہنچی ہے اور جو نسین رحم کی طرف گئی ہین انکے شعبے پستانونکے طرف صعود کئے ہین تاکہ رحم اور ثدی مین مشارکت
ہوجائے اور دم طمث جو غذا جنین سے بچے پستان مین جاکر دودہ بنجاوے اور بچہ کو پیدا ہوتے ہی تیار غذا ملے اور رحم کے اندر فضلہ باقی نہ رہکر
چھٹا شعبہ عظم عانہ کے اور عضلات مین گیا ہے اور ساتوان شعبہ عضلات مستقیمہ شکم مین آکر اوس رگ کی اطراف سے ملا ہے جو وسط سینہ مین مراق تک آتی ہے
اور آٹھوان شعبہ مرد اور عورت کی انگلی شرمگاہ مین گیا ہے اور نوان شعبہ باطن رانکے عضلات مین متفرق ہوا ہے اور دسوان شعبہ جالبین سے خاصرتین
تک ظاہر ہوکر آیا ہے اور اون رگون کی اطراف سے ملا ہے جو پستانونکے دونون جانب سے نازل ہوئی ہین اور دونون کا مجموعہ ملکر طرف انثیین کے
آیا ہے اور بعد ان دس شعبونکے جو باقی رہا وہ رانکے طرف آکر متفرق ہوا ہے کہ ایک شعبہ اوسکا ران کی انگلی جانب اور دوسرا شعبہ
ران کے عضلات اسفل مین انسی طرف کی اندر چلا گیا ہے اور چند شعبے ران کے عمق مین گئی ہین اور بعد اسکے جو باقی رہا گھٹنے کے پاس تین شعبے
ہوا ہے پس جانب وحشی کا شعبہ قصبہ صغری پر ہوتا ہوا ٹخنے تک پہونچا ہے اور وسط کا شعبہ گھٹنے سے اترکر اپنے شعبے باطن ساق کے عضلات
مین چھوڑکر دو شعبے ہوگیا ہے ایک اجزا ساق کے داخل مین اور دوسرا مابین قصبتین کے نازل ہوکر وحشی کے شعبہ سے ملگیا ہے اور تیسرا شعبہ انسی
طرف مین ساق سے ٹخنے تک گیا ہے جسکو صافن کہتے ہین پس تین شعبے چار ہوگئے دو وحشی اور دو انسی کیونکہ شعبہ وسطانی جانب وحشی کو
وحشی بنگیا پس دونون وحشی مین ایک تو اوپر قدم کے ہوتا ہوا خنصر کے اعلی مین ملا ہے اور دوسرا وحشی جو شعبہ وحشیہ سے ملا ہے اور
وحشی بنا ہے یہ دونون اجزاء اسفلیہ مین متفرق ہوئی ہین پس ایسی ایسی صنعتین اور حکمتین اوسی صانع کی قدرت کا نمونہ ہے ۔

دلیل (۳۰۷) یہ امر بدیہی ہے کہ حادث اپنے حدوث مین سبب سے مستغنی نہین اور جو حادث ہے پس وہ اپنے حدوث مین سبب سے
بے پروا نہ ہوگا جو اوسکے وجود کو اوسکے عدم پر ترجیح دے اور یہ مقدمہ کہ حادث اپنے حدوث مین سبب سے مستغنی نہین بدیہی اور جلی ہے
اسکے اثبات کے واسطے دلیل کی حاجت نہین ہان بطور تنبیہ کے کہا جاتا ہے کہ ہر حادث یعنی جو معدوم تہا پھر موجود ہوا جسکو عقل بھی کہتی ہے
ضرور ہے کہ کسی وقت سے خصوصیت رکہتا ہو کہ عقل کے نزدیک اوسکا تقدم اور تاخر فرض کرنا بھی جائز ہے اوسکے لئے کوئی مخصص ضرور ہے

کیونکہ وہ حادث جسوقت عدم سے وجود مین آیا ہی عقل کے نزدیک اوس وقت سے پہلے یا بعد کو بھی ہو سکتا تھا پس اوسوقت خاص مین پیدا ہونا ایک امر ممکن ہی جو مرجح کا محتاج ہی تاکہ وہ مرجح اوسکو خاص اسی وقت مین ترجیح دے اور بدون مرجح کے ترجیح محال ہی اور دوسرے مقدمہ پر کہ عالم حادث ہی یہ دلیل ہی کہ اجسام عالم کی حرکت اور سکون سے خالی نہین اور یہ دونون حادث ہین جو شے حوادث سے خالی نہو وہ حادث ہی پس اس دلیل اخیر مین دعوے تین ہین ایک یہ کہ اجسام حرکت اور سکون سے خالی نہین سو یہ دعوی ایسا بدیہی ہی جو فکر و تامل کا ذرا بھی محتاج نہین کیونکہ جو شخص ایسا جسم تصور کرے جو نہ ساکن ہو اور نہ متحرک تو اوسکو سمجھنا چاہیئے کہ جہالت پر سوار ہی اور طریق عقل سے بھٹکا ہوا ہی دوسرا یہ دعوی کہ حرکت اور سکون حادث ہین او سپر اونکا تعاقب خود دلالت کرتا ہی اور بعض کا بعض کے بعد وجود ہونا خود بتلاتا ہی کہ دونون حادث چیزین ہین اور یہ امر جمیع اجسام مین ضرور ہی خواہ بعض اجسام کا مشاہدہ ہوا اور بعض کا نہو کیونکہ کوئی ساکن ایسا نہین جسکی حرکت کو عقل جائز نہ کہے اور نہ کوئی ایسا متحرک ہی کہ جسکے سکون کا جواز عقل کے نزدیک مسلم نہو پس حرکت و سکون مین سے جو ظہور کرے وہ بوجہ عارضی وجود کی حادث ہی اور جو دونون مین سے سابق ہوگا وہ بوجہ عدم اپنے کے حادث ہی اسلئے کہ اگر اوسکا قدم ہوتا تو عدم اوسکا محال ہوتا اور تیسرا مقدمہ یہ ہی کہ جو شے حوادث سے خالی نہو وہ حادث ہے اسپر یہ برہان ہی کہ اگر ایسا نہو گا بلکہ وہ شئی قدیم تسلیم کیجاویگی تو ہر حادث سے پہلے اسقدر حوادث کا ہونا ضرور ہوگا جن کا اول نہ ہوا اور جب تک وہ تمام حوادث ختم نہ ہونگے اس حادث اخیر کی نوبت نہین آویگی جو فی الحال حاضر ہی اور غیر متناہی کا ختم ہونا محال ہی اب مذہب فلاسفہ جو دورات فلک کو غیر متناہی بتلاتے ہین اوسکا ابطال اسطرح ہے کہ اگر آسمان کے دورے غیر متناہی ہون تو اونکی اعداد تین حال سے خالی نہین یا فرد ہونگے یا زوج یا دونون ہونگی یا دونون نہ ہونگے اور یہ امر تو محال ہے کہ زوج و فرد جمع ہون یا دونون سے خلو ہو کیونکہ اس صورت مین درمیان اثبات و نفی کے جمع ہونا لازم آتا ہی اسلئے کہ ایک کی اثبات مین دوسرے کی نفی ہی اور ایک کی نفی مین دوسرے کا اثبات ہی اور سب کا زوج ہونا بھی محال ہی اسلئے کہ زوجیت زوج کی ایک کی زیادتی سے باطل ہو جاتی ہی پس اگر غیر متناہی کا وجود ہوتا تو ایک اوسکو کیونکر فنا کر دیتا اسیطرح فرد کی فردیت ایک زیادہ کرنے سے باطل ہو جاتی ہے پس حاصل کلام یہ ہوا کہ عالم حوادث سے خالی نہین اور جو شے ایسی ہو وہ حادث ہی اور جب عالم حادث ہوا تو اوسکو کسی محدث کی حاجت ضرور ہی پس عدم سے وجود مین لانیوالا تمام عالم کیلئے ضرور ہی وھو اللہ العزیز الحکیم

**دلیل (۳۰۸)** اثبات صانع کی دلائل غیر متناہی ہین کسی شئ کیواسطے اسقدر دلائل نہین جسقدر باریتعالی کیواسطے ہین مگر سب کا تحریر کرنا احاطہ قدرت بشری سے خارج ہی لہذا دلائل مذکورہ ہی پر اکتفا کرکے اوسکی بعض صفات کی دلائل بیان کیجاتی ہین۔

وہ یہ کہ حق تعالی قدیم ازلی ہی اوسکی وجود کیلئے اول نہین بلکہ وہ ہر شی سے اول و قبل ہی اسلئے کہ اگر وہ حادث ہو اور قدیم نہو تو ضرور ہی کہ دوسرے محدث کا محتاج ہو اور اوسکا محدث بھی ایک اور محدث کا محتاج ہو اور غیر متناہی سلسلہ چلے اور غیر متناہی کا حصول محال ہے یا وہ حوادث کسی محدث قدیم کی طرف منتہی ہوگا پس وہی مطلوب ہی جسکا نام ہمنے صانع عالم اور باریتعالی رکھا ہے۔

دلیل (۳۰۹) باریتعالی ابدی ہے اوسکی وجود کیواسطے آخر نہین پس وہی اول ہے اور آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے کیونکہ اگر وہ منعدم ہو تو دو حال سے خالی نہین یا خود معدوم ہوگا یا اوسکی ضد اوسکو معدوم کریگی پس اگر انعدام اوسکا بنفسہ مانا جاوے تو باطل ہے اسلئے کہ اگر ایسی شئے کا خود منعدم ہوجانا جائز ہو تو یہ بھی جائز ہوگا کہ معدوم شئے خود بخود موجود ہوجاوے حالانکہ یہ محال ہے لہذا وہ بھی محال ہوگا پس جسطرح وجود کا عارض ہونا محتاج سبب ہے اسیطرح عدم کا عارض ہونا بھی کسی سبب سے ہوگا اور جو دوسری شئے کو جو اوسکی ضد ہو عدم کرنیوالا مانا جاوے تو بھی باطل ہے اسلئے کہ وہ معدوم اگر قدیم ہوگا تو اجتماع ضدین محال ہے اور جو حادث ہوگا تو حادث شئی ضد نہین ہوسکتی تاکہ دوسرے کو معدوم کرسکے بلکہ قدیم ہی حادث سے اقوی و اولی ہے وہ اوسکو معدوم کرسکتا ہے یہ نہین کرسکتا۔

دلیل (۳۱۰) اللہ تعالی وہ جوہر نہین جو حیز سے خالی نہین کیونکہ ہر جوہر حیز والا اپنے حیز اور مکان کے ساتھہ مختص ہے اور دو حال سے خالی نہین یا اوسمین ساکن ہوگا یا اوس مکان سے حرکت کریگا حالانکہ سکون اور حرکت حادث ہین اور جو شئے حوادث سے خالی نہو وہ بھی حادث ہے۔ ہان اگر جوہر کو دوسرے معنی کوئی شخص قرار دے تو وہ بحیثیت لفظ کے خطا ہے نہ بحیثیت معنی کے۔

دلیل (۳۱۱) اللہ تعالی جسم نہین جو جواہر سے مرکب ہوتا ہے کیونکہ جب اوسکا جوہر ہونا باطل ہوا تو جسم ہونا بھی باطل ہوگیا اسلئے کہ ہر جسم خاص ہے ساتھہ حیز کے اور مرکب ہے جوہر سے اور جوہر افتراق و اجتماع و حرکت و سکون سے خالی نہین اور نیز ہیئت اور مقدار اوسمین ضرور ہے حالانکہ یہ سب علامات حدوث ہین جن سے منزہ ہے باریتعالی وہ دور ہے اور اگر صانع عالم کے جسم ہونیکا اعتقاد جائز ہو تو آفتاب اور چاند کی الوہیت یا دوسری کسی جسم کی بھی جائز ہوجاوے پس اگر کوئی شخص جرات کر کے اوسکا نام جسم رکھدے اور ترکیب جواہر سے ارادہ نکرے تو اوس نے نام مین غلطی کی مگر معنے جسم کے مراد نہین اسلئے بہرحال باریتعالی قسم جوہر اور قسم جسم سے نہین ہوسکتا جو آثار حدوث سے خالی نہین ہین۔

دلیل (۳۱۲) حق تعالی عرض بھی نہین جو جسم کے ساتھہ قائم ہوتی ہے یا کسی محل مین حلول کرتی ہے کیونکہ عرض وہ ہے جو جسم مین حلول کرے اور ہر جسم حادث ہے اوسکا محدث ضرور ہے کہ پہلے اوسکے موجود ہو پس وہ جسم مین کیونکر حلول کریگا حالانکہ وہ ازل مین موجود تھا اور کوئی اوسکی ہمراہ نہ تھا پھر اوس نے اجسام و اعراض کو پیدا کیا دوسرے یہ کہ وہ عالم قادر مرید خالق ہے اور یہ اوصاف اعراض کے اندر محال ہین بلکہ ان اوصاف کے واسطے موجود مستقل قائم بالذات ضروری ہے۔ پس معلوم ہوا کہ حق تعالی موجود قائم بالذات ہے نہ جوہر نہ جسم اور نہ عرض ہے اور تمام عالم جواہر اور اعراض اور اجسام ہے پس وہ حق تعالی کسی شئے کے مشابہ نہین اور نہ کوئی شئے اوسکے مشابہ ہے اور کیونکر مشابہ ہوگی مخلوق خالق کی اور تصویر مصور کی اور مقدور قادر کی حالانکہ تمام اجسام و اعراض اوسکی خلقت اور صنعت سے پیدا ہوے ہین لہذا مماثلت اور مشابہت کا حکم پایا جانا محال ہوگا۔

دلیل (۳۱۳) اللہ تعالی کی خصوصیت جہات سے پاک ہے کیونکہ جہت یا فوق ہوگی یا تحت یا یمین یا شمال یا قدام یا خلف اور یہ سب حق تعالی کی پیدا کی ہوی ہین اسلئے کہ اوس نے انسان کو پیدا کیا جسکے واسطے جہات کا ظہور ہوا اسطرح کہ انسان

کی دو طرفین پیدا کین ایک طرف زمین پر ٹہرا کرتی ہے جسکو پیر کہتے ہین اور دوسری طرف اوسکے مقابل ہے جسکو سر کہتے ہین اوس جہت فوق کا نام اوس جانب سے پیدا ہوا ہے جو سر کی طرف ہے اور جہت تحت کا نام اوس طرف سے نکلا ہے جو پیروں سے متصل ہے اور انسان کے دو ہاتھ پیدا کئے گئے ایک نہ ... زمین کا بنانا قوی ہوتا ہے پس یمین قوی کا نام ہوا اور شمال اوسکے مقابل کا نام رکھا گیا اور اوس جہت کو یمین کہا گیا جو یمین کی متصل ہے اور دوسری جہت مقابل کو یسار اور شمال کہا گیا اور دونون جانب انسان کی بنا کی گئین کہ ایک جانب سے دیکھتا ہے اوس طرف کو جہت آگاہی پس اوسکو قدام کہا گیا اور اوسکے مقابل کو خلف بولا گیا پس جہات مین حدوث انسان کے حدوث سے آیا اور اگر انسان کی یہ خلقت نہ ہوتی بلکہ مستدیر گول شکل بنایا جاتا مثل کرہ کے تو ان جہات کا ہرگز وجود نہ ہوتا پس باریتعالی ازل مین کیونکر مختص جہت سے ہوسکتا ہے حالانکہ جہت حادث ہے اور اگر جہت سے کوئی اور معنی لیجاوین تو لفظ لغت مین غلط ہوگی نہ کہ معنون مین دوسرے اگر حق تعالی کو فوق عالم مانا جاوے تو ضرور ہے کہ محاذی اوسکی ہوا اور جو چیز کسی جسم کے محاذی اور مقابل ہوتی ہے ضرور ہے کہ وہ مثل ہو یا اوس چھوٹی ہو یا بڑی اور اس انداز خاص کیواسطے کسی مقدر کی ضرورت ہے پس سے اللہ تعالی منزہ اور پاک ہے۔ اگر فوق کے دو معنی ہین ایک جسم دوسرے جسم کا اوپر ہوا اور دوسری علو مرتبت جیسے کہ فوق سلطان اور سلطان کو فوق وزیر کہتے ہین اور معنی اول ناممکن ہے جو باریتعالی مین محال ہے اور دوسرے معنی فوق کے ... نہین مراد ہوسکتے ہین۔ اب رہا یہ امر کہ وقت دعا کے آسمان کیطرف ہاتھ کیون اٹہائے جاتے ہین اوسکی وجہہ یہ ہے کہ جہت آسمانی قبلہ دعا ہے جسطرح خانہ کعبہ قبلہ صلوۃ ہے جسکے طرف چہرہ اور سینہ سے استقبال کیا جاتا ہے اور دوسرے یہ کہ ہاتھ اٹہانے مین داعی معبود کی جلال وکبریائی کے طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔

**دلیل (۳۱۴)** اللہ تعالی واحد ہے کوئی اوسکا شریک اور مثیل نہین وہ خلق ایجاد اور اختراع مین اکیلا ہے کوئی اوسکا مخالف و ضد نہین اسپر دلیل اور برہان یہ ہے کہ اگر آسمان اور زمین مین دو معبود کامل الوجود فرض کئے جاوین تو آسمان وزمین کا بقا محال ہے بلکہ حدوث بھی اونکا ممکن نہین جسطرح کسی ظرف کو فرض کرو کہ اوسمین دو مظروف پورے سما جاوین تو وہ ظرف ضرور ٹوٹ پھوٹ جاویگا۔ اسیطرح دو خالق اپنے وجود مین ضرور ہے کہ کامل ہون ورنہ خالق اور معبود ہونیکے قابل نہ ہونگے اور جو علحدہ علحدہ ہون تو ہر ایک کو عدم محیط ہوگا جو حدوث کی علامت ہے پس ہرگز قیاس مین نہین آتا کہ ایک کے ساتھہ دوسرا بھی موجود ہو ورنہ تمام عالم درہم وبرہم ہوجاتا پس عالم کا عدم فساد عدم آلہہ پر دلیل قطعی ہے۔

**دلیل (۳۱۵)** اگر دو معبود ہوتے اور ایک اونمین کسی امر کا ارادہ کرتا تو دوسرا اگر اوسکے موافقت پر مجبور رہوتا تو عاجز مغلوب ہوتا اوسکی خدائی کیونکر ہوسکتی اور جو مخالفت پر قادر رہوتا تو دوسرا قوی ہوتا اور اول ضعیف ہوتا جو الہ قادر نہین ہوسکتا۔

**دلیل (۳۱۶)** اگر عالم کیواسطے دو صانع یا زیادہ ہوتے پس دو حال سے خالی نہین یا دونون قادر ہونگے یا نہ ہونگے پس اگر دونون کمال قادر ہون تو دونون کا مخالفت کرنا عقلا جائز ہے اسطرح کہ ایک کسی جسم کو باقی رکھنا وقت معین مین چاہے اور دوسرا اوسی وقت معین اوس جسم کو فنا کرنا چاہے۔ پس اگر دونون اپنے ارادہ کے پورا کرنے پر قادر ہونگے تو محال لازم آئیگا اور وہ یہ ہے کہ جسم واحد ایک حالت

[illegible] وہم بھی [illegible] جس امر سے محال لازم آتا ہے وہ امر محال ہے اور جو دونوں قادر نہوں تو دو حال سے خالی نہیں یا دونوں عاجز ہوں یا ایک عاجز ہو پس عاجز الٰہیت کی صلاحیت نہیں رکھتا کیونکہ ہم بیان کر دیا ہے کہ صانع عالم قدیم ہے اور عجز قدیم کا محال ہے۔

دلیل (۳۱۷) اگر چند خالق ہوتے تو آسمان و زمین پیدا نہوتا کیونکہ پیدا ہونا آسمان و زمین کا تین حال سے خالی نہیں یا دونکی قدرت کے مجموعہ سے ہو یا ہر ایک سے یا صرف ایک سے اور تینوں شکلیں باطل ہیں پس تعدد الٰہ بھی باطل ہے۔ اول اسوجہ سے باطل ہے کہ شان الٰہ سے کمال قدرت ہے اور جبکہ دونوں کے مجموعہ سے خلقت ہو تو ہر ایک قدرت کامل نہ ہوگی جو شان الوہیت کے خلاف ہے اور دوسری صورت اسلئے باطل ہے کہ توارد علتین مستقلتین کا محال ہے جیسے ایک حرکت دو متحرک سے محال ہے۔ اور تیسری اسلئے کہ ترجیح بلا مرجح ہے اور جب تینوں شق باطل ہوں تو وحدانیت حق تعالیٰ ضرور ثابت ہوگی جو مدعا ہے۔

دلیل (۳۱۸) ایک صانع کے ثبوت پر دلیل موجود ہے کیونکہ صنائع اور حوادث کا پایا جانا صرف ایک صانع کی ضرورت بتلاتا ہے اور ہمکو لازم نہیں کہ ایک کی ضرورت سے دوسرے بلا ضرورت بھی فرض کر لیں اسلئے کہ تمام عالم کا انتظام اور التیام جس سے وہ بمنزلہ شخص واحد ہو گیا ہے یہی دلالت کرتا ہے کہ صانع اسکا ایک سے زائد نہیں۔

دلیل (۳۱۹) اگر ایک صانع سے زیادہ ہوں تو کوئی عاقل اپنے صانع کی معرفت بعینہ نہیں کریگا تاکہ اوسکی عبادت کرے اور شکر انعام کا ادا کرے اور اوسکا صانع بھی اپنی تعریف پر قادر نہ ہوگا اور نہ اپنی صنع کو معین کر سکیگا اسلئے کہ دوسرا صانع بھی اسیطرح کی صنعت کر سکتا ہے پس صانع اپنی تعریف سے عاجز ہوگا اور عاجز کو الٰہ اور صانع بتلانا دیوانوں کا کام نہیں تو کیا ہے۔ بہر حال خالق اوراوسکی مخلوق متمیز نہ ہوگی جسکا انجام اور نتیجہ لغو اور فضول ہے۔

دلیل (۳۲۰) دو بادشاہ ایک اقلیم میں نہیں بسر کر سکتے بلکہ ہر ایک دوسرے پر غلبہ چاہتا ہے پس دو الٰہ جن میں شان کبریائی ہو کیونکہ موافقت کر سکتے ہیں بلکہ ہر ایک دوسرے کی درپے رہیگا کہ اوسکا خلاف کرے اور جبکہ مخالفت ممکن ہے تو ممکن کی فرض وقوع سے محال نہیں لازم آتا حال آنکہ ایک شی کو ایک وقت میں ایک الٰہ حرکت دینا چاہے یا زندہ رکھنا۔ اور دوسرا اوسکو ساکن رکھنا یا مارنا چاہے تو ضرور ہے کہ ایک یا دونوں عاجز ہونگے جو خلاف الوہیت ہے۔

دلیل (۳۲۱) دو الٰہ کا مقام ایک جا تو ممکن نہیں دو مقام پر ہوگا پس ہر ایک الٰہ کو اپنے مقام میں وجود ضرور ہے اور دوسرے کے مقام میں عدم ضرور ہے لہذا دونوں کا وجود کامل نہ ہوگا۔ پس خدا ہونیکی صلاحیت اون میں نہوگی کیونکہ ہر ایک کو عدم محیط ہوگا جو خلاف شان خدائی ہے۔

دلیل (۳۲۲) کمال مطلق جو شان الٰہی ہے ایک ہی ہے اگر کمال متعدد ہو تو مطلق نہ ہوگا بلکہ مقید ہو جائیگا پس الٰہ بھی متعدد نہیں ہو سکتا۔

دلیل (۳۲۳) اگر تعدد الٰہ ہوگا تو عدد ذات الٰہ میں داخل ہوگا کیونکہ اگر ذاتی نہ ہو تو غیر کی وجہ سے ہوگا جس میں احتیاج الی الغیر منافی الوہیت ہے اور ذاتی ہونا عدد کا باطل ہے اسلئے کہ وہ موقوف غیر پر ہے اور موقوف غیر پر ناقص ہوتا ہے پس الٰہ ناقص کو الٰہ کامل کون کہہ سکتا ہے

دلیل (۳۲۴) ہر شے واحد یا شخص ہر کیونکہ نوع کا وجود بھی اشخاص کی وجہ سے ہی ہے پس جمیع موجودات وحدات ہین اور کل ایک واحد کا اثر ہین اسلئے جو لوگ سوائے اللہ تعالی اُسکے دوسری شئے کو موثر مانتے ہین خواہ وہ علت ہون یا طبیعت یا فرشتہ یا انسان یا جن یا ستارے ہون یا بندہ کو خالق افعال جانتے ہین وہ گویا دوسرے کو حق تعالی کا شریک گردانتے ہین غرض کوئی فعل یا حرکت یا کوئی موجود بدون تاثیر ایک خدا کی نہین ہوسکتا کوئی شے اوسمین شریک نہین۔

دلیل (۳۲۵) اگر دو یا کئی خدا ہون اور مخلوقات مشترک ہو تو ہر طرف سے کامل ہی وجود ہر مخلوق کی اندازہ اور حوصلہ کی موافق آئیگا گز مین گز بھر بالشت مین بالشت بھر اور ہم دیکھتے ہین کہ ایک سانچہ مین دو چیزین اور ایک سیر بھر برتن مین دو سیر اناج اور ایک جوتی مین ویسی ہی دو قدم اور ایک شیروانی مین اوسکے موافق دو بدن اور ایک میان مین اوسی مقدار کی دو تلوار اور ایک مکان مین اوسی کی گنجایش کی موافق دو چند اسباب نہین سماتا۔ اور اگر زبردستی ایک مین دو کو بھرنے لگتے ہین تو وہ سانچہ اور برتن وغیرہ ٹوٹ پھوٹ جاتا ہی پس اگر دونون خدا کی طرف سے پورا پورا وجود ایک مخلوق مین سمانے لگے تو بیشک وہ مخلوق معدوم ہوجائیگی ان دو وجودسے تو ایک ہی اچھا جس سے مخلوق محفوظ تو رہی ہان اگر وجود خداوندی کامل نہو تو دو ناقص ملکر مثل دو چراغ کی کامل ہوجاوینگی پس ہر ایک ناقص ہوا اور ناقص خدا نہین ہوسکتا۔

دلیل (۳۲۶) جس کارخانہ کو دیکھئے کسی ایک چیز پر منقطع ہوتا ہی اور جس سلسلہ کو دیکھو کسی ایک پر منتہی ہوتا ہی چنانچہ دہوپ کا نکا کارخانہ آفتاب پر تمام ہوتا ہی۔ اور عدد کا سلسلہ ایک پر اور موجون کا پانی پر۔ غرض جتنے جہان مین پھیلاؤ ہین وہ کسی ایک شئی کیطرف سمٹے چلے آتے ہین جیسے مخروط کا زاویہ یا گاجر کے نیچے کی جانب ایک نقطہ پر سمٹی چلی آتی ہی اور ظاہر ہی کہ وحدت اشیاء مذکورہ بھی موجود کی قسم مین سے ہی اور وحدت کا وجود اون مین عارضی ہی پس جیسے وجود عالم موجود اصلی کا فیض ہے اسیطرح یہ وحدت بھی اوسی موجود اصلی کا فیض ہی۔ لہٰذا وحدت کا اوس مین اصلی ہونا ضرور ہی برخلاف کثرت کی کہ وہ حقیقت مین اقسام وجود سے نہین غلطی سے اوسکو موجودات مین شمار کیا جاتا ہی بلکہ کثرت کا بنا عدم پر ہے۔

دلیل (۳۲۷) اگر کئی صانع ایجاد عالم مین شریک ہون تو وہ دونون جیسے صانع ہونے اور موجود اصلی ہونے مین شریک ہونگے ویسی ہی کسی بات مین علیحدہ بھی ہونگے اسلئے کہ جہان تعدد اور اشتراک کسی بات مین ہو وہان ضرور ہی کہ کسی بات مین امتیاز بھی ورنہ تعدد دکثرت نہوگا اور ظاہر ہی کہ تعدد کو باہم امتیاز حاصل ہے پہر موجود اصلی کے معنی مین یہ بات داخل ہے وہ ایک ہی ہو۔

دلیل (۳۲۸) ہمارے احاطہ وجود مین کسی دوسرے کی گنجایش نہین یعنی جتنی دور مین کہ ہم آگئے ہین اوتنے دور مین اور کوئی نہین سماتا جب ہمارا وجود ضعیف اپنی احاطہ مین کسی کو نہین آنے دیتا اوس موجود اصلی کا وجود قوی کیونکر اپنے احاطہ مین کسی دوسرے کو سمانے دیگا اور ظاہر ہے کہ احاطۂ وجود سب احاطون مین وسیع ہی اوس سے اوپر کوئی احاطہ نہین پس یہ بات تسلیم کرنی لازمی ہے کہ جیسے کشتی کی احاطہ مین کسی دوسری کشتی۔ یا دوسری کشتی کی حرکت کی گنجایش نہین ایسے ہی موجود اصلی کے احاطہ مین

جو بمقابلہ کشتی متحرک کی ہو اور فیض وجود عالمگیر کے احاطہ مین جو بمقابلہ حرکت کشتی کے ہو جو کشتی نشینون کے حق مین اوسکا فیض ہی کبھی دوسرے وجود اصلی اور فیض وجود کی گنجایش نہین ہو سکتی۔ پس جیسے مرکب کا انتہا آخر ایسے اجزا پر ہو جاتا ہے جنہین کچھ ترکیب نہ ہو ایسے ہی ہر چیز کا انتہا وجود ایسے پر وجود سے آگے اور کوئی جز نہین نکل سکتا۔ الغرض وجود ایک مفہوم واحد ہے اوسکا تجزیہ بھی ضرور ہے کہ وہ جسم آگے ہو جیسا واحد اوسکی ہرگز گنجایش نہین۔

دلیل (۲۹ ۳) اللہ تعالی حی قدیر عالم متکلم سمیع بصیر مرید مختار ہے اور جملہ صفات اوسکی قدیم ہین ورنہ محل حوادث ہونا اوسکا لازم آئیگا جو محال ہے کیونکہ عالم کی صنعت اور خلقت اور ترتیب اور انتظام اوسکی قدرت اور علم اور ارادہ اور حیات پر دلالت کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ خلق شئی بدون علم شئے کے نہین ہو سکتا اور علم اور قدرت بدون حیات کے ممکن نہین اور مخلوق کا اندازہ اور تخصیص بدون اختیار کے ناممکن ہے اور جو خالق کا اضطرار مانا جاوے تو عجز اور جہل لازم آتا ہے دوسرے یہ کہ اضطرار کیواسطے اختیار ضروری ہے اسلئے کہ اضطرار کسی شئی میں باعث داخل ہے کہ وہ دوسرے سے مجبور ہو پس وہ حال سے اضطرار خالی نہین یا تسلسل لازم آئیگا یا مختار پر سلسلہ ختم ہوگا پس وہی مختار خالق کائنات ہے۔ اور سمع و بصر دونون صفت عمدہ ہین انکے ثبوت سے نقصان کی نفی ہوتی ہے اور باری تعالی تمام اوصاف کمال کا مستحق ہے اور اندھا اور بہرا ہونا عیب اور نقصان ہے دوسرے یہ کہ حیات کیواسطے سمع و بصر جب تک کوئی آفت انمین نہ ہو ضروری ہے اور اگر صانع عالم کو متکلم نہ کہا جاوے تو نقص لازم آئیگا جو محال ہے اسلئے کہ صانع عالم حی ہے اور حی یا متکلم ہوتا ہے یا اخرس اور آفت نقص ہے پس ضرور ہے کہ وہ متکلم ہو وہو المطلوب۔

دلیل (۳۰ ۳) جسقدر عالم مین صفات کمالیہ ہین وہ سب صفات الہیہ کا فیض ہین کیونکہ عالم کا وجود عارضی ہے ذاتی نہین اگر ذاتی وجود ہوتا تو فنا نہوتا اور تمام صفات کمالیہ وجود کے تابع ہین اور جسقدر عالم مین صفات نقصان ہین وہ سب بوجہ عدم ظاہر ہوئے ہین وجود کی پیدایش سے عدم کا بھی ظہور ہوا ہے اور عالم اصل مین معدوم تھا پھر صانع حقیقی کے فیض سے حادث اور موجود ہوا لیکن عدم اصلی زائل نہین ہوا ہے بلکہ بوجہ وجود عارضی و کمالات وجود کی عدم اصلی اور صفات ناقصہ عدم کی خوب ظاہر ہو گئی ہین اسیوجہ سے عالم کو وجود و عدم یا بھلائی اور برائی یا خیر و شر سے مرکب کہا جاتا ہے۔ اور بھلائی و برائی اور خیر و شر عالم کے اوسی وجود و عدم کے آثار ہین اور ظاہر ہے کہ وجود خیر محض ہے اور عدم شر محض۔ دونون کی ملنے سے ایک معجون مرکب تیار ہوئی ہے جسکو حادث کہتے ہین۔ مگر یہ معجون کسی کے حق مین زہر اور کسی کے حق مین تریاق ہے اور اس معجون کی نسخے مختلف ہین ہر نسخہ دوسرے نسخہ کی برخلاف واقع ہے اور ہر نسخہ کی آثار جدا جدا ہین جو حکیم مطلق کی کمال صنعت اور حکمت پر شاہد عدل ہین۔ اس معجون کی استعمال سے صحت و مرض جسمانی و روحانی دونون حاصل ہوتے ہین جو شخص اوسکا استعمال دستور العمل کی موافق اور مطابق کرتا ہے اوسکو صحت حاصل ہوتی ہے اور جو اپنی رائے سے اوسکو استعمال کرتا ہے اور دستور العمل کو پیش نظر نہین رکھتا وہ مرض جسمانی یا روحانی مین مبتلا رہتا ہے اور ظاہر ہے کہ معجون کا موجد خاصیت اور افعال معجون سے خوب واقف رہتا ہے اگر اوسکا دستور العمل کہین ملجاوے تو حکم کیمیا رکھتا ہے اور یہ بھی عقل مین نہین آتا کہ معجون بنانیوالا

جائے اور اوسکے خواص و افعال کو نہ بتلایا جائے لہذا ضرور ہی کہ اوس معجون کی منافع و مضار اوس حکیم مطلق کے دستور العمل کی مطابق معلوم کر کے کار بند ہونا چاہئے اور جسطرح صحت و مرض جسمانی کیواسطے بدن انسان موضوع ہی اسیطرح صحت و مرض روحانی کیواسطے روح انسانی موضوع ہی اور جیسے صحت جسمانی اصلی مانی جاتی ہی اور مرض جسمانی کو عارضی کہا جاتا ہے اسیطرح صحت روحانی اصلی ہی اور مرض روحانی کسی عارضہ سے ہی اور جیسا کہ طبیعت اور مرض مین مقابلہ ہی جسکو اطبا بحران کہتے ہین اسیطرح روح اور نفس مین جنگ ہی جسکو صوفیہ جہاد اکبر بولتے ہین اور جیسے طب جسمانی کی امراض مختلف ہین مثل صداع و فالج و سکتہ و استسقا و تشنج و لقوہ و سرسام و ذات الریہ و سوء مزاج جگر و بخار و پیچش و قولنج و نقرس وغیرہ اسیطرح طب روحانی کے امراض مختلف ہین مثل تکبر و کینہ و عداوت و حسد و بغض و نفاق و بیمروتی و مخاصمت و نزاع و عجب و غرور و ہوا و ہوس و کفر و معصیت کبیرہ و صغیرہ اور ہر مرض کے اسباب و علامات و علاجات جدا جدا ہین جنکو شرع نبوی بتلاتی ہی۔

دلیل (۱۳۳) عالم کے جملہ صفات کمالیہ اور صفات نقصانیہ عالم کے حدوث اور امکان پر دلالت کرتے ہین جن سی معلوم ہوتا ہے کہ عالم اپنی ذات مین دوسرے کا محتاج ہی جسمین یہ تمام صفات کاملہ ذاتی ہون اور کسی دوسرے کا فیض نہ ہون ورنہ تسلسل لازم آئیگا کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ انسان جو اشرف مخلوقات ہی کوئی صفت ذاتی نہین رکہتا ورنہ وہ صفت قابل زوال نہ ہوتی پہر اگر علم ہی تو اوسکے ساتھہ جہل بھی اور جو قدرت ہی تو عجز بھی ضرور ہے اور حیات کی ہمراہ ممات علی ہذا القیاس پہر بھی انسان مین پورے پورے نہین قریب کی شی نظر آتی ہی اور دور کی نظر نہین آتی اور وہ بھی بجز رنگ و شکل کے زیادہ نہین دیکھہ سکتا اسیطرح سماعت دور سی دشوار ہی اور آہستہ کلام سننا مشکل ہی غرض انسان کی ہر صفت گو کاملہ ہی ہو مگر ناقص ہی اور ہر ناقص کسی کامل کی خبر دیتا ہی وہ بجز حق سبحانہ و تعالی کے دوسرا کون ہے۔

دلیل (۲۳۳) اسماء الٰہیہ کا ترجمہ اردو مین کیا جاتا ہی جس سی معلوم ہو جائیگا کہ اوس نی مخلوقات کو کیا کیا عطا کیا ہی اور وہ اپنے اسماء و صفات مین اکیلا ہی۔ وہ یہ کہ وہ ذات جامع جمیع صفات کمالیہ ہی اوسکی رحمت دنیا مین مومن و کافر کو عام ہی اور آخرت مین مومنین کیواسطے خاص ہی وہ بادشاہ بڑی مملکت اور قدرت والا ہی وہ تمام نقصانون سے پاک ہی۔ وہ جملہ عیوب اور شرور سی منزہ ہی اوس نے مخلوق کو دفع مضرت کی اسباب دیکر امن بخشا ہی اور وہ بڑا نگہبان ہی اوسکی اوصاف کا احاطہ نہین ہو سکتا وہ عدیم المثال وہ بندون کی اصلاح کرنیوالا اور شکستگی کو دور کرنیوالا ہی وہی صاحب کبریائی ہی اوسکی صفات مخلوق کی صفات سی اعلی ہین وہی ہر شی کا اندازہ کرنیوالا اور ایجاد کرنیوالا اور بے عیب کرنیوالا ہی بمقتضای حکمت بدون تفاوت و خلل کی پیدا کرنیوالا ہی وہی صورت اور شکل ہر شے کی بناتا ہی وہی بندون کی عیب اور گناہ دنیا مین چھپاتا ہی اور آخرت مین عذاب سی بچاتا ہی ہر شے اوسکی مسخر ہے وہی ہمیشہ انعام بلا عوض دیتا ہی رزق اور نفع کی اشیا اور اونکی اسباب وہی پیدا کرتا ہی وہ ہر شخص بلکہ ہر شے کو حسب استعداد و قابلیت رزق اور قوت بخشتا ہی اوسکا علم تمام اشیا کے ظاہر و باطن اور کلیات و جزئیات کو محیط اور حاوی ہی وہی درمیان خلایق کی فیصلہ کرنیوالا ہی وہی رزق کو جسپر چاہتا ہی تنگ کرتا ہی اور جسپر چاہتا ہی فراخی اور وسعت دیتا ہی وہی دلون کو قبض اور بسط کرتا ہی وہی پست کرنیوالا اور بلند کرنیوالا ہی اور وہی عزت

دینیوالا اور ذلت دینیوالا ہی وہی خاص اپنی بندونکو حاجتمندی اور شہوت پرستی سے خلاصی دلواکر عزت بخشتا ہی اور اہل دنیا کو خوشامد
اور ہوا پرستی مین رکہکر ذلیل کرتا ہی وہی کامل سننے والا اور کامل دیکہنے والا ہی وہی حق و باطل مین قول فاصل کہنے والا ہی اور وہی
حاکم ہے جسکے حکم کو کوئی نہین رد کر سکتا اور وہی نہایت عادل ہی اوسی فعل کو کرتا ہی جسمین حکمت ہی وہ ظلم اور جور سے پاک ہی وہی بندونکو
توفیق دیتا ہی جس سے فلاح دارین حاصل کر سکین وہی بندون پر لطف اور عنایت کرتا ہی اور اونکو بطرف حق کی ہدایت اور ارشاد کرتا
ہی اور وہی دلون مین توحید کا محافظ ہی وہی عبادت کو آسان کرتا ہی اور عیب سے بچاتا ہی وہی پوشیدہ اور مخفی امور کو جانتا ہی وہی سینون کے
علوم و وساوس سے خبردار ہی اوسکو غضب اور غیظ جلد سزا دینے پر برانگیختہ نہین کرتا وہ بڑی عظمت والا ہی وہ بڑی بخشش کرنیوالا اور گناہون
سے تجاوز کرنیوالا ہی وہی قدردانی کرنیوالا اور امر قلیل پر عطاء جزیل دینے والا ہی وہ علو مرتبہ مین ایسا کامل ہی کہ سب مراتب اوس مرتبہ کے
تحت مین ہین اوسکی ذات اور صفات تصور سے برتر ہین اور تمام محجوب اوسکے جلال مین حیران ہین اور جمیع عقول اوسکی وصف کمال سے
عاجز ہین وہ مشاہدہ حواس اور ادراک عقول سے برتر ہی وہ موجودات کا محافظ ہی وہی قوت بدنی اور رزق معنوی پیدا کرکے اجسام و
ارواح کو پہونچاتا ہی اور وہی تمام حاجات مین کافی ہی وہ صفات جلالیہ کے ساتھ موصوف ہی وہی جود و عطا کو بلا سوال اور بلا وسیلہ
کے دیتا ہی اوسکے خزائن ختم نہین ہوتے اور نہ اوسکی بخشش اور عطا منتہی ہی وہی ہی جو باوجود قدرت کے عفو کرتا ہی اور وعدہ کو وفا کرتا
ہی اور جب دیتا ہی تو آرزو سے زیادہ دیتا ہی اور نہین پروا کرتا کہ کسقدر دیا اور کسکو دیا وہی بندونکی احوال و افعال جانتا ہی اور اونکی موت کا
وقت اور اونکی سانس کی شمار جانتا ہی وہی ہی جو دعا کو قبول کرتا ہی اور مضطر کی حاجت روائی کرتا ہی اوسکا ملک اور اوسکی رحمت بڑی وسیع
اور کشادہ ہی وہ بڑی حکمت والا ہی اوسی نے ہر شے کو مناسب اور موزون بنایا ہی وہی ہی جو ہر ایک کیواسطے بہلائی کو پسند کرتا ہی اور اپنے
دوستون سے محبت رکہتا ہی اور وہی مخلوق کی قلوب مین محبوب ہی اوسکا کرم اور احسان بے پایان ہی اوسکی ذات اور صفات سب سے
اشرف و اعلی ہی وہی رسولونکو احکام دیکر امتون کی طرف بہیجتا ہے اور وہی قبرون سے سب کو اوٹہاکر میدان حشر مین جمع کرنیوالا ہے وہی
ہمتون کو برانگیختہ کرتا ہی تاکہ میدان توحید مین ترقی کرین اور اخلاق رزیلہ سے بچین وہی حاضر ہی اور ظاہر و باطن ہر شے سے واقف ہے
اوسیکا وجود ثابت اور یقینی ہی وہی بندونکے سب امور کا متکفل ہی وہی بڑی قدرت کاملہ پوری پوری رکہتا ہی اور وہی نہایت قوی
اور نہایت غالب ہی جو کسی امر سے عاجز اور مغلوب نہین وہی اپنے دوستون کی مدد کرتا ہی اور اونکے امور کا متولی ہی وہی تعریف و
توصیف کی لائق اور مستحق ہے وہی تمام موجودات کا عالم ہی وہی کائنات کو عدم سے وجود مین لاتا ہی اور وہی دوبارہ مخلوق کو اعادہ
کرکے زندہ کرنیوالا ہی وہی زندہ کرتا ہی اور وہی مارتا ہی اور وہی حیات ازلی و ابدی رکہتا ہی اور وہی بالذات قائم ہے اور غیر کو قائم
کرنیوالا ہی اوس سے کوئی شے جسکو وہ چاہی فوت نہین ہو سکتی وہ نہایت کریم ہی وہ اپنی ذات اور صفات اور افعال مین اکیلا
ہے کوئی اوسکا شریک نہین وہ حاجات سے منزہ ہی وہ ہمیشہ قائم ہی اوسکی طرف سب کی رغبت اور سب کا اعتماد ہے
وہ بڑے زور والا ہے جسکو چاہے مقرب کرے اور جسکو چاہے بعید رکھے وہی اول ہی کہ اوسکی اولیت کی ابتدا

نہین اور وہی سب کے بعد قائم رہیگا کہ اوسکی آخریت کی انتہا نہین اور اوسی سے تمام امور شروع ہوے اور اوسی کی طرف عود
وہی مرتبہ وجود مین مقصود ہے اور ایسے عالم مین ظاہر ہے اور وہی مخلوق سے چھپا ہوا ہے وہ امور کا مستولی اور خوشی اور غم کا حاکم ہے
وہ نہایت عالی اور نقصانون سے مبرا ہے وہی نہایت محسن ہے وہی بندون کی طرف متوجہ ہوتا ہے جبکہ بندہ اوسکی طرف رجوع کرتا ہے
اور وہی گنہگارون کو توبہ کے اسباب کی توفیق دیتا ہے اور [illegible] توبہ قبول کرتا ہے وہی انتقام لینے والا ہے اور
وہی معاف کرنیوالا ہے وہی مہربان نہایت رحمت کرنیوالا ہے [illegible] جو چاہتا ہے کوئی اوسکے احکام و قضا و قدر
کو نہین روک سکتا تمام خوبیان [illegible] اوسی کے واسطے ہین وہی امور متضادہ اور مختلفہ کو جمع کرکے اون سے
عجیب و غریب آثار ظاہر کرتا ہے وہی انصاف کرنیوالا ہے [illegible] ظالمون سے مظلومون کا انتقام لینے والا ہے اور وہی عالم
سے اور ضعیفون سے ظالمون کو دور رکھتا ہے وہ ہر شے سے مستغنی اور بے پرواہ ہے اور وہی جسکو چاہتا ہے غنی کر دیتا ہے
اسباب ہلاک و نقصان کو ابدان و ادیان سے دفع کرتا ہے اور [illegible] والا ہے اور وہی نفع دینے والا ہے وہی نور آسمان
و زمین ہے اور وہی ہدایت کرنیوالا ہے اور وہی [illegible] عدم سے وجود مین لانیوالا ہے وہی باقی ہے اور وہی
فنا کے وارث ہے اوسکی تدبیر بلا مشورہ کے اپنی غایت پر پہونچتی ہے [illegible] اور عاصی کے عقوبت مین جلدی نہین کرتا ہے
وہی پروردگار ہر عالم کا ہے [illegible] اور جاننا چاہیے کہ صفات دو قسم ہین ایک صفات ذات اور دوسرا
صفات فعل اور دونون مین فرق یہ ہے کہ جس شے سے اللہ تعالی موصوف ہو اور اوسکی ضد سے موصوف نہو تو وہ صفات
ذات ہین جیسے علم اور قدرت اور عزت اور عظمت۔ اور اوسکی ضد سے موصوف ہونا جائز ہو تو وہ صفات افعال ہین جیسے رافت
و رحمت و سخط و غضب۔ اور صفت کا اطلاق بدون ذات کے ہوتا ہے جیسے علم اور قدرت اور اسم کا اطلاق مع ذات کے ہوتا ہے
جیسے عالم اور قدیر۔ اب غور کا مقام ہے کہ مخلوق کے پاس کونسی شے ہے جو حق سبحانہ تعالی کی طرف سے نہین پہونچی اوسکے اعضا
اور قوی اور افعال سب اوسی خالق کے پیدا کیے ہوے ہین۔ رہا اختیار وہ بھی اوسی کے اختیار سے پیدا ہوا ہے گو تعلق اختیار مخلوق
مین اختلاف ہے کہ وہ عدمی ہے یا وجودی بہرحال بندہ کے اجزا اور تمام تار و پود اوسی معبود کا فیض ہے خدارا ان صفات آلہیہ کا
ذرا خیال رکھیے پھر اگر اوسکی طرف جذبہ اور کشش نہو تو ہم سے کہیے۔

دلیل (۳۳۳) عالم کا وجود اوسکی ماہیت کا غیر ہے کیونکہ سلب وجود کا ماہیت سے درست ہے اور سلب ماہیت کا ماہیت سے درست نہین پس وجود غیر ماہیت ہوا اور جبکہ وجود عالم ماہیت کا غیر ہوا تو اوس وجود کا عالم سے سلب ہونا محال نہین اور کسی عقل کی مجال نہین کہ اوسکا استحالہ ثابت کر سکے۔

دلیل (۳۳۴) ماہیت کی نسبت وجود و عدم کیطرف برابر ہے اور ماہیت کی نسبت اپنی نفس اور اوسکی سلب کیطرف برابر نہین لہذا وجود ماہیت کا غیر ہے۔

دلیل (۳۳۵) ماہیت کا تصور بدون وجود کے بھی ہوسکتا ہے چنانچہ کرہ اور مثلث اور مربع کی ماہیت عقل مین بلا وجود بھی آتی ہے پس دونون مین غیریت ہوئی۔

دلیل (۳۳۶) کبھی ثبوت ماہیت کی تصدیق واسطے نفس اپنے کے ہوتی ہی اور وجود ماہیت مین شک ہوتا ہے اس دلیل سے بھی غیریت ثابت ہے۔

دلیل (۳۳۷) وجود اگر عین ماہیت ہوتا تو ماہیت واجب ہوتی اور وجود کا حمل ماہیت پر مفید نہوتا بلکہ کوئی شے معدوم نہ ہوتی ورنہ سلب الشی عن نفسہ لازم آتا۔

دلیل (۳۳۸) وجود عالم مین مشترک ہی برخلاف ماہیات وحقائق کے کہ وہ مشترک نہین لہذا وجود اور ماہیت جدا جدا ہوے اور فنار عالم جائز ہوا۔

دلیل (۳۳۹) جسطرح انسان چار عنصر یعنی آب خاک ہوا آگ سی جو باہم دشمنی رکھتے ہین مرکب ہوا ہی ایسی ہی یہ عالم بھی اشیاء مختلف المزاج اور مختلف التاثیر سے مرکب ہوا ہی بلکہ کثرت اجزار عالم بقدر عالم کی بڑائی زیادہ بدرجہ غایت ہی اور جب عالم مختلف اقسام کی موجودات سی مرکب ہوا اور ہر قسم کی مختلف تاثیر ہوئی تو بے شک ایک دوسرے کا دشمن ذاتی اور مخالف اصلی ہوگا۔ اور اوس کی بقا کا مدار نہ ہوگا اور جب ذرا بھی ایک کو غلبہ ہوگا تو تمام عالم کی مزاج مین ایک فساد آجائیگا یعنی وہ کیفیت متوسط جو پیشتر تھی زائل ہوجائیگی اور جب وہ کیفیت باقی نہ رہی اور اعتدال مزاج جاتا رہا تو تمام عالم کی حق مین یہ مرض مہلک ہوگا اسلیئے کہ آدمی کا بدن مثلاً چار چیز دن مرکب ہی اور ان چار کی غالب ومغلوب ہونے سے ہزارون امراض طرحطرح کی پیدا ہوتی ہین پس عالم تو بیشمار چیزون سی مرکب ہی اونکی غالب ومغلوب ہونے سے تو لاکھون قسم کی مرض پیدا ہونی چاہیئین اور جسطرح انسان کی مثلاً ایک عمر طبعی ہی اسیطرح تمام عالم کی بھی ایک عمر طبعی ضرور ہی آخر فنا آخر فنا۔

دلیل (۳۴۰) کوئی معاملہ اور بیع وشرا اپنی ذات کیواسطے نہین ہوتا بلکہ مقصود اوس سی نفع ہوتا ہی اسیطرح کوئی منکر بوجہ نفس انکار کی انکار نہین کرتا بلکہ اپنی مقابل کو مغلوب کرنا یا اپنی اظہار خوبی کیواسطے کرتا ہی غرض کوئی صورت بے معنے کی چاشنی نہین دیتی اسیطرح کسی سی سوال کرنا کہ یہ کام کیون کیا اوسیوقت صحیح ہی کہ جب اوس کام اور اوس صورت سی دوسرے معنی پیدا ہوتی ہون ورنہ سوال کرنا فضول ہوگا پس چون وچرا کہنا سوال فائدہ سی ہی اگر کوئی فائدہ نہ ہو تو لغو ہی اسلیئے کہ جب وہی شکل وصورت مقصود بالذات ہو تو وہی فائدہ ہی اب کونسا فائدہ سائل پوچھتا ہی لہذا ہر صورت واسطی کسی معنی کی بنائی جاتی ہی پس آسمان وزمین اور انسان وحیوان جملہ اشیار کو اگر خاص صورت کیواسطے بنایا گیا ہو تو اسمین حکمت نہ ہوئی بلکہ ضرور ہی کہ چاند وسورج وستارے وتمام علویات وسفلیات کو کسی مصلحت اور حکمت کیواسطے بنایا گیا ہو کیونکہ بنانیوالا اگر حکیم نہین تو یہ ترتیب اور اعلی درجہ کا انتظام کیسی ہوسکتا ہی اور جو صانع عالم حکیم ہی تو فعل اوسکا ہرگز حکمت سی خالی نہین پس جسطرح انسان کا مرنا اور غذا کا فنا ہونا کسی حکمت پر مبنی ہی اسیطرح تمام عالم کی فنا و بھلے برے کی جزا وسزا بھی خالی از حکمت نہین ہوسکتی

دلیل (۳۴۱) جو چیز اجزار مختلف سی مرکب ہوتی ہی اول اجزار کیلیئے ضرور کوئی نہ کوئی معدن اور اصل ہوتی ہی کہ ابتدا ترکیب

ہے اون اجزا کو اوسمین سی لیا ہوا اور پہر وہ اجزا ترتیب سے اگر جدا جدا ہو جائیں تو خود بہ خود اپنی اصل مین ملجائیں یا قابل اسکے ہون کہ اونکو اونکی اصل مین پہونچا دیا جاسے اچہون کو اچہی مقام مین اور برون کو برے مقام مین پہونچایا جاسے اسیکو قیامت کہتے ہوین

## اب ابطال تناسخ یعنے آواگون کی دلائل بیان کی جاتی ہین

دلیل (۳۴۲) جونون کا سلسلہ دو حال سے خالی نہین یا زمانہ گذشتہ مین غیر متناہی ہوگا یا متناہی اگر غیر متناہی مانا جاوے تو اسکے سلسلہ غیر متناہی لازم آئیگا جو بدلائل و براہین کثیرہ باطل ہے اور جو متناہی تسلیم کیا جاوے تو سب سے اول جون مین جو کچھ آرام و تکلیف پیش آئی ہونگی اور بیشک پیش آئی ہونگی کیونکہ کوئی انسان ان دونون سی خالی نہین رہ سکتا جیسی کھانے کا آرام اور مرنے کی تکلیف تو ہم پوچھتے ہین کہ وہ کونسی پہلی جون کی جزا و سزا ہی تو اب نتیجہ آگو کہ ادن کہا جاسے گا کہ آرام و تکلیف کا جزا و سزا ہی مین منحصر ہونا کچہہ ضرور نہین بلکہ ممکن ہے کہ کسی اور مصلحت کیلئے ہو آخر اولاد کو جو تعلیم علم مین تکلیفین دیجاتی ہین اور شیر خوارگی مین جو کچہہ رعایت و محبت احسان کی جاتی ہین وہ کوئی عمل کی سزا و جزا ہی بلکہ یہ دونون باتین اولاد کے حق مین داخل تربیت و پرورش ہین تو یہ سب بہی آدم کے حق مین بہت سی ایسی آرام و تکلیف جو بظاہر بنی آدم سے پہونچتی ہین جزا و سزا نہ ہوے تو خدا کی طرف سے جو آرام و تکلیف پہونچتی ہین وہ تمام کیونکر داخل جزا و سزا ہونگی بلکہ اونکی طرف بدرجہ اولی ایسے ہی آرام و تکلیف پہونچی جاہئیں جو داخل تربیت ہین کیونکہ حقیقت میں رب و مربی وہی ہے بلکہ بندونکی تربیت بہی حقیقت اوسی کی تربیت ہے اور بندے بیچ مین بمنزلہ آلہ کی ہین غایۃ ما فی الباب اگر کسی خاص خاص کیلئے تربیت نہو تو مجموعہ عالم کیلئے ہی ہی کیونکہ مجموعہ عالم بہی ایک شخص واحد ہے اور اوسکے لئے بہی ایک روح جدا گانہ ہے۔

دلیل (۳۴۳) عقل کے نزدیک یہ بات نہایت بعید ہے کہ کوئی روح پہلے زمانہ کے ایام شعور کے وقائع کو ایسا بہول جاسے کہ بالکل یاد ہی نہ رہے حالانکہ وہ باتین جنکی جزا و سزا مین فی الحال تکلیف و آرام اٹھاتی ہے کیونکہ وہ جزا و سزا ہی کیا ہوئی جو اوسکو اپنے کئے ہوے کی خبر بہی نہ ہو۔ اس صورت مین تو لازم تہا کہ روح کو اپنے سب افعال پہلی جون کے یاد ہوتے اور روز ازل کی ہنگامہ کو یاد نہ رکہنا خلاف قیاس نہین کیونکہ لمحہ دو لمحہ یاد و گھڑی کیلئے یہ قصہ پیش ہوا نہ کہ عمر بہر کیلئے۔

دلیل (۳۴۴) اگر ان احوال کو جزا و سزا ہی کہا جاسے تو اسمین کیا مشکل ہے کہ اسی عالم کے افعال کی جزا و سزا ہون مثلاً کوئی زہر کہاتا ہے تو مر جاتا ہے اور تریاق کہاتا ہے تو اچہا ہو جاتا ہے کوئی شخص کسی زبردست کیساتہہ کچہہ برائی کرتا ہے تو انجام کار نقصان اوٹہاتا ہے اور کسی امیر صاحب مروت کے ساتہہ سلوک کرتا ہے تو فائدہ اوٹہاتا ہے ایسے ہی اور قسم کے افعال بہی اس قسم کے ہون کہ اونکا ثمرہ یہین مترتب ہوتا ہو تو کیا حرج ہے جیسے کسی کی ران یا پنڈلی مین کوئی دنبل نکلتا ہے تو وہ ایام گذشتہ کی غذا اونکا ثمرہ ہوتا ہے گھڑی دو گھڑی کی کہانے سے دنبل پیدا نہین ہوتا اسلئے اکثر وہ کہانے یاد بہی نہین رہتی اور اس یاد نہ رہنے سے کچہہ نقصان بہی نہین کیونکہ دنبل کا نکلنا عرف مین اوس غذا سابق کی سزا نہین گنی جاتی البتہ اوس دنبل کو اوس غذا کا ثمرہ اور اثر کہتے ہین اسیطرح یہانکی آرام و تکلیف کو بہی کسی غذا یا کسی حرکت کا ثمرہ سمجہئے تو کچہہ مشکل نہین علی ہذا القیاس بعضے افعال نیک سے اگر بعضی تکالیف پیدا ہون تو کیا مشکل ہے

اسیطرح انفعال بدکو سمجھئے۔

دلیل (۳۴۵) جب روح ایک بدن سے جدا ہوکر دوسرے بدن سے متصل ہوگی توضرور درمیان کے زمانہ مین معطل رہیگی پس تہوڑے زمانہ کا تعطل جائز رکہنا باقی زمانون کے تعطل کے جواز کا مقتضی ہے پس تناسخ کی کیا حاجت رہی اور جو درمیان اتصال وانفصال کے زمانہ نہین تو

دلیل (۳۴۶) نفس کا حدوث وقت حدوث بدن ضرورہے پس جومزاج بدنی حادث ہواوسکے ساتھ اوس بدن کیلئے نفس مدبر کا حدوث چاہیئے لہذا ایک بدن کیواسطے ایک نفس کافی ہے۔ حالانکہ درصورت تناسخ کے دونفس ایک بدن کیواسطے لازم ہین ایک وہ نفس جو ہمراہ بدن پیدا ہوا ہے اور دوسرا وہ نفس جو پہلے بدن کو چہوڑکر اس بدن مین آیا ہے پس اگر تدبیر اور تصرف بدن مین نہ کرے تو نفس نہین ورنہ تحصیل حاصل ومحال ثابت ہے۔

دلیل (۳۴۷) دوحال سے یہ تناسخ خالی نہین یا وہ نفس دوسرے بدن سے وقت فساد بدن اول کے متصل ہوگا یا کچھ پہلے یا کچھ بعد کو پس اگر اوسی وقت متصل ہو توہم پوچھتے ہین کہ دوسرا بدن اسی وقت مین جبکہ اول بدن فاسد ہوتا ہے پیدا ہوا ہے یا اوس سے پہلے اگر اوسی وقت حادث ہوا ہے تو نفوس مفارقہ اور ابدان حادثہ کی شمار تمام اوقات مین برابر ہے یا عدد نفوس زیادہ ہے یا کم پس درصورت مساوات واجب ہے کہ فنا بدن کو حدوث بدن دیگر لازم ہو اور نیز ابدان کا ... اور فاسدہ کا عدد برابر ہو اور یہ بالکل خلاف واقع اور خلاف عقل ہے اور اگر نفوس زیادہ ہون تو ایک بدن پر کثیر کا جمع ہونا لازم ہوگا۔ پس اگر استحقاق اتصال کا سب مین برابر ہے توسب متصل ہونگی اور ایک بدن کیلئے نفوس کثیرہ کا ہونا لازم آئیگا جسکو ہم ابھی باطل کرچکے ہین یا سب مین جھگڑا پڑیگا جسکا نتیجہ سب کا عدم اتصال ہے پس بدن بعد فساد بدن اول کے غیر متصل رہیگا حالانکہ اوسکو متصل مانا تھا اور جو استحقاق مین مختلف ہونگی تو بعض کا اتصال اور بعض کا عدم اتصال لازم آئیگا۔ اور جو نفوس قلیلہ ہون تو دوحال سے خالی نہین یا ایک نفس کئی بدن سے متصل ہوگا تاکہ حیوان اور غیر حیوان ہونا ایک ہی نفس کو لازم ہوگا جو محال ہے یا بعض ابدان مستعدہ بلانفس رہینگے اور یہ بھی نہین ہوسکتا یا بعض بعض سے متصل ہونگے اور دوسرے ابدان کیلئے دوسرے نفوس پیدا کئے جائینگے اسمین دو محال لازم ہین ایک ترجیح بلامرجح اور دوسرے حدوث نفس بعض ابدان کیلئے بلا اولویت۔ اور اگر نفس مفارقہ اگلے بدن کیساتھ متصل ہو کہ وہ قبل مفارقت کے پیدا ہوگیا ہے پس اگر اس بدن کیلئے دوسرا نفس ہے تو دونفس کا تعلق ایک بدن سے لازم آئیگا اور جو دوسرا نفس نہ ہو تو بدن کا جو مستعد نفس ہے معطل ہونا لازم آئیگا۔

(اب دلائل رسالت سنئے)

دلیل (۳۴۸) عقل کو جمیع امور معلوم کرنے مین استقلال نہین خصوصا وقت تعارض امور کے۔ بلکہ بعض کو عقل مستقل طور سے دریافت کرلیتی ہے اور بعض سے قاصر ہے کسیطرح اوسطرف راستہ نہین اور بعض مین تردد کرتی ہے پس جن امور کو استقلالاً ادراک کرتی ہے مثلاً وجود باریتعالی اور علم وقدرت آلہی انکو رسول سے تقویت اور تاکید زیادہ ہوجاتی ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے ادلہ عقلیہ باہم ایک دوسرے کی مدد کرین۔ اور جن امور کے ادراک سے عقل قاصر ہے مثلاً دیدار آلہی اور معاد جسمانی اور فلان روز روزہ رکہنا یا فلان روز روزہ رکہنا چاہیئے اسمین رسول کے بیان سے

معلوم ہو جاتے ہین اور انکو دیکھ کر ثبوت کا یقین ہو جاتا ہی اور جن امور مین عقل کو تردد ہوتا ہی کیونکہ دونون طرف سے کسی طرف کو ترجیح نہین دے سکتی
جیسا کہ پیشتر [illegible] وارد ہو شرع کے کیونکہ [illegible] ثابت اس وجہ سے کہ وہ اسکی ملک مین بلا اجازت تصرف کرنا نہین چاہئے اور اوس مین
[illegible] اسلئے کہ وہ ترک طاعت ہو [illegible] امور ایسے ہین جنکو عقل حسن ظن سے غلبہ دیتی ہی اور [illegible] بھی ہی ابتدا اسوال کے
[illegible] ہو جاتا ہی اور حق و باطل [illegible] ہو جاتا ہی۔

دلیل (۳۴۹) فرض کیا جائے کہ عقل ان امور کو معلوم کر سکتی ہی [illegible] رسول کے
بھیجنے کو کوئی مانع نہین۔

دلیل (۳۵۰) عقول مین تفاوت ہوتا ہی [illegible] دوسری جماعت [illegible] کہ پیرا ہوتی
ہے تو انکا تنازع باعث جدال و قتال ہو جاتا ہی [illegible] رسول ضرور ہی تاکہ وہ [illegible] اور کسی کی عقل ظاہر ہے
ورنہ بلا معنی خلاف حکمت ہی۔

دلیل (۳۵۱) رسول کی بعثت مین [illegible] اسلئے کہ نفوس کی استعداد علمیات اور عملیات مین مختلف ہوتی ہی تو پھر رسول
کی وجہ سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور تعلیم اخلاق ہی جو اشخاص کی حالت کو متعلق ہی اور سیاسات مدن بھی رسول کی تعلیم سے معلوم ہوتی ہین
اخلاق شخص و منزل و مدن کی تعلیم بذریعہ رسول تکمیل پاتی ہی اسیطرح منافع اور مضار ادویہ و اغذیہ جو تجربہ سے بدون مرور زمانہ دراز
نہین معلوم ہو سکتے وہ بھی طبیب سے معلوم ہوتی ہین۔

دلیل (۳۵۲) اسمار و صفات آلہیہ [illegible] اور فہم عقل کو اسطرف رسائی بہت کم ہی خصوصاً وہ اسمار اور صفات
جنپر آثار دلالت نہین کرتے ہین اسلئے انبیار علیہم السلام کا مبعوث ہونا حکمت آلہیہ کا اقتضا ہوا جنہون نے ایسے شیون اور صفات
کی خبر دی جنکو ادراک کرنا عقل کی طاقت سے خارج ہی اور عقل کو ایسے علوم کے حصول سے کمال حاصل ہوگیا جو بطور خود اوسکو ہرگز حاصل
نہین ہو سکتا تھا۔

دلیل (۳۵۳) نقل کو ایسے امور سے رسولون نے خبر دی ہی جنکو وہ جانتا نہ تھی اور اونکا واقع ہونا اوسکو معلوم نہ تھا
چنانچہ احوال معاد کا مفصل بیان اور اوسکے واقع ہونے کی خبرین بالخصوص نبی آخر الزمان کے زمانہ مین احوال معاد اس شرح و بسط
سے اظہار کیگئی کہ پہلے کبھی اسقدر بیان نہین کیا گیا۔

دلیل (۳۵۴) انسان کو جو احوال عارض ہوتے ہین دو حال سے خالی نہین موافق یا مخالف جسکو خیر و شر کہا جاتا ہی اور جسپر
سعادت اور شقاوت کا دنیا اور برزخ اور آخرت مین دار و مدار ہی۔ اور خیر سے مقصود اوسکا حاصل کرنا ہی اور شر سے مقصود اوسکا
فوت کرنا ہے اور حاصل کرنا اور فوت کرنا علم کی فرع ہی اور خیر و شر کا علم نہایت مخفی ہی کیونکہ وہ بدون تعلق خطاب آلہی کے
عقل سے نہین معلوم ہوتے اسلئے رسولون کو بھیجا گیا تاکہ وہ تینون مقام کے احوال خیر و شر کے بتلادین اور لوگونکو ہدایت کردین

کہ کار خیر و مامور بہ مین رغبت کرین اور کار بد و منہی عنہ سے احتراز کرین اور بچین۔

دلیل (۳۵۵) رسالت حق تعالی کیطرف سے مہربانی ہے اور تمام عالم کیلئے رحمت ہے کیونکہ اسمین حکمتین اور مصلحتین بے شمار ہین اسلئے کہ وہ انتظام جس سے اصلاح بنی نوع انسان کی علی العموم معاش و معاد میں ہے بدون بعثت انبیاء کے کامل نہین ہوتا و نیز بعثت انبیاء خیر عالم کا سبب ہے اور حکمت اور عنایت آلہی کا اقتضا ہے جو بندون پر جناب باری نے احسان اور انعام کیا ہے اگر رسالت نہوتی کمال انسانی کا ظہور مشکل تہا اور تمیز خیر و شر و حسن و قبح دشوار تہی۔

دلیل (۳۵۶) اگر بعثت رسل نہوتی تو شقی لوگ یہ حجت پیش کر سکتے تہے کہ … پروردگار ہماری ترکیب ایسی بنائی گئی ہے جس سے سہو اور غفلت … اور غضب اور شہوت ہمارے اندر رکہی گئی ہے … ہمارے بہکانے اور گمراہ کرنے مین جو شیطان ہے مسلط کیا گیا ہے پس کیون کسی شخص کو ہم مین سے نہین بہیجا تاکہ ہم … نہوتی اور سہو کے وقت وہ ہمکو تنبیہ کرتا اور بوقت نسیان کے وہ ہمکو یاد دلاتا اور بروقت جہل کے تعلیم دیتا اور شہوت سے ہمکو مانع آتا لہذا جناب باری نے اس حجت کو قطع کرنے کو انبیاء بہیجے اور جسکو چاہا اپنی رحمت سے خاص کیا بدون استحقاق و اجتماع شروط کے۔

دلیل (۳۵۷) حق تعالی حاکم اور خالق اور منعم حقیقی ہے اوسکی رضا جوئی اور اطاعت ہمارے ذمہ فرض ہے اور اوسکی رضا کے موافق کام بدون اطلاع رضا و غیر رضا متصور نہین۔ اور رضا کی اطلاع کا حال یہ ہے کہ ہماری تمہاری رضا و غیر رضا بہی بدون بتلانے کے کسیکو معلوم نہین ہو سکتی ہے … خداوند عالم کی رضا و غیر رضا بے اوسکے بتلانے کے کسیکو کیونکر معلوم ہو سکے حالانکہ ہم جسمانی ہین اور جسم سے زیادہ کوئی ظاہر نہین باایہمہ اگر سینہ سے سینہ ملا دین اور دل کو چیر کر دکہلا دین تو بہی دل کی بات دوسرے کو معلوم نہین ہو سکتی۔ رب العلمین تو سب سے زیادہ لطیف ہے کہ دکہلائی نہین دیتا ہے اوسکی ذات کی بات بے اوسکے بتلائے کسی کو کیونکر معلوم ہو سکے اور جو ایک دو بات کسیکو عقل سلیم سے معلوم بہی ہو جاوے تو اوس سے یہ لازم نہین آتا کہ اوس مین تغیر نہو کیونکہ احتمال ہے کہ حق تعالی بوجہ خود مختاری و بے نیازی و مصلحت کے اوس حکم کو منسوخ کرکے دوسرا حکم دیدے علاوہ برین اس قسم کے علم اجمالی سے کیا کام چلتا ہے جب تک تفصیل اعمال کی من اولہ الی آخرہ معلوم نہو جاوے تعمیل حکم نہین ہو سکتی لہذا اوسکے ارشاد کا انتظار ضرور ہے مگر اوس کی شان عالی کو دیکہیے تو یہ بات کب ہو سکتی ہے کہ خود خداوند عالم ہر کس و ناکس کو اپنی رضا و غیر رضا کی خبر دے بادشاہان دنیا اس تہوڑی سی نخوت پر اپنے ہی بنی نوع سے نہین کہتے دوکان دوکان مکان مکان پر کہتے نہین پہرتے مقربان بارگاہ سے کہدیتے ہین وہ اوروں کو سنا دیتے ہین اور بذریعہ اشتہارات و منادی اعلان کرا دیتے ہین خداوند عالم کی بارگاہ اعلی ہے وہان بہی یہی ہوگا کہ مقربوں سے فرمائے اور وہ دوسرون کو پہنچائین ایسے لوگون کو اہل اسلام انبیاء اور پیغمبر اور رسول کہتے ہین لیکن دنیا کے تقرب اور خواہی کیلئے بہی سرا پا اطاعت ہونا ضرور ہے ایسے مخالفونکو اپنی بارگاہ مین کون گہسنے دیتا ہے اسلئے یہ ضرور ہے کہ وہ مقرب جن پر اسرار اور اصول احکام آشکارا کئے جاوین ظاہر و باطن مین مطیع ہون پس جنکو خداوند علیم و خبیر باعتبار ظاہر و باطن کے مطیع و فرمان بردار سمجہیگا اون سے غلطی ممکن نہین برخلاف

مقربان دنیا کے۔

دلیل (۳۵۸) بندہ کا وجود امکانی تین مرتبہ رکھتا ہی ایک علوی نورانی مثل ملائکہ کے اور دوسرا سفلی جسمانی مثل جنات کے اور تیسرا متوسط درمیان اول و دوم کے جیسے انسان اور انسان بھی تین مرتبہ رکھتا ہی بعضے انسان وہ ہین جنپر مرتبہ عالی کا حکم غالب ہی اور وہ کاملین ہین جو نہایت اعتدال پر ہین اور بعض آدمی ایسے ہین جنپر مرتبہ سفلی کا حکم غالب ہی اور وہ اشقیا اور بدبخت ہین جنکا ٹھکانا اسفل السافلین ہی اور بعض انسان دونون مرتبون مین متوسط ہین اور یہ وہ لوگ ہین جنہون نے تصدیق کر کے اچھے عمل کیے۔ پھر کاملین دو قسم ہین بعض وہ ہین جو ہر طرح سے مرتبۂ ملائکہ رکھتے ہین جنکو انبیا کہتے ہین وہ صورت بشر مین اسلئے رکھے گئے تاکہ قابلیت اور مناسبت فیض الٰہی کی ہمیشہ ترقی کرتے رہین اسلئے اول فیض لینے والے درگاہ الٰہی سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہین اور انکے مراتب متفاوت ہین بعض تو بلا واسطہ کے فیض لیتے ہین اور بعض بتوسط واسطے کے اور اولیا کا مرتبہ ہی۔ جو انبیاء سے اور بسبب مناسبت کے فیض حاصل کرتے ہین اور فرشتون سے بطور الہام و کلام کے فیض لیتے ہین اور جنات کو جو فیض حاصل ہوتا ہی وہ یا فرشتون سے یا دوسرے کے ذریعہ سے ہین یا انبیاء یا اولیا کے ذریعہ سے لیتے ہین اور بعض آدمیونکو جو بعض امور معلوم ہوتی ہین حالانکہ وہ انبیاء کی متابعت نہین کرتے اسوجہ سے کہ انکا ہمزاد جن انکو تعلیم کر دیتا ہی پس اگر بعثت انبیاء نہوتی کسی انسان اور جن کو کمال علمی حاصل نہوتا

(افضلیت و خاتمیت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم)

دلیل (۳۵۹) عقل انسانی کی ایسے افعال کیطرف رسائی نہین جن سے آخرت مین نجات حاصل ہو جس طرح مخلوق کو اطبا کی طرف حاجت ہی اور عقل کو ادویہ کی شناخت دشوار ہی جو مفید صحت ہون اسیطرح خلق کو انبیاء کی طرف احتیاج ہی۔ لیکن صدق طبیب تجربہ سے معلوم ہوتا ہی اور نبی کی شناخت معجزہ سے ہی اور معجزہ دو قسم کا ہوتا ہی ایک علمی دوسرا عملی اور چونکہ علم عمل سے افضل ہی لہذا علمی معجزہ والا نبی عملی معجزہ والے سے افضل ہوگا۔

دلیل (۳۶۰) جو امور کہ نبی کیواسطے ضرور ہین اور جن دلائل سے دوسرے انبیاء کی نبوت ثابت ہوئی ہی وہ سب نبی آخر الزمان مین بوجہ اکمل موجود ہین مثلاً شرافت نسب و دعوی نبوت و اظہار معجزات و اخلاق و افعال و صفات کاملہ کہ ما فوق آن متصور نیست و دیگر امور عجیبہ و غریبہ جن سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ پر نبوت بیشک ختم ہوگئی۔

دلیل (۳۶۱) وجود با جود آپکا اظہر من الشمس ہی موافق اور مخالف کو اقرار ہی اہل برہان کی نزدیک تواتر سے اور اہل عیان کے نزدیک کشف سے ثابت ہی۔ مقربین کو جاگتے مین اور دوسرونکو سوتے مین وہ صورت پاک محسوس ہوتی ہی۔ اور نسب آپکا یہ ہی۔ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ یہ نسب عدنان تک متفق علیہ ہی کسی کو اس مین انکار نہین اور بعد عدنان کے حضرت آدم تک بعض نے اختلاف کیا ہی کیونکہ عدنان کے وقت سے حفظ و کتابت

شروع ہوئی ہے اونسے پہلے صرف یاد پر دارومدار تھا اسلیے اختلاف ہوگیا۔ مگر روایت صحیح لکھتا ہون واللہ اعلم بالصواب۔
عدنان بن اد بن ادد بن الہمیسع بن سلامان بن نبت بن حمل بن قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم بن تارح بن ناحور بن شاروغ بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ بن الیارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہم الصلوۃ والسلام۔ اور کنیت آپکی ابوالقاسم ہے۔ اور والدہ ماجدہ آپ کی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب ہین اور تولد آپ کا مکہ مین ہوا ہے پیر کے دن بارھوین ربیع الاول کو اصحاب فیل کے آنے سے کچھ پہلے۔ اور آپکے والد ماجد کا انتقال ہوگیا جبکہ آپ اپنی والدہ ماجدہ کے پیٹ مین تھے۔ اور آپکی والدہ ماجدہ کا انتقال بمقام ابوا مین ہوا جبکہ آپ سات برس کے ہوئے تھے اور آپکے دادا عبدالمطلب نے آپکو آٹھ برس کی عمر مین اپنی کفالت مین لیلیا تھا۔ اور آپ آٹھوین تاریخ ربیع الاول کی سال فیل کے اکتالیسوین برس مبعوث ہوئے۔ اور تیرہ سال مکہ مین رہے اور مدینہ شریفہ مین پیر کے دن بارھوین ربیع الاول کو تشریف لائے۔ اور دس برس وہان قیام فرمایا اور تریسٹھ برس کی عمر مین پیر کے دن پہلی تاریخ ربیع الاول کی وفات پائی اور بدھ کی شب مین دفن ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ خاتم النبیین ہین اور شریعت آپکی پہلی شریعتون کو منسوخ اور موقوف کرتی ہے۔

دلیل (۳۶۲) ایک نور آپکے آبا مین منتقل ہوتا رہا یہانتک کہ آپ تولد ہوئے اور آپ ختنہ کیے ہوئے اور ناف کٹی ہوئے پیدا ہوئے کہ ایک ہاتھ آپ کا آنکھون پر اور ایک ہاتھ ناف پر رکھا ہوا تھا۔ اور مہر نبوت آپکی پشت مبارک مین موجود تھی اور قد آپکا طویل قامت کے روبرو طویل ہوجاتا تھا اور متوسط کے روبرو متوسط۔ اور آپ پشت کیطرف سے بھی ویسا ہی دیکھتے تھے جیسا کہ روبرو سے دیکھتے اور تاریکی مین بھی آپکی نظر رہتی تھی جیسی روشنی مین تھی اور بعید شے کو قریب شے کی طرح دیکھ لیتے تھے اور جسم مطہر آپکا شفاف تھا کہ سایہ زمین پر نہ گرتا تھا اور آفتاب کے دیکھنے والے کو وہ جسم شفاف باوجود حیلولت کے حائل نہین ہوتا تھا۔ پھر سچائی اور امانت اور عفت اور شجاعت اور انصاف اور حکمت اور سخاوت اور زہد اور تواضع مساکین پر اور شفقت اور ترحم مخلوق پر اور صبر و تحمل کرنا تبلیغ احکام کی سختیون پر اور ہمیشہ اور ہر وقت مکارم اخلاق پایا جانا اور علوم الٰہیات مین کمال بنہایت ہونا اور امور دینی و دنیوی کے قواعد اور مصالح بیان کرنا اور مستجاب الدعوات ہونا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس کو آپ نے دعا دی تھی کہ اے اللہ تو اسکو دین کی سمجھ دے اور علم تاویل عنایت فرما۔ یہ دعا ایسی مقبول ہوئی کہ وہ بحر العلوم ہوگئے۔ اسیطرح عتبہ پر آپنے بددعا کی کہ یا الٰہی اسپر کوئی درندہ اپنے درندون مین سے مسلط کر اوسکو شیر نے پہاڑ ڈالا۔ اور سراقہ پر بددعا کی تھی کہ اوسکا گھوڑا زمین مین دھس جاوے۔ جبکہ وہ تعاقب مین آتا تھا تو گھوڑے کے چارون پیر زمین مین دھس گئے۔ علی ہذا القیاس۔ غرض یہ تمام اوصاف جناب رسالت مآب نبی آخر الزمان مین تھے

درجہ کی تھی جنکی نظیر کسی کتاب مین نہین تھی۔ باوجودیکہ آپ نے کسی سے تعلیم نہین پائی اُمّی تھے۔

دلیل (٣٦٣) مکہ مین ہجرت سے پانچ برس پہلے مشرکین نے سوال کیا تھا کہ اگر آپ سچے نبی ہین تو چاند کے دو ٹکڑے کر دیجئے
آپ نے انگشت مبارک سے اشارہ کیا وہ چاند فوراً دو ٹکڑے ہو گیا۔ درمیان مین دونون ٹکڑون کے پہاڑ کا فاصلہ تھا۔ اسوقت جنگلی مسافر
آسمان کے طرف دیکھتے تھے اونہون نے خوب دیکھا اور شہادت دی۔

دلیل (٣٦٤) پتھرون نے آپکی مٹھی مین تسبیح پڑھی ہے اسیطرح آپکے دسترخوان پر کھانے تسبیح کی آواز حاضرین سنتے تھے۔
دلیل (٣٦٥) ایک باغ مین آپ تشریف لیگئے وہان ایک اونٹ تھا وہ آپکو دیکھکر رونے اور آواز کرنے لگا۔ آپ نے قریب
آکر اوسکے آنسو پونچھے تو وہ خاموش ہو گیا۔ آپنے اوسکے مالک کو بلا کر فرمایا کہ تو حق تعالیٰ سے نہین ڈرتا جس نے یہ جانور تیرے قبضہ
مین کر دیا وہ شکایت کرتا ہے کہ تو اوسکو بھوکا رکھتا ہے اور بہت کام لیتا ہے اسیطرح پتھرون سے السلام علیک یا رسول اللہ کی آواز آتی

دلیل (٣٦٦) چند مقامات پر تمام لشکر نے دیکھا ہے کہ آپکی اونگلیون سے پانی اسقدر جاری ہوا کہ تمام لشکر سیراب ہو گیا۔ غرض جب
پانی کی شکایت کی گئی تو آپ نے برتن منگوا کر اپنی اونگلیان اوسمین رکھدین اوسمین اسقدر پانی اُبلنے لگا کہ اگر لاکھ آدمی بھی ہوتے تو کافی ہو جاتا

دلیل (٣٦٧) ولادت کی شب کو تمام بت سجدہ مین گر گئے اور ایوان کسریٰ کے کنگرے گر گئے اور ابر آپ پر سایہ کرتا تھا اور درخت
اپنی جگہ سے اوکھڑ کر آپکی جگہ پر احاطہ کر لیتے تھے اور حجر و شجر آپکو سلام کیا کرتے تھے۔ اور حدیبیہ کے کنوے کا پانی جبکہ آپ نے تھوڑا سا پانی
مونھ مین لیکر اوسمین ڈالا خوب جوش کرنے لگا حالانکہ پیشتر وہ پانی نہین دیتا تھا صرف برکت جناب والا تھی کہ چودہ سو آدمیون اور
اونٹ اور گھوڑون نے اوس سے سیرابی حاصل کی۔

دلیل (٣٦٨) مسجد مین جس ستون پر تکیہ لگا کر آپ خطبہ پڑھا کرتے تھے جب منبر تیار ہو کر مسجد مین رکھا گیا تو آپ اوس ستون
کو چھوڑ کر منبر کیطرف تشریف لیگئے جبتک اوس ستون سے آپ نے تجاوز نہین کیا تھا خاموش تھا جسوقت اوس سے تجاوز کیا فوراً وہ زار زار
رونے لگا جسطرح بچہ روتا ہے سب حاضرین جلسہ نے اوسکی آواز سنی آپنے منبر پر سے اُتر کر اوسکو سینہ سے لگایا وہ خاموش ہو گیا۔ کچھ
لکڑی کا انسان ہونا بہ نسبت اژدہا ہونیکے بہت مشکل ہے اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا سانپ بنگیا تو یہ ستون انسان ہو گیا
دونون اعجازین فرق بیّن ہے۔ اسیطرح حضرت موسیٰ پر اللہ تعالیٰ نے اکرام کیا تھا کہ دریا کو چیر کر زمین بتلا دیا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے آسمان مین اشارہ کرتے ہی چاند دو ٹکڑے کر دیا ان دونون اعجازین بھی زمین و آسمان کا فرق ہے
دلیل (٣٦٩) آپکے خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی اور دو مردون کے بلوغ مین ایکبار

[illegible] ایک سال [illegible] تھا [illegible] آپنے انکے واسطے دعا کی تھی وہ مقبول ہوئی

اور آپ [illegible] فرمایا تھا کہ کسریٰ اور قیصر ہلاک ہونگے [illegible] اونکے خزانے خدا تعالیٰ کی راہ مین خرچ کیے جاینگے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ

سے آپنے فرمایا تھا کہ تم خوارج سے جنگ کروگے اور تمام علامتین بتلائی تھین وہی ہوا۔ کوئی پیشین گوئی آپکی خلاف نہین ہوئی

اور حضرت عمار سے فرمایا تھا کہ تمکو جماعت باغیہ قتل کریگی وہی ہوا۔ اسیطرح سیکڑون پیشین گوئیان آپکی واقع ہوچکی ہین جو نبوت پر

شہادت دیتی ہین۔

دلیل (۳۷۰) انبیا کے تمام معجزات اونکی زمانہ مین ختم ہوگئے مگر نبی آخرالزمان کا معجزہ جس سے پوری تصدیق ہوتی

ہے ابتک باقی ہے۔ وہ قرآن پاک ہی جسکا اعلان اور اشتہار دیا گیا تھا کہ اسکی چھوٹی سورت کی برابر بھی کوئی شخص ایسا کلام

لاویگا تو دعوی نبوت سے دست بردار ہو جائینگے۔ تمام عرب کو جسقدر مخالفت پر کد و کاوش تھی کون نہین جانتا۔ دن رات

اسی فکر مین رہتے تھے کہ کسیطرح زک دین حالانکہ وہ غایت درجہ کے فصیح و بلیغ تھے باایں ہمہ قرآن کا مقابلہ نہ کر سکے اور اپنی

عورتون اور اپنے بچون کو لونڈی اور غلام بنادیا اور خود بھی جان و مال سے برباد ہوے۔ مگر ایک آیت بھی نہ لاسکے اونسے

کہا گیا تھا کہ اگر ہماری کتاب اور ہمارے رسول مین تم کو کچھ شبہہ ہو تو ایسا کلام تم بنا لاؤ بلکہ یہانتک اشتہار دیا گیا تہا کہ تمام

انسان اور جنات جمع ہو جاوین اور ایسا کلام بنانا چاہین تو ہرگز اون سے نہین ہوسکتا اگرچہ ایک دوسرے کا مددگار ہو بھلا جان

مال تباہ کیا اور ایک آیت یا سورت کہنے سے عاجز ہوگئے۔ یہ اعجاز نہین تو اور کیا ہے۔

دلیل (۳۷۱) تمام زبانین بعد مدت دراز کے بدل جایا کرتی ہین چنانچہ جن زبانون مین دوسری کتب آسمانی نازل ہوئی تھین

وہ اب ناپیدا اور متغیر ہوگئین۔ مگر قرآن پاک کی زبان عربی ابتک وہی ہے جو پہلے تھی۔ اسلئے معلوم ہوتا ہے کہ صرف اسی کتاب کا

باقی رکہنا جناب آلہی کو منظور تھا اسوجہ سے دوسری زبانون کو نسیا منسیا کر دیا۔ باوجودیکہ دوسرے مذاہب نے بڑی کوشش اپنے

مذہب مین کی۔ لیکن قدرت آلہی غالب آئی اور نبی آخرالزمان کی کتاب کو قیامت تک محفوظ رکھا۔

دلیل (۳۷۲) ملک عرب کی جہالت اور درشت مزاجی اور گردن کشی کون نہین جانتا جس قوم مین ایسی جہالت ہو کہ کوئی

کتاب آسمانی ہو نہ غیر آسمانی۔ اور اخلاق کا یہ حال کہ قتل کر دینا ایک بات ہو۔ فہم کی یہ کیفیت کہ پتھرون کو اوٹھا لائے

اور پوجنے لگے۔ اور گردن کشی کی یہ صورت کہ کسی بادشاہ کے مطیع نہ ہوئے۔ جفاکشی کی یہ نوبت کہ ایسے خشک ملک مین

شاد و خرم عمر گذارین ایسے جاہلون گردن کشون کو راہ پر لانا ہی دشوار تھا چہ جائیکہ علوم آلہیات و اخلاق و سیاست مدن ہین

اور علم و معاملات و عبادات مین رشک افلاطون و ارسطو و دیگر حکماے نامدار بنا دیا۔ اعتبار نہو تو اہل اسلام کی کتب اور انکی
کتب کو موازنہ کرکے دیکھین۔ مطالعہ کنان کتب زیر یقین کو معلوم ہوگا کہ ان علوم مین اہل اسلام تمام عالم کے علماء پر سبقت لیگئے
نہ یہہ تبیانات کہین ہین نہ یہہ تحقیقات کہین ہین جنکے شاگردونکے علوم کا یہ حال ہے خود موجد علوم کا کیا حال ہوگا۔ اگر یہہ
بھی معجزہ نہین تو اور کیا ہے انصاف کرو تو معلوم ہو کہ یہ معجزہ اور انبیائے کے معجزات سے کسقدر بڑھا ہوا ہے کیونکہ جسقدر
علم و عمل مین فرق ہے اوسیقدر معجزات علمی و عملی مین فرق ہے۔

دلیل (۳۷) معجزات عملی اسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص دعوی نبوت کرکے ایسا کام کر دکھائے کہ اور سب اوس کام کے کرنے
سے عاجز آجائین۔ اس صورت مین معجزات علمی اسکا نام ہوگا کہ کوئی شخص دعوی نبوت کرکے ایسی علوم ظاہر کرے کہ اور اقران
و امثال اوسکے مقابلہ مین عاجز آجائین مگر علوم مین بھی فرق ہے یعنے جیسے گلاب ہو یا پیشاب ہو دیکھنے مین دونون برابر ہین
مگر ایک پاک اور خوشبودار دوسرا ناپاک اور بدبودار۔ ایسے ہی علم دینی اور علم دنیوی مین فرق ہے۔ کجا علم ذات و صفات خداوندی
و علم اسرار احکام خداوندی اور کجا علم معلومات باقیہ۔ ادھر دیکھیے علم وقائع مین بھی باہم فرق ہے دنیا کے وقائع کی اگر کوئی
شخص خبر دے تو پھر بھی دنیا کی خبر دیتا ہے پھر جو شخص وقائع آخرت کی خبر دیتا ہے وہ دو دو تک کی خبر دیتا ہے اور چونکہ خبر مستقبل کا اعجاز بہ نسبت ماضی کے
زیادہ ظاہر ہے اسلیے جو شخص کثرت سے امور مستقبلہ کی خبر دے اور امور مستقبلہ بھی بہت دور دور کے بیان کرے تو اوس کا
اعجاز علم وقائع بہ نسبت دوسرونکے زیادہ ہوگا۔ اب دیکھیے کسکی پیشین گوئیان زیادہ ہین اور وہ بھی کہان کہان تک اور کس قدر
دور دراز زمانہ کی باتین ہین۔ بالجملہ ہمارے پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیشین گوئیان بھی اسقدر ہین کہ کسی اور نبی
کی نہین کسی صاحب کو دعوی ہو تو مقابلہ کرکے دیکھین مثلاً تیس برس خلافت رہنا اور حضرت عثمان کا شہید ہونا اور حضرت امام حسین کا شہید ہونا
اور حضرت حسن کے ہاتھ پر دو گروہ عظیم کا صلح ہو جانا اور ملک کسری اور ملک روم کا فتح ہو جانا اور بیت المقدس کا فتح
ہونا مروانیون اور عباسیون کا بادشاہ ہونا حجاز کی آگ کا ظاہر ہونا ترکون کے ہاتھ سے اہل اسلام پر صدمات کا نازل ہونا
جیسا چنگیز خان کے زمانہ مین ظاہر ہوا۔ اور سوا انکے اور بہت سی باتین ظہور مین آچکی ہین۔ ادھر وقائع ماضیہ کا یہ حال
کہ باوجود امی ہونے اور کسی عالم نصرانی یا یہودی کی صحبت نہ ہونے کے وقائع انبیاء سابق کے احوال کا بیان فرمانا ایسا
روشن ہے کہ بجز متعصب ناانصاف کے اور کوئی انکار نہین کر سکتا۔ اب اخلاق کو دیکھیے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کہین کے بادشاہ یا امیر نہ تھے۔ آپکا اخلاق ایسا نہین جو مخفی ہو۔ اسپر ایسے لشکر کی فراہمی جس نے اول تو تمام ملک عرب کو

تہہ و بالا کر دیا اور پھر فارس اور روم اور عراق کو چند عرصہ مین تسخیر کر لیا اور اسلام مین وہ شائستگی رہی کہ کسی لشکر کی
نے بلاد جسمی کو پہنچا نقلی نہین کی - بلکہ جس شخص سے اونکا برتاو دیکھا اسلام کی وقعت اوسکے دل مین زیادہ ہو گئی - اور مسلمان

دلیل (۴۴) قرآن شریف جسکو تمام معجزات علمی مین بھی افضل و اعلی کہئے ایسا برہان قاطع ہے کہ کسی سے کسی بات مین اوسکا مقابلہ نہو سکا علوم ذات و صفات و تجلیات و علم برزخ و علم آخرت و علم اخلاق و علم احوال و علم افعال و علم تاریخ وغیرہ اوس مین اسقدر ہین کہ کسی کتاب مین اسقدر نہین کسیکو دعوی ہو تو لادے اور دکھادے - اسپر فصاحت و بلاغت کا یہ حال کہ آج تک کسی سے مقابلہ نہین ہو سکا - لیکن جیسے اجسام و محسوسات کی حسن و قبح کا ادراک تو ایک نگاہ مین اور ایک توجہ مین بھی متصور ہے اور روح کی کمالات کا ادراک ایکبارگی متصور نہین ایسے ہی اون معجزات علمی کی خوبی جو متضمن علوم عجیبہ ہون - ایکبارگی متصور نہین مگر ظاہر ہے کہ یہ بات کمال لطافت پر دلالت کرتی ہے نہ کہ نقصان پر بالجملہ اگر کسی بلید کم فہم کو وجوہ فصاحت و بلاغت قرآنی ظاہر نہون تو اس سے اوسکا نقصان لازم نہین آتا - کمال ہی ثابت ہوتا ہے - علاوہ برین عبارت قرآنی ہر کس و ناکس رند بازاری کے نزدیک بھی ایسی طرح دوسرے عبارتون سے ممتاز ہوتی ہے جیسے کسی خوشنویس کا خط - بدنویس کے خط سے - پھر جیسے تناسب خط و خال معشوقان اور تناسب حروف خط خوشنویسان معلوم ہو جاتا ہے - مگر کوئی اسکی حقیقت اس سے زیادہ نہین بتلا سکتا کہ دیکھ لو یہ موجود ہے ایسے ہی تناسب عبارت قرآنی جو وہی فصاحت و بلاغت ہے ہر کسی کو معلوم ہو جاتا ہے پر اوسکی حقیقت اس سے زیادہ نہین بتلا سکتا کہ دیکھ لو یہ موجود ہے - اہل مذاق سمجھ جاتے ہین اہل نفاق ٹٹولتے پھرتے ہین الغرض معجزات علمی مین آپ سب سے زیادہ ہین -

دلیل (۴۵) علم سے اوپر کوئی ایسی صفت نہین جسکو عالم سے تعلق ہو تو خواہ مخواہ اس بات کا یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر تمام مراتب کمال ایسی طرح ختم ہو گئے جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت ختم ہو جاتے ہین اسلیے جیسے بادشاہ کو خاتم الحکام کہہ سکتے ہین - رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خاتم الکاملین اور خاتم النبیین کہہ سکتے ہین - لہذا آپکے دین کے ظہور کے بعد سب اہل کتاب کو بھی اونکا اتباع ضروری ہوگا - کیونکہ حاکم اعلی کا اتباع تو حکام تحت کے ذمہ بھی ہوتا ہے رعایا تو کس شمار مین ہین پس جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ بابرکت مین اور آپکے بعد انبیاء سابق کا اتباع کافی اور موجب نجات نہین ہو سکتا - اور یہی وجہ ہوئی کہ بجز آپکے اور کسی نبی نے خاتمیت کا دعوی نہین کیا - بلکہ انجیل مین حضرت عیسی کا یہ ارشاد کہ جہان کا سردار آتا ہے خود اس بات پر شاہد ہے کہ حضرت عیسی خاتم نہین

## اب دلائل نسخ بھی حسب ضرورت مقام پیش کرتا ہون

دلیل (۳۷۶) نسخ خبر کا ممکن نہین بلکہ نسخ انتہا رکہا یعنے حکم کا عقلاً جائز ہے اگر وہ حکم خداے تعالی کے علم مین وقت معین تک ہوتا ہے اور مخلوق کو معلوم نہین ہوتا کہ اسکا وقت کب تک ہی جیسے کسی شخص کو کوئی قتل کر ڈالے تو اوسکا حال حق تعالے کو معلوم تھا کہ فلان وقت مین مریگا لیکن مخلوق کو معلوم نہ تھا اسیطرح تبدیل احکام کو سمجھنا چاہئے۔ آخر طبیب کبہی منضج دیتا ہی پھر اسکو مسہل دیتا ہے جیسا مرض ہو ویسا نسخہ بدل دیتا ہے اسیطرح زمانہ لڑکپن اور جوانی اور بڈھاپے کے نسخون مین اختلاف ہوتا ہی۔ اور ہر زمانہ کا جدا نسخہ ہوتا ہے جب اطبا اور حکام دنیا کے احکام مین تبدیل خالی از مصلحت نہین تو حکیم علی الاطلاق کی تبدیل احکام کیونکر خالی از حکمت ہوگی یمحو الله مایشاء ویثبت۔

دلیل (۳۷۷) زمانہ دراز کے بعد امرجہ انسانی مین اختلاف ہوجاتا ہے اسلیئے متقدمین کے نسخے اس زمانہ مین کارآمد نہین ہین جب حکم کہ اونکا وزن تبدیل نہ کیا جاوے بلکہ بسا اوقات نفس دوا کو بھی بدلنا پڑتا ہی پہلے لوگ قوی علاج کے متحمل تھے اب اوسقدر قوی علاج کیا جاوے تو بیمار مرجاوے یا دوسرے مرض سخت مین مبتلا ہوجاوے اسیطرح صحت اور مرض روحی مین باعتبار اختلاف زمانہ کے بہت اختلاف ہوجاتا ہے جسکی سبب اونکی بعضے احکام بدلنے ضرور ہین لہذا نسخ بعضے احکام ہرگز خلاف عقل نہین۔

دلیل (۳۷۸) حضرت آدم علیہ السلام کے وقت مین بھائی کا نکاح بہن کے ساتھ جائز تہا پھر وہ حرام کیا گیا۔ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے زمانہ مین دو بہنون کو جمع کرنا درست تھا پھر وہ حرام ہوگیا اور حضرت نوح علیہ السلام کے وقت مین جن جن اشیاء کا کھانا جائز تہا بعد کو اونمین سے توریت مین بہت سے چیزین حرام ہوئین۔ اور سبت کا عمل قبل بعثت حضرت موسی علیہ السلام کے جائز تھا۔ پہر اوسکو حرام کیا گیا۔ اور ختنہ وقت ولادت کے واجب نہ تھا۔ پھر اسکا وجوب ہوا اسیطرح نظائر نسخ بہت سے ہین۔

دلیل (۳۷۹) حضرت موسی علیہ السلام کے برکت سے اگر پتھر مین سے پانی نکلتا تہا تو یہان دست مبارک مین سے نکلتا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ پتھرون سے پانی کا نکلنا اتنا عجیب نہین جتنا گوشت پوست مین سے پانی کا نکلنا عجیب ہے اسپر حضرت موسی کے معجزہ مین پتھر مین سے پانی کے نکلنے سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ جسم مبارک موسوی کا یہ کمال تھا اور یہان یہ ثابت ہوتا ہے کہ دست مبارک محمدی منبع فیوض لا انتہا ہے۔ علی ہذا القیاس کوئین مین آپکے آب دہن کے ڈالنے سے

پانی کا زیادہ ہو جانا یا کچھ پڑھنے سے کہانے کا بڑھ جانا بھی آپکے کمال جسمی اور قدرت حق تعالی پر دلالت کرتا ہے۔ علی ہذا القیاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ لگانے سے ٹوٹی ہوئی ٹانگ کا فی الفور صحیح وسالم ہو جانا اور بگڑی ہوئی آنکھ کا آپکے ہاتھ لگانے ہی اچہا ہو جانا فقط یون ہی بیمارونکے اچھے ہو جانیسے کہین زیادہ ہے۔ کیونکہ وہان تو اس سے زیادہ کیا ہے کہ خداوند تعالے نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہتے ہی بیمارونکو اچھا کر دیا کچھ برکت جسمانی حضرت عیسیٰ کی نہین پائی جاتی اور یہان دونون موجود ہین کیونکہ اصل فاعل تو پھر بھی خداوند ہی رہا۔ پر بواسطہ جسم محمدی اس اعجوبہ کا ظاہر ہونا بیشک اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپکا جسم مقدس بھی منبع البرکات ہے۔

دلیل (۳۸۰) آتش نمرود نے اگر جسم مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نہ جلایا تو اتنا تعجب انگیز نہین جتنا اوس دسترخوان کا آگ مین نہ جلنا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس بطور تبرک نبوی تہا تعجب انگیز ہے۔ اور وہ بھی ایکبار نہین بارہا اس قسم کا اتفاق ہوا کہ جہان میل چکنائی زیادہ ہو گیا تو اوسکو آگ مین ڈالدیا وہ سفید اور صاف آگ مین سے نکلا اور نہ جلا کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دسترخوان مین زمین آسمان کا فرق ہے۔ اگر وہ نہ جلے تو چندان تعجب نہین۔ ہان وہ دسترخوان جس سے کبہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ مونھہ پونچہا ہو آگ مین نہ جلے کسقدر فضیلت جناب خاتم النبیین پر دلیل قاطع اور برہان ساطع ہے۔

دلیل (۳۸۱) چند پیشین گوئیان بائبل کی بھی اس مقام پر لکھنا مناسب ہے تاکہ دوسری قومین بھی ان بشارات سے متنبہ ہو کر اپنے جی مین شرمندہ ہون۔

بشارت طلوعی استثناء۔ باب ۳۳ اور یہ وہ برکت ہے جو موسیٰ مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اوس نے کہا خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ انتہی۔ خدا کا سینا سے آنا حضرت موسی پر توریت کا نازل کرنا اور اونکو رسالت کا عطا کرنا ہے اور اللہ تعالی کا شعیر سے طلوع ہونا حضرت مسیح علیہ السلام پر انجیل کا نازل فرمانا اور اونکو رسالت کا عطا فرمانا ہے۔ اور اللہ عزوجل کا فاران سے جلوہ کرنا پیدا کرنا نبی آخر الزمان کا فاران یعنے مکہ معظمہ مین اور اونکو وہین رسالت کا عطا فرمانا اور قرآن شریف کا نازل کرنا ہے۔

دلیل (۳۸۲) انجیل یوحنا۔ باب ورس ۲۰۔ اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیون نے یروشلم سے کاہنون اور لاویون کو بہیجا کہ اوس سے پوچھین تو کون ہے اور اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مین مسیح نہین ہون۔

انتہی

۲۱- تب اونہون نے اوس سے پوچھا کہ تو الیاس ہے اوس نے کہا مین نہین ہون - پس آیا تو وہی نبی ہے اوس نے جواب دیا نہین
یوحنا حضرت یحیی ہین انسے یہودیون نے تین سوال کئے - اول دعوی مسیحیت دوسرے دعوی الیاسیت - ان
دونون سے حضرت یحیی نے انکار کیا اور تیسرے ایک نبی [illegible] لفظ وہی کے سوال کیا اور یہ لفظ مخبر ہے کہ وہ نبی
اہل کتاب مین مشہور تھے - پس بجز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے ایک نبی کا انتظار کرنا محض تعصب ہے
حالانکہ بعثت اوس نبی کی بنی اسمعیل اور بنی قیدار اور مکہ مین مشہور تہی

دلیل (۳۸۳) کتاب اعمال باب ۳ درس ۱۷ - اب اے بہائیو مین جانتا ہون کہ تم نے یہ نادانی سے کیا جیسا کہ
تمہارے سردارون نے بہی ۱۸- پر جن باتون کی خدا نے اپنی سب نبیون کی زبانی آگے سے خبر دی تہی کہ مسیح دکھ اٹھاویگا
سو پوری کین - ۱۹- پس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائین تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آوین
۲۰- اور یسوع مسیح کو بہیجے جسکی منادی تم لوگون کے درمیان آگے سے ہوئی -
۲۱- ضرور ہے کہ آسمان اوسے لئے رہے اوس وقت تک کہ سب چیزین جنکا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیون کی زبانی شروع سے کیا اپنی
حالت پر آوین - ۲۲- کیونکہ موسے نے باپ دادون سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بہائیون سے تمہارے لئے
ایک نبی میرے مانند اٹھاویگا ۲۳- جو کچھ وہ تمہین کہے اوسکی سب سنیو اور ایسا ہوگا کہ جو اوس نبی کی نہ سنیگا وہ قوم سے کٹ جائیگا
۲۴- بلکہ سب نبیون نے سموئیل سے لیکے پچھلون تک اندنون کی خبر دی ہے - ۲۵- تم نبیون کی اولاد ہو اور اوس عہد کے
ہو جو خدا نے باپ دادون سے باندہا جب ابراہیم سے کہا تیری اولاد سے دنیا کے سارے گھرانے برکت پاوینگے - ۲۶- تمہارے پاس
خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو اٹھا کے پہلے بہیجا کہ تم مین سے ہر ایک کو اسکی بدیون سے پہیر کے برکت دے انتہی - اس سے
معلوم ہوا کہ نبی اسرائیل کے بہائیون مین سے وہ نبی مبعوث ہو اور مانند حضرت موسی ہو حالانکہ بنی اسرائیل کے سب انبیا ر
بعد حضرت موسی کے نہ تھے بلکہ تابع اونکے تھے پس بنی اسرائیل کے وہ نبی مثل حضرت موسی کے محمد رسول اللہ ہی ہین -

دلیل (۳۸۴) بشارت مثلیہ باب ۱۸ درس ۱۸ مین اونکے لئے اونکے بہائیون مین سے تجہہ سا ایک نبی برپا کرونگا - انتہی -

دلیل (۳۸۵) انجیل بشارت فارقلیطیہ یوحنا باب ۱۴ درس ۱۶ اور مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا
تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے -

دلیل (۳۸۶) انجیل یوحنا باب ۱۵ درس ۲۶ پس لیکن جب آویگا فارقلیط وہ کہ بہیجونگا مین اوسکو تمہاری طرف باپ سے روح حق وہ کہ باپ سے نکلتی ہی

گواہی دیگا وہ میرے واسطے اور تم گواہی دوگے اسواسطے کہ تم میرے ساتھ ابتدا سے ہو۔ انتہی۔ فارقلیط کا صحیح ترجمہ پیریکلوطوس ہے جو ٹھیک بمعنے احمد ہے

دلیل (۳۸۷) درس ۲۹ اور اب میں نے تم سے اسکے واقع ہونے سے پیشتر کہا تھا کہ جب وہ وقوع میں آوے تو تم ایمان لاؤ۔ انتہی۔

دلیل (۳۸۸) صحیفہ یسعیا علیہ السلام مترجمہ زبان ارمنی باب ۴۲ - واثر سلطنتہ علی ظہرہ واسمہ احمد یعنے نشان اونکی سلطنت اور نبوت کا اونکی پشت پہ ہوگا اور نام اونکا احمد ہوگا۔ انتہی۔ مترجموں نے بیبل کے ناموں کا بھی ترجمہ کر دیا مگر بعض بعض نسخوں میں صریح نام تک موجود ہے۔ والعاقل تکفیہ الاشارۃ۔

دلیل (۳۸۹) انجیل قدیم برنابہ - اے برنابہ جان لے کہ گناہ اگرچہ چھوٹا ہو اور صغیرہ ہو مگر اللہ اوسپر بھی سزا دیتا ہے کہ وہ گناہ سے راضی نہیں ہے اور چونکہ میری ماں اور میرے شاگردوں نے دنیا کے سبب سے خطا کی اللہ اونسے غصہ ہوا اور بمقتضاے عدل و انصاف یہ ارادہ کیا کہ اس عقیدہ ناپسندیدہ کی کچھ سزا دیجائے تاکہ عذاب دوزخ سے اونکو نجات ہو اور وہاں تکلیف میں نہ پڑیں اور بلا شبہہ اگرچہ میں تو یقیناً بری تھا مگر بعض لوگوں نے چونکہ مجھکو کہا کہ میں اللہ ہوں یا اللہ کا بیٹا اللہ نے اس قول کو برا جانا اور مقتضا اوسکے عدل کا یہ ہوا کہ قیامت کے دن شیاطین میرے اوپر نہ ہنسیں اور میرا ٹھٹھا نہ کریں پس بمقتضا اپنی رحمت کے اوسنے مستحسن سمجھا کہ ہنسی ٹھٹھا دنیا میں یہودا کی موت سے ہووے کہ گمان کرے ہر شخص میں سولی دیا گیا ہوں مگر یہ ذلت اور ٹھٹھا باقی رہیگا تا آنے محمد رسول اللہ کے پس بعد آنے اونکے سب لوگوں کو اس غلطی سے آگاہی ہوگی اور یہ شبہہ لوگوں کے دلوں سے اوٹھ جائیگا انتہی۔

دلیل (۳۹۰) صحیفہ یسعیا علیہ السلام باب ۵۴ - اری بانجھ تو جو نہیں جنتی تھی خوشی سے للکار تو جو حاملہ نہیں ہوتی تھی وجد کر کے گا اور خوشی سے چلا۔ کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ بے کس چھوڑی ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہیں اپنے خیمہ کے مقام کو بڑھا دے ہاں اپنے مسکنوں کے پردے پھیلا دریغ مت کر اپنی ڈوریاں لمبی اور اپنی میخیں مضبوط کر بیا اسلیئے کہ تو داہنے اور بائیں طرف بڑھیگی۔ اور تیری نسل قوموں کی وارث ہوگی اور اوجاڑ شہروں کو بساویگی مت ڈر کہ تو پشیمان نہ ہوگی ہے کہ تو اپنی جوانی کی ننگ بھول جائیگی اپنی بیوہ گی کا عار پھر یاد نہ کریگی انتہی۔ اری بانجھ کا خطاب۔ خانہ کعبہ کی طرف وارد ہے کیونکہ بعد تیاری کعبہ شریف کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آل ابراہیم علیہ السلام سے مکہ معظمہ میں کوئی رسول مبعوث نہیں ہوا اس سبب سے کعبہ شریف کو بانجھ فرمایا۔ چنانچہ نبی آخر الزمان کا پیدا ہونا اور خانہ کعبہ کا سب طرف سے پھیلنا اور رونق پانا صادق آیا اور کعبہ شریفہ کی اولاد امت محمدیہ ہے اور امت محمدیہ کی زیادتی امت موسوی وعیسوی سے ظاہر ہے اسلئے کہ حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام کی امت بنی اسرائیل تھی اور رسالت موسوی اور عیسوی خاص بنی اسرائیل کیلیئے تھی اور رسالت محمدی ثقلین کیواسطے ہے اور وہ دونو شریعتیں منسوخ ہوگئی ہیں۔ اور شریعت احمدی باقی ہے اور منسوخ ہونے سے پہلے کبھی امت محمدیہ سے نہیں بڑھے ہیں غرض مآل

ورسون مین اور انکی بعثت کے ورسون مین تمام حالات مکہ معظمہ اور کعبہ شریفہ کی پوری پوری بتلا دی گئے ہین جو مطابق واقع کے اسی طرح ہوئے ہین

دلیل (۳۹۱) صحیفہ یسعیا علیہ السلام باب ۳۲ دیکھ ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کریگا اور شہزادے عدالت سے حکمرانی کرینگے ۲ وہان ایک شخص آندھی سے پناہ کی مانند ہوگا اور طوفان سے چھپنے کی جگہ اور پانی کی ندیون کے اور بھاری چٹان کے سایہ کی مانند ماندگی کی سرزمین مین ۳ اونکی آنکھین جو دیکھتی ہین نہ دھندلائینگی اور اونکے کان جو سنتے ہین سنینگے ۴ بے لحاظون کا دل معرفت سمجھیگا اور ہکلون کی زبان صاف بولنے مین مستعد ہوگی۔ انتہی۔

دلیل (۳۹۲) صحیفہ یسعیا علیہ السلام باب ۴۹ خدا نے مجھے دور سے بلایا مین ہنوز اپنی مان کے پیٹ مین تھا اوس نے میرا نام مذکور کیا اور میرے دہن کو تیغ تیز کے مانند کیا اور اپنے ہاتھ کے سایہ تلے مجھے چھپایا اور مجھے ایک خدنگ درخشان بنایا اور اپنے ترکش مین مجھے پنہان رکھا اور کہا تو میرا بندہ ہے مین تیرے سبب سے ممدوح ہونگا۔ اور بعضے نسخون مین ہے خدا کی نزدیک محمد ہوا انتہی حضرت یسعیا علیہ السلام پیشینگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبان ایک سے ارشاد فرما رہے ہین اور دور سے بلانے کی یہ معنے کہ آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم زمین شام مین پیدا نہ ہونگے بلکہ اور زمین مین جو اوسکے متصل ہو اور آپکو دور ہو پیدا ہون اور پھر بلا لیے جاوین اور زمین شام مین تشریف لاوین چنانچہ معراج کی رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بلائے ہوئے مسجد اقصی مین تشریف لائے اور وہان انبیاء و رسل کے امام ہوئے۔ اور آنحضرت سب سے کہ اپنی مان کے پیٹ مین ہی تھے جب ہی سے آپکا نام مذکور ہوا کاہنون وغیرہ نے بشارت قرب ولادت احمد نبی کی تشریح کی۔ نوشیروان نے خواب دیکھے بتون نے آواز دینی شروع کردین کہ محمد رسول اللہ کی ولادت قریب ہے اور باوجود اُمّی ہونے کے آپ بڑے فصیح و بلیغ تھے۔

دلیل (۳۹۳) صحیفہ یسعیا علیہ السلام باب ۵۵ مین تم سے ابدی عہد باندھونگا اور داؤد کی سچی رحمتین تم پر کرونگا دیکھو مین نے اسے لوگون پر گواہ بنا دیا اور خلق کا فرمانروا۔ ایک گروہ کو جسے تو نہین جانتا بلا دیگا اور وہ قومین جو تجھے نہین جانتی تھین تیرے پیچھے دوڑینگی کیونکہ اوس نے تجھے ستودہ کیا ہے انتہے ستودہ ترجمہ محمد ہے۔

دلیل (۳۹۴) صحیفہ یسعیا علیہ السلام باب ۹ ورس ۶ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا کہ حکمرانی کا نشان اوسکے کاندھے پر ہوگا وسکے بھی نام ہونگے عجیب اور مشیر اور مشورہ عظمی کا بادشاہ اور آلہ اور قوی مسلط اور سرمدی باپ اور سلامتی کا بادشاہ اوسکی حکمرانی وسلامتی کی افزائش کی کچھ انتہا نہوگی وہ داؤد کے تخت سلطنت پر آج سے لیکر ابد تک عدل و انصاف سے نظم و نسق کریگا۔ انتہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر جتنے نبی گزرے ہین اونکی داہنی ہتھیلی پر نشان نبوت ہوتا تھا اور آنحضرت کی مہر نبوت شانہ پر ہوی اور یہ مہر نبوت پیدائشی ہی تھی لڑکپن مین بھی ویسی ہی تھی جیسے کہ بڑھاپے اور جوانی مین تھی پس آپکی ہی یہ بشارت ہے اور آپکی بھی مہر نبوت کا بیان ہے اور آپکے بھی اسماء شریف سے عجیب اور مشیر ہین اور آپکو بھی مشورہ کا حکم ہوا ہے اور آپ ہی بڑے حاکم ہین اور آپ بھی سب کے باپ ہین اور جیسے حضرت داؤد نبی اللہ خلیفۃ اللہ

تھے ایسے ہی آنحضرت بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین پس یہ بشارت حضرت مسیح کی ہرگز نہین ہوسکتی ۔

دلیل (۳۹۵) مدارج النبوۃ مین نقل کیا ہی کہ مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اونہون نے کہا کہ بعد مقوقس بادشاہ سکندریہ کے پاس گیا مقوقس نے کہا کہ محمد نبی رسول ہین اگر وہ تشریف لاوین قبط اور نصاری مین تو وہ اونکا اتباع کرین پس مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسکے بعد مین اسکندریہ مین ٹھیرا اور تمام کنیسون مین وہان کے پھرا اور آپکے اوصاف قبط اور نصاری سے پوچھے اور اسکندریہ مین ایک بڑا پادری تھا اور وہ اونکا بزرگ تھا اور وہ اپنے بچونکو اوسکے پاس دعا کیواسطے لاتے تھے اور وہ اونکے واسطے دعا کرتا تھا پس مین نے اوس سے کہا کوئی اور نبی بھی مبعوث ہوگا اوس نے کہا ہان وہ آخر انبیا ہین درمیان عیسی ابن مریم کے اور اونکے اور کوئی نبی نہین ہی ہمکو بلا شک عیسی ابن مریم علیہا السلام نے اونکی اتباع کا حکم کیا ہی وہ نبی عربی امی ہین نام اونکا احمد ہے میانہ قد کوتاہ نہ دراز آپکی دونون آنکھون مین سرخی ہے نہ سپید بلکہ سرخ سپید ۔ اونکے بال بہت ہونگی موٹے کپڑے پہنینگے اور کہانا جو ملجایا کریگا کہا لیا کرینگے تلوار حمائل کرینگے آپکے اصحاب ایسے ہونگے کہ اپنی جانون آپ پر فدا کرینگے دوست رکہینگے آپ کو اپنے باپ بیٹون سے مبعوث ہونگے ایک زمین مین جہان درخت سلم ہے اور ہجرت کرینگے ایک حرم سے طرف دوسرے حرم کے اور ہجرت کرینگے زمین شورہ خرمازار کی طرف اور پہنینگے ازار نصف ساق تک اور دہوینگے اطراف اعضا کو اور مخصوص ہونگے ساتھ ایسی صفات کے کہ پہلے نبیون مین وہ صفات نہ تہین ۔ ہر نبی اپنی قوم کیطرف مبعوث ہوتے تھے اور وہ مبعوث ہونگے تمام عالم کی طرف اور اونکے لئے تمام زمین مسجد کے حکم مین ہوگی اور طہور بہی ہوگی یعنے خاک سے تیمم کرنا قایم مقام وضو کے ہوگا جس جگہ وقت نماز آئیگا تیمم کرینگے اور نماز ادا کرینگے ۔ انتہے ۔

دلیل (۳۹۶) غزل الغزالات باب ۵ ورس ۸ ۔ اے یروسلم کی بیٹیو مین تمہین قسم دیتی ہون کہ اگر تمہین میرا محبوب ملجائے تم اوس سے کہیو کہ مین تیرے عشق کی بیمار ہون ۔ ۹ تیرے محبوب کو دوسرے محبوب کی نسبت کیا فضیلت ہی اے تو جو عورتون مین جمیلہ ہی تیرے محبوب کو دوسرے محبوب سے کیا فوقیت ہی جو تو ہمین ایسی قسم دیتی ہی میرا محبوب سرخ و سفید ہی دس ہزار آدمیونکے درمیان وہ جھنڈے کے مانند کہڑا ہوتا ہی اوسکا سر ایسا جیسا چوکہا سونا اوسکی زلفین پیچ در پیچ مینا ور کوے کی سی کالی ہین اوسکی آنکہین اون کبوترونکی مانند ہین جو لب دریا دودہ مین نہاکے تمکنت سے بیٹہتے ہین اوسکے رخسارے پہولون کی چمین اور بلسان کی ابھری ہوی کیاریون کی مانند ہین اوسکے لب سوسن ہین جن سے بہتا ہوا مر ٹپکتا ہے اوسکے ہاتھ ایسے ہین جیسے سونے کی کڑیان جنمین ترسیس کے جواہر جڑے ہون اوسکا پیٹ چمکتی ہاتہی دانت کا سا کام ہی جسپر نیلم کے گل بنے ہون اوسکی پیر ایسے جیسے سنگ مرمر کے ستون جو سونیکے پایون پر کہڑے کئے جاوین اوسکی قامت لبنان کی سی ہی وہ خوبی مین رشک سرو ہے اوسکا منہ شیرینی ہی ہان وہ سراپا عشق انگیز ہی اے یروسلم کی بیٹیو یہ میرا پیارا ہے یہ میرا جانی ہے ۔ انتہے یعنے کعبۃ اللہ و صخرۃ اللہ مسجد اقصے سے کہا کہ اگر تمہین میرا محبوب یعنی محمد رسول اللہ ملجاوین تم اون سے کہیو کہ مین عشق کی بیمار ہون صخرۃ اللہ نے جواب دیا کہ ابہی میرا اور تیرا محبوب دونون پیدا نہین ہوئے ہین پس تو مجہہ سے اپنے محبوب کا سراپا

سنا دیا کہ مین شناخت کر سکون پس کعبہ شریف کی تمام سرایا خوبی بیان کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سولہ مہینے تک وہ قبلہ آنکار رہا پھر وہ حکم منسوخ ہوا اور محبوب الٰہی اپنے جان نثار کیطرف متوجہ کیے گئے

دلیل (۳۹۷) زبور ۴۸ - خداوند بزرگ ہے اور لایق ہے کہ ہمارے خدا کے شہر مین اوسکے مقدس پہاڑ پر اوسکی تعریفین بہت طرح سے کیجاوے - ۲ بلندی سے خوبصورت تمام زمین کی خوشی کوہ صیہون ہے اوسکے اوتر اطراف مین بڑے بادشاہ کا شہر ہے ۳ - اوسکے محلون مین خدا پہچانا گیا کہ خدا جائے پناہ ہے ۴ - کیونکہ دیکھو بادشاہ باہم آئے اور ایک ساتھ گذرے ۵ - وے دیکھکر فورًا دنگ ہوے وے گھبرا گئے اور بھاگ گئے ۶ - کپکپی نے اونہین وہان پکڑا اور ایسے درد لے جیسا جننے کیوقت عورت کو ہوتا ہے ۷ - اوس پوربی ہوا سے تو ترسیس کے جہازون کو توڑ ڈالتی ہے جیسا ہم نے سنا ویسا ہی لشکرون کے خداوند کے شہر مین ہم نے دیکھا خدا اوسکے ابد تک قایم رکھیگا انتہے صیہون لقب مکہ معظمہ کا ہے اور کوہ صیہون سے اوسکا پہاڑ مراد ہے اور بڑے بادشاہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مین اور مدینہ شریف مکہ معظمہ سے بجانب اوتر یعنے شمال واقع ہے غزوہ احزاب مین ایک ہوا ایسی چلی تھی جس سے تمام کفار بھاگ گئے جسکے طرف ان ورسون مین اشارہ اور بشارت ہے -

دلیل (۳۹۸) درس ۱۱ بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے سلع کے بسنے والے ایک گیت گاوینگے خداوند ایک بہادر کے مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو اوسکا ئیگا انتہی - آواز بلند کرنا اور گیت گانا یعنے ذکر اللہ اور کلام اللہ کی آواز بلند ہو گی - سلع پہاڑ مدینہ کا ہے اور قیدار سے مکہ مراد ہے اور خداوند کا جنگی مرد کی مانند نکلنا جناب خاتم النبیین کی بشارت صریح ہے کیونکہ جب نصیحت کارگر نہین ہوتی اور صلح سے بھی کام نہین نکلتا تو ضرور ہے کہ سختی سے احکام الٰہی کو نافذ کیا جاوے خصوصًا آخر زمانہ مین کہ پیشتر انبیاء علیہم السلام خوب تبلیغ کر چکے تھے اب نرمی بالکل خلاف مصلحت تھی پس مجبوری کو محاربہ مین حکمت ہے -

دلیل (۳۹۹) صحیفہ یسعیاہ باب ۵۱ درس ۴ - میری سنو اے میری امت میری طرف کان دھر اے میری گروہ کہ ایک شریعت مجھسے رائج ہو گی اور اپنی شرع کو قومون کی روشنی کیلئے قائم کرونگا - ۵ - میری راستبازی نزدیک ہے میری نجات چل نکلی ہے اور میرے بازو قومون پہ حکمرانی کرینگے بحری مملکتین میرا انتظار کرینگے اور میرے بازو پر اونکا توکل ہوگا - ۶ - اپنی آنکھین آسمان کی طرف اٹھاؤ اور نیچے زمین پہ نگاہ کرو کہ آسمان دھوئین کی مانند غائب ہو جائینگے اور زمین کپڑے کی طرح پرانی ہو گی اور وے جو اوسپے بستے ہین اوسیطرح مر جائینگے - پہ میری نجات ابد تک رہیگی اور میری صداقت موقوف نکیجائیگی - ۷ - میری سنو اے تم سب جو صداقت شناس ہو اے لوگو جنکے دلین میری شریعت ہے انسان کی ملامت سے مت ڈرو اور اونکی طعنہ زنی سے ہراسان نہو - ۸ - کیونکہ کیڑا اونھین کپڑے کیطرح کہائیگا اور کرم اونھین پشمینہ کیطرح کہا جائیگا - پہ میری صداقت ابد تک رہیگی اور میری نجات پشت در پشت و - سو وے خدا نے جنھین خرید لیا ہے پھر آئینگے

اور نکالے ہوئے صیہون میں آوینگے اور [illegible] خوشی [illegible] اور غم [illegible] بھاگ جاوینگے - جو شخص تیل دنیا میں ہی ہون تو کون ہے کہ انسان سے جو [illegible] ہے [illegible] جو گھاس کی مانند ہو جاتا ہے [illegible] اور خداوند اپنے خالق کو بھول جاتا ہے جسنے آسمان پھیلایا اور زمین کی [illegible] ڈالی اور تو ہر روز ظالم کے جوش و خروش سے کہ گویا وہ ہلاک کرنے کو تیار ہے ڈرتا ہے ظالم کا جوش و خروش کہان ہے [illegible] جلدی سی آزاد کیا جائیگا وہ غار مین نہ مریگا اور اوسکی روٹی کم نہ ہوگی - [illegible] تیرا خدا ہون جو سمندر کو تھا دیتا ہون جس وقت اوسکی لہرین جوش مارین اوسکا نام رب الافواج ہے - ۱۶ - اور مین نی اپنی باتین تیرے مونہہ مین ڈالین اور تجھی اپنے ہاتھ کے سایہ کے تلے چھپا رکھا تاکہ افلاک برپا کرون اور زمین کی بنیاد ڈالون اور صیہون کو کہون تو میری گروہ ہے انتہی - اس سے معلوم ہوا کہ ایک شریعت بطرز جدید جاری ہوگی اور پہلی شریعتین کالعدم ہو جائینگی اور وہ شریعت بلا واسطہ حق تعالی کیطرف سے ہوگی اور نکالے ہوئے صیہون مین آوینگے اور [illegible] اونکے سر پر ہوگا [illegible] جسمین ہزارون آدمی ایک و تکبیر کہتے ہوئے داخل ہوئے تھے اور جوش و خروش [illegible] ہو گیا تھا اور غار ثور مین حضرت ابوبکر صدیق کو سانپ نے کاٹا مگر وہ بفضلہ تعالی نہ مرے اور [illegible] کم نہ ہوئی [illegible] ہجرت وطن کے رزق برابر ملیگا اور اپنی باتین تیری منہ مین ڈالنے سے مراد قرآن شریف کا نازل فرمانا ہے [illegible] زبان مبارک سے ادا ہوتا ہے نہ یہ کہ مثل توریت لکھا ہوا تھا -

دلیل (۲۰ ۱ہم) صحیفہ یسعیا [illegible] ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اوسکا ئیگا ہان وہ جنگ کیلئے بلائیگا وہ اپنے دشمنون پر [illegible] -

دلیل (۲۱ ۱ہم) کتاب پیدایش [illegible] اپنے بیٹون کو بلایا اور کہا اپنے کو اکٹھا کرو تاکہ اوسکی جو پچھلے دنون مین تم پر بیتیگا خبر دون [illegible] یہوداہ سے ریاست کا عصا جدا نہ ہوگا اور وہ حاکم اوسکے پاؤن کے درمیان سی جاتا رہیگا جبتک کہ سیلاب نہ آوے اور قومین اوسکے پاس اکٹھی ہونگی [illegible] پچھلے زمانہ [illegible] آپہین اور یہود مین بعد انکار حضرت مسیح علیہ السلام فی الجملہ حکومت باقی تھی عرب مین خیبر وغیرہ چند قلعون مین اونکی حکومت [illegible] انکار رسالت خاتم النبیین کیا اور اونپر غضب و قہر اوترا تو اونکی حکومت تمام روی زمین سی جاتی رہی اور ہر جگہ بطور رعیت آباد ہو گئی اور عصا سے حکومت چھین گیا -

دلیل (۲۲ ۱ہم) صحیفہ حبقوق علیہ السلام باب ۳ ورس ۳ خدا تیمان سے آیا اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا انتہی تیمان تہامہ کا اور مکہ معظمہ کا نام ہے

دلیل (۲۳ ۱ہم) مکاشفات یوحنا باب ۱۶ ورس ۱۷ پھر ساتوین فرشتہ نے اپنا پیالہ ہوا مین اونڈیلا تب آسمان کی ہیکل کی تخت کیطرف سی ایک بڑی آواز یہہ کہتی ہوئے نکلی کہ ہو چکا ۱۸ - تب آوازین اور گرجین اور بجلیان ہوین اور بھونچال آیا ایسا کہ جب سی آدمی زمین پر ہین ایسا سخت بھونچال کبھی نہ آیا تھا - ۱۹ - اور وہ بڑا شہر تین ٹکڑے ہو گیا اور قومون کے شہر گر گئے اور بڑی بابل خدا کے حضور یاد آئی تاکہ اوسی شدت قہر کی مے کا پیالہ پلا دے - ۲۰ - تب ہر ایک ٹاپو ٹل کے غائب ہو گیا اور پہاڑ کہین پائے نہ گئے اور آسمان سی آدمیون پر من من بھر کے اولے گرے اور اولون کی آفت سے آدمیون نے خدا پر کفر بکا کیونکہ وہ بلا اوسکی نہایت ہی سخت [illegible] انتہی بعثت و پیدایش

سے ڈرکر مکانات کو کعبہ شریف اور دیگر اطراف واکناف سے آوازیں ہوئیں اور یہ وہ لشکر فیل کسری کے گرنے اور مکانات بھی شق ہوگیا
اور تمام بت سجدہ میں جا پڑے اور آگ فارس کی بجھ گئی اور کسری کے تخت سے چودہ کنگرے گر پڑے اور ٹوٹ گئے بابل کا زمانہ قریب آیا کیونکہ شہر بابل
حضرت عمر خلیفہ دوم کے زمانہ میں خراب ہوا اور آپکی ولادت سے پہلے اصحاب فیل پر پتھر پڑے اور ان سب کو ہلاک کیا۔

دلیل (۴۴) صحیفہ دانیال علیہ السلام باب ۷ ورس ۲- دانیال بولا اور کہا کہ میں نے رات کو ایک رویا دیکھی اور کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان کی چار ہوائیں بڑے سمندر پر باہم زور سے چلیں ۳- اور سمندر سے چار بڑے حیوان جو ایک دوسرے سے متفرق تھے نکلے ۴- پہلا شیر ببر کی مانند تھا اور عقاب کے سے پنکھ رکھتا تھا اور میں دیکھتا رہا جب تک کہ کرسیاں رکھی گئیں اور قدیم الایام بیٹھ گیا اور آدمی کی طرح پاؤں پر کھڑا کیا گیا اور انسان کا دل اوسے دیا گیا۔ ۵- اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دوسرا حیوان ریچھ کی مانند تھا اور وہ ایک طرف سے کھڑا ہوا اور اوسکے موہنہ میں اوسکے دانتوں کے درمیان تین پسلیاں تھیں اور اونہوں نے اوسے کہا کہ اٹھ اور بہت گوشت کھا۔ ۶- بعد اسکے میں نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اور حیوان تیندوے کی مانند تھا جسکے پیٹھ پر پرندہ کے سے چار پر تھے اور اوس حیوان کے چار سر تھے اور سلطنت اوسے دی گئی۔ ۷- اوسکے بعد میں نے رات کی رویتوں کے وسیلے دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ چوتھا حیوان ہولناک اور بہت ناک اور نہایت زبردست اور اوسکے دانت لوہے کے تھے اور بڑے بڑے تھے اور وہ نگل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا اور بچے کو اپنے پاؤں سے لتاڑتا تھا اور یہ اون سب حیوانوں سے جو اوسکے آگے تھے متفرق تھا اور اوسکے دس سینگ تھے ۸- میں نے اون سینگوں پر غور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ اونکے بیچ میں سے ایک اور چھوٹا سا سینگ نکلا جسکے آگے پہلے تین سینگ جڑ سے اوکھاڑے گئے اور کیا دیکھتا ہوں کہ او سینگ میں انسان کی آنکھوں کی مانند آنکھیں اور ایک موہنہ تھا جو بڑی بڑی باتیں بول رہا ہے۔ ۹- میں دیکھتا رہا یہانتک کہ کرسیاں رکھی گئیں اور قدیم الایام بیٹھ گیا اوسکا لباس برف سا سفید تھا اوسکے سر کے بال صاف اون کی مانند اوسکا تخت آگ کے شعلہ کی مانند تھا اوسکے پہئے جلتی آگ کی مثل تھے ۱۰- ایک آتشی سیلاب جاری تھا اوسکے آگے سے نکلا تھا ہزاروں ہزار اوسکی خدمت میں حاضر تھے اور لاکھوں لاکھ اوسکے آگے کھڑے تھے عدالت ہو رہی تھی کتابیں کھلی ہوئی تھیں ۱۱- میں نے دیکھا یہانتک کہ اوس سینگ کی آواز کے سبب سے جو بڑے گھمنڈ کی باتیں بولتا رہا ہاں میں یہانتک دیکھتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اوسکا بدن ہلاک کیا گیا اور شعلہ زن آگ میں ڈالا گیا ۱۲- اور باقی حیوانوں کی سلطنت بھی اونسے لے لی گئی پر اونکی زندگی قایم رہی ایک زمانہ اور ایک ساعت تک ۱۳- میں نے رات کی رویتوں کے وسیلے دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدمزاد کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک آیا وے اوسے اوسکے آگے لائے ۱۴- اور سلطنت اور حشمت اور مملکت اوسے دی گئی کہ سب قومیں اور امتیں اور مختلف زبان بولنے والے اوسکی خدمت گذاری کریں اوسکی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ رہیگی اور اوسکی مملکت ایسی جو زائل نہ ہوگی۔ ۱۵- مجھ دانیال کی روح میرے بدن میں ملول ہوئی اور میرے سر کی رویتوں نے مجھے پریشان کیا۔ ۱۶- میں اونمیں سے جو نزدیک کھڑے تھے ایک شخص کے پاس گیا اور اوس سے اون ساری باتوں کی حقیقت پوچھی اوس نے مجھ سے کہا اور ان باتوں کی حقیقت مجھے بتلائی ۱۷- یہ چار بڑے حیوان چار بادشاہ ہیں جو زمین پر برپا ہونگے۔ ۱۸

لیکن حق تعالی کی مقدس لوگ سلطنت لینگے اور ابد تک ہان ابد الاباد تک اس سلطنت کے مالک رہینگے ۱۹ - تب مین نے چاہا کہ چوتھی حیوان کا
حقیقت جانون جو اون سبھون سے متغیر تھا اور نہایت ہیبت ناک تھا جسکے دانت لوہے کے اور ناخن پیتل کے تھے جو نگلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور
بچے کو اپنے پاؤن سے لتاڑتا تھا - ۲۰ - اور دس سینگون کی جو اوسکے سر پر تھے اور ایک کی جو نکلا اور جسکے آگے تین گر گئے ہان اوس سینگ کے
جسکے آنکھین تھین اور ایک موتھہ جو بڑی گھمنڈ کی باتین بولتا تھا اوسکا چہرہ اوسکے ساتھیون کی نسبت زیادہ رعب دار تھا - ۲۱ - مین نے
دیکھا کہ وہی سینگ مقدسون سے جنگ کرتا تھا اور اون پر غالب ہوتا رہا - ۲۲ - جب تک کہ قدیم الایام آیا اور حق تعالی کی مقدسون کا
انصاف کیا گیا اور وقت آپہونچا کہ مقدس لوگ سلطنت کے مالک ہووین - ۲۳ - وہ یون بولا کہ چوتھا حیوان چوتھی سلطنت ہے جو دنیا مین ہوگی
اور وہ ساری سلطنتون سے متفرق ہوگی اور ساری زمین کو نگلیگی اور اوسے لتاڑیگی اور اوسے ٹکڑے ٹکڑے کریگی - ۲۴ - اور وے دس سینگ
جو ہین سو دس بادشاہ ہین جو اس سلطنت مین اٹھینگے اور اونکے بعد ایک اور اٹھیگا اور وہ پہلون سے متفرق ہوگا اور تین بادشاہون پر غالب ہوگا
۲۵ - اور وہ حق تعالی کی مخالفت مین باتین کریگا اور حق تعالی کی مقدسون کو تصدیع دیگا اور چاہیگا کہ وقتون اور شریعتون کو بدل
ڈالی اور وے اوسکے قبضے مین دئے جاوینگے یہانتک کہ ایک مدت اور مدتین اور آدھی مدت گزر جائیگی - ۲۶ - پر عدالت بیٹھیگی اور وے اوسکی
سلطنت اوس سے لینگے کہ اوسے ہمیشہ کیلیے نیست و نابود کرین - ۲۷ - اور تمام آسمان کے تلے کی ساری مملکتین اوسکی بندگی کرینگی اور فرمانبردار
ہووین گی - انتہے - اس سے معلوم ہوا کہ اس سینگ کے بعد ایک مدت اور مدتین اور آدھی مدت تو یہ سلطنت رہیگی اور پھر مقدس لوگ
اوسکی سلطنت کے مالک ہو جاوینگے - واضح ہو کہ یہہ خواب زمین فارس مین دیکھی گئی جس زمانہ مین کہ بنی اسرائیل وہان قید تھے اول سلطنت
بلشزر کی ہے جسکے پہلے سال جلوس مین یہہ خواب دیکھا گیا اور یہہ بادشاہ بسبب بے ادبی ظروف بیت المقدس کے قتل ہوا اور داریون کی سلطنت
شروع ہوئی جو دوسری سلطنت ہے پھر تیسری سلطنت کیانیون کی ہے اور شروع اس سلطنت کا ۳۰۵ برس پیشتر میلاد مسیح کے ہوا اور پہلا بادشاہ اس
سلطنت کا [illegible] ہے اور چوتھی سلطنت ساسانیون کی ہے اور پہلا بادشاہ اس سلطنت کا اردشیر بابکان ہے چالیس سال دوسرا بادشاہ
شاپور بن اردشیر ۳۰ سال تیسرا بہرام بن بہرام ۱۳ سال - چوتھا شاپور بن ہرمز ۷۰ سال - پانچوان بہرام بن شاپور ۱۴ سال - چھٹا یزدگرد
۳۰ سال ساتوان بہرام گور ۲۳ سال - آٹھوان یزدگرد ثانی ۱۸ سال - نوان قباد ۴۳ سال دسوان نوشیروان ۴۸ سال پس یہ بیان
اون سلاطین کا ہے جنکو دس سینگ کہا گیا ہے بعد نوشیروان کے خسرو پرویز ہے جو تین بادشاہون پر غالب ہوا جسکو ایک سینگ سے تعبیر کیا گیا ہے
اول ہرمز کہ اوس سے سلطنت لی دوسری بہرام چوبینہ جو بادشاہ ہوگیا تھا تیسری گستہم جو گویا بادشاہی تھا پس یہہ تین سینگ
علاوہ دس کے تھے جنکو خسرو پرویز نے گرا دیا تھا - اور خسرو پرویز کے ہلاک ہونیکا واقعہ یہہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرامین جملہ سلاطین
کو لکھے اور دعوت الی اللہ کی منجملہ اونکی ایک نامہ بنام خسرو پرویز تحریر فرمایا جسکو دیکھکر وہ افروختہ ہوگیا اور تکبر کی باتین کرنے لگا - اور گرامی
نامہ کو چاک کر ڈالا بعد اوسکے اوس نے باذان کو جو اوسکی طرف سے حاکم یمن تھا لکہا کہ سنا گیا ہے کہ کوئی شخص عرب مین دعوی پیغمبری کرتا ہے
لازم ہے کہ بواسطہ چند اشخاص معتمد کے اسطرف روانہ کرو باذان نے موافق اوسکے حکم کے بابویہ اور خرخسرہ کو خدمت نبوی مین تحقیق حال کے لیے

بھیجا اور خدمت بابرکت مین لکہا کہ ان دونون کو ہمراہ کسریٰ کے پاس جانا چاہیے وہ دونون مدینہ شریف مین حاضر ہوئے اور سبب
حضوری کا بیان کیا آنحضرت نے تبسم فرما کر اول دعوت اسلام کی پہر فرمایا کل اسکا جواب ملیگا پہر روز آیندہ آپ نے فرمایا کہ
تمہارے خداوند کو پروردگار نے رات کو سات بجے شیرویہ بیٹے خسرو پرویز کے ہاتہ سے مروا ڈالا شیرویہ نے خسرو پرویز کا شکم چاک کردیا اور
باذان کو بسلامت ان قاصدون کو دعوت اسلام کی اور ملک فارس مین شیوع اسلام کی خوشخبری دی اور بصورت قبول اسلام باذان کو
حاکم یمن مقرر فرمایا تھا چنانچہ باذان نے بعد تصدیق خبر قتل خسرو پرویز اور رکہنے شیرویہ کے اوسکو کہ بہی عربی سے کچہ تعرض نہ کرے مع تمام لوگوں
اپنے کے مسلمان ہوگئے اور بعد ہلاکت خسرو پرویز کے سلطنت قرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرن شیخین اور نصف قرن
حضرت عثمان خلیفۂ ثالث تک کچہ رہی کیونکہ یزدگرد بادشاہ سلطنت فارس کا اس وقت تک زندہ رہا اور کہین کہین سامان فساد
برپا کرتا رہا گو دارالسلطنت حضرت عمر کے خلافت مین ہی مسلمانون کے قبضہ مین آگیا اور سنہ ۲۹ مین ٹہیک نصف خلافت حضرت
عثمان مین یزدگرد ہلاک ہوا اور وعدہ الہی پورا ہوا۔

غرض یہ تمام [illegible] کہ عاقل منصف مزاج آدمی ہو جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بشارت سے پر ہین اور [illegible]

دلیل (۴۵) زبور باب ۹ ورس ۷ لیکن خداوند ابد تک تخت نشین ہے اوسنے عدالت کیلئے اپنی مسند تیار کی ہے ۸ اور وہ صداقت سے
جہان کا انصاف کریگا اور راستی سے قومون کی عدالت کریگا ۔۔۔ ۱۹ اوٹھ اے خداوند کہ انسان غالب نہووے قومون کی عدالت تیرے
حضور کیجاوے ۲۰ اے خداوند تو انکو ڈرا کہ قومین اپنے تئین بشر ہی جانین۔ انتہی۔ پس یہ مسند تیار کرنا روز قیامت کا بیان نہین ہوسکتا
اسلئے کہ ڈرانا اور بشارت دنیا اسی دنیا مین ہے نہ کہ آخرت مین اور اس دنیا مین وہ زمانہ جسمین تثلیث کو اوٹہایا گیا اور توحید قائم
ہوئی وہ زمانہ حضرت محمد رسول اللہ کا ہے لہذا تعیین آپکے زمانہ کی اس بشارت سے ہی ہوگئی۔

دلیل (۴۶) کتاب یسعیاہ باب ۴۲ دیکہو میرا بندہ میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے مین نے اپنی روح اوسپر رکہی وہ قومون
کے درمیان عدالت جاری کریگا ۲۔ وہ نہ چلائیگا اور نہ اپنی صدا بلند کریگا اور اپنی آواز بازارون مین نہ سناویگا ۳۔
وہ مسلے ہوئے سینٹھے کو نہ توڑیگا اور دہکتی ہوئی بتی کو نہ بجہائیگا وہ عدالت کو جاری کریگا کہ دایم رہے ۴ اوسکا زوال نہ ہوگا
اور نہ مسلا جائیگا جب تک راستی کو زمین پر قایم نہ کرے اور بحری ممالک اوسکی شریعت کی راہ تکین ۵۔ خداوند جو آسمانون کو خلق
کرتا اور اونہین تانتا جو زمین کو اور اونکو جو اوسمین سے نکلتی ہین پہیلاتا اور اون لوگون پر جو اوسپر ہین سانس دیتا اور اونکو جو
اوسپر چلتے ہین روح بخشتا یون فرماتا ہے ۶۔ مین خداوند نے تجہے صداقت کیلئے بلایا مین ہی تیرا ہاتہ پکڑونگا اور تیری حفاظت
کرونگا اور لوگون کے عہد اور قومون کے نور کیلئے تجہے دونگا ۷۔ کہ تو اندہون کی آنکہین کہولے اور بندیون کو قید سے نکالے اور اونکو جو اندہیرے
مین بیٹہے ہین قیدخانہ سے چہڑاوے ۸۔ یہوواہ مین ہون یہی میرا نام ہے اور اپنی شوکت دوسرے کو نہ دونگا اور اپنی ستایش جو میرے
لئے ہے کہودی ہوئی مورتون کیلئے ہونے نہ دونگا ۹ دیکہو تو سابق پیشین گوئیان بر آئین اور مین نئی باتین بتلاتا ہون اس سے پیشتر کہ واقع ہون

مین تم سے بیان کرتا ہون ۔ ۱۰ خداوند کیلئے ایک نیا گیت گاؤ اے تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اوسمین بستے ہو اے بحری ممالک اور اونکے باشندو تم زمین پر سر تا سر اوسکی ستایش کرو ۔ ۱۱ بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے ۔ ۱۲ سلع کے بسنے والے ایک گیت گاوینگے اور بحری ممالک مین اوسکی ثنا خوانی کرینگے ۔ ۱۳ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کیلئے بلائیگا وہ اپنے دشمنون پر بہادری کریگا ۔ ۱۴ مین بہت مدت سے چپ رہا اور مین خاموش رہا اور آپکو روکتا گیا پر اب مین اوس عورت کی طرح جسے درد زہ ہو چلاؤنگا اور ہانپونگا اور زور زور سے ٹھنڈی سانس بھی لونگا ۔ ۱۵ مین پہاڑون اور ٹیلون کو ویران کرڈالونگا اور اونکی سبزہ زار و نکو خشک کرونگا اور اونکی ندیان بسنے کے لایق زمین بناونگا اور تالابون کو سکھادونگا ۱۶ اور اندھونکو اوس راہ سے کہ جسکو وے نہین جانتے لیجاؤنگا مین اونھین اون راستون پر جن سے وے آگاہ نہین لیچلونگا مین اونکی تاریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگہون کو میدان کردونگا مین اونسے یہ سلوک کرونگا اور اونھین ترک نہ کرونگا ۔ ۱۷ اوے پیچھے ہٹینگے اور نہایت پشیمان ہونگے جو کھودی مورتون کا بھروسہ رکھتے ہین اور ڈھالی ہوئی بتونکو کہتے ہین تمہین ہمارے آلہ ہو انتہے پس یہ بھی ایک صریح بشارت خاتم النبیین کی ہے کیونکہ قیدار حضرت اسمعیل کے ایک بیٹے کا نام ہے جنکی اولاد مین نبی آخر الزمان مبعوث ہوئے اور سلع مدینہ شریف کی پہاڑ کا نام ہے اور عدالت اور حکومت اور جنگ اور بت شکنی خاص آپکی بشارات ہین ۔

دلیل (۷۰ ۴) کتاب پیدایش باب ۱۷ ورس ۲۰ اور اسمعیل کی حق مین مین نے تیری سنی دیکھہ مین اوسے برکت دونگا اور اوسے بہت بڑھاؤنگا اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اوسے بڑی قوم بناؤنگا انتہے ۔ بارہ سردار سے بارہ خلیفے یا بارہ امام مراد ہین کیونکہ ہر ایک امام اپنے زمانہ کا قطب ہے

دلیل (۸۰ ۴) کتاب یرمیاہ باب ۵۰ ورس ۱۸ اسلئے رب الافواج اسرائیل کا خدا یون کہتا ہے کہ دیکھہ مین بابل کے بادشاہ اور اوسکی سرزمین کو سزا دونگا جسطرح مین نے اسور کی بادشاہ کو سزا دی ہے تیر اندازون کو بلاکے اکٹھے کرو کہ بابل پر جاوین اے ساری کمان کھینچنے والو ہر طرف سے اوسکی مقابل خیمہ کھڑا کرو کہ اوسکی بچنے کی جگہہ نہو اوسکے کام کے موافق اوسکو بدلا دو سب کچھہ جو اوس نے کیا اوس سے کرو کیونکہ اوس نے خداوند اسرائیل کے خدا کے آگے بڑی شیخی کی اسلئے اوسکی جوان بازارونمین گر جائینگے اور سارے جنگی مرد اوس دن کاٹ ڈالے جائینگے خداوند کہتا ہے اسلئے دشتی درندے گیدڑونکی ساتھہ وہان بسینگے اور شترمرغ اوسمین بسیرا کرینگے اور وہ ابد تک پھر آباد نہو گی پشت در پشت کوئی اوسمین سکونت نہ کریگا جسطرح خدا نے سدوم و عمورہ اور اوسکے نواح کے شہرون کو الٹ دیا خداوند کہتا ہے اسیطرح کوئی آدمی وہان بسیگا نہ آدم زاد اوسمین رہیگا دیکھہ ایک قوم ہان ایک بڑی گروہ اوتر سے آویگی اور بہتیرے بادشاہ زمین کی سرحدونسے برپا کئے جاوینگے وے کمان اور نیزہ اوٹھائینگے وے کڑہے ہین اور رحم نہ کرینگے اونکی آواز سمندر کی جوش کی مانند ہولناک ہے اور وے گھوڑون پر چڑھینگے اور جنگی مردون کیطرح تیری مقابل اے بابل کی بیٹی صف آرائی کرینگے انتہے شہر بابل مین اول حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ مین ڈالے گئے تھے اور پھر بنی اسرائیل ستر برس تک قید رہے اور بیت المقدس بھی انھین بابلیون نے خراب کیا ہے پس اسلئے انکی زمانہ پر سزا ای بابل کو تھی اور انکی ہی زمانہ مین ہوئی بغرض بابل کی پیشین گوئی بائبل مین بکثرت چند مقامون مین پائی جاتی ہے چنانچہ حضرت عمر خلیفہ دوم

[illegible] ایسا [illegible] ہو گئی کہ کبہی آباد نہ ہوگا انشاء اللہ تعالی۔

[illegible] ہر حکم پر حکم قانون پر قانون ہوتا جاتا تہوڑا

[illegible] کہا دین اور دام مین پہنسین اور گرفتار ہو وین انتہی۔ اسمین

[illegible] تہوڑا تہوڑا نازل ہوگا تاکہ وہ لوگ جو بدبخت ہین شک و شبہہ مین پڑکر

دولت ابدی سی محروم رہین [illegible] وما علینا الا البلاغ۔

دلیل (۱۰۴) زبور [illegible] آدم سی کہین زیادہ [illegible] لطف بہایا گیا ہی ای پہلوان اپنی تلوار

[illegible] اور رحم

[illegible] تیری تیر تیز ہین لوگ تیری نیچی گر پڑتی ہین وی بادشاہ

کی دشمنون کی دل مین لگجاتی ہین تیرا تخت [illegible] کا عصا ہی تو صداقت کا دوست اور

شرارت کا دشمن ہی اسی سبب ای خدا تیری خدا نی تجہکو خوشی کی تیل سی تیری مصاحبون سی زیادہ مسح کیا ہی تیری ساری لباس

سی مر اور عود اور تیج کی خوشبو آتی ہی جس سی ہاتہی دانت کی محلون کی درمیان اونہون نی تجہکو خوش کیا ہی بادشاہون کی بیٹیان تیری

عزت والیون مین ہین ملکہ اوفیر کی سونی سی آراستہ ہوکی تیری داہنی ہاتہہ کہڑی ہی ای بیٹی سن اور سوچ اور اپنی کان ادہر دہر اور اپنی لوگون

اور اپنی باپ کی گہر کو بہولجا تاکہ بادشاہ تیری جمال کا نپٹ مشتاق ہو کہ وہ تیرا خدا وند ہی تو اوسی سجدہ کر تیری بیٹی تیری باپ دادون کی قایم

مقام ہوا وینگی جنہین تو تمام زمین کی سردار مقرر کریگا مین ساری پشتون کو تیرا نام یاد دلاؤنگا پس ساری لوگ ابدالآباد تیری ستایش

کرینگی۔ انتہی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کسی رسول عظیم الشان کی بشارت دیتی ہین اور اوسکو مخاطب کرکی اوسکی خوبیان بیان

فرماتی ہین اور تمام مخاطب اوسکا اس زبور مین درج نہین لیکن یہود کی پاس جو نسخہ ہی اوسمین نام مبارک احمد اب تک موجود ہی

علاوہ وجہ نام اور مقام کی نکالنی کی تمام حالات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق ہین اور اوفیر ایک شہر عراق مین ہی اور

عراق مین سلطنت نوشیروانیون کی تہی اور بیٹی دیگر کی بسبب حضرت شہر بانو تہین جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہوئی ہین کتاب بیان

دلیل (۱۱۰۴) زبور ۴۸ خداوند بزرگ ہی اور لایق ہی کہ ہماری خدا کی شہر مین اوسکی مقدس پہاڑ پر اوسکی ستایش بہت طرح سی کیجائی

۲ بلندی میں خوبصورت تمام زمین کی خوشی کوہ صیہون ہی اوسکی اوتر اطراف مین بڑی بادشاہ کا شہر ہی۔ ۳ اوسکی محلون مین مشہور ہی کہ

خدا جای پناہ ہی۔ انتہی۔ خدا یعنی صاحب ہی جو لقب جناب خاتم النبین کا ہی اسمین اضافت مقلوبی ہی یعنی جائی پناہ خدا کو قلب کرکی بیان

کیا گیا ہی مطلب یہی کہ اہل مدینہ مین یہہ بات مشہور ہی کہ صاحب یعنی محمد رسول اللہ کا یہہ شہر جای پناہ ہی چنانچہ برابر یہہ بات

مشہور چلی آتی تہی اور یہی سبب [illegible] مدینہ منورہ مین آ کر [illegible] اور تبع نی ایک مکان بہی واسطے

[illegible] کو چہوڑ دیا تہا [illegible] نامہ

اطاعت نبی آخر الزمان کی نسبت برابر انصار مین تہا وقت بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پیدا آتا تہا اور یہود [illegible]
ہونیکی بعد مدینۃ الرسول اور اوسکی قریب وجوار مین اسی خیال سے آکر بسی تہی مگر بعد بعثت [illegible] ایمان نہ لائی [illegible]
کہ مدینہ شریف محمد عربی مکی قریشی قیداری اسمعیلی ابراہیمی علیہ السلام کا جا دینا اور جای ہجرت [illegible]
ہزارون مخلوق وہان آکر اسیواسطے رہتی تہی اور انتظار کیا کرتی تہی اور دعا مانگتی تہی جلد نبی آخر الزمان [illegible] کفر و شرک جہان
سے دور ہو۔ پہر خود ہی منکر بنا ہوکر وعید بیبل کی مصداق ہوئی۔

**دلیل (۱۴۲)** کوئی کتاب سوای قرآن شریف کی دنیا مین ایسی نہین کہ اوسکا لفظ لفظ متواتر ہو اور لاکہون آدمی اوسکے
حافظ ہون۔ اور احادیث نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم توریت و انجیل کی اس امر مین مساوی ہین کہ مضمون
اونکی الہامی ہین اور الفاظ الہامی نہین چنانچہ اہل کتاب بہی اسکی قائل ہین کہ توریت و انجیل کے الفاظ منزل من اللہ نہین۔
مگر باوجود اس تساوی کی یہہ فرق ہی کہ اہل اسلام کے پاس احادیث کی سند من اولہ الی آخرہ موجود ہی اس زمانہ [illegible]
[illegible] تمام راویونکا سلسلہ بتا سکتے ہین اور ظاہر ہی کہ یہہ بات کسقدر موجب اعتبار ہی یہان ایک دو روایتین
ہین کہ شاید منزل توریت و انجیل اونکی سند کا آج کل پتا نہ نکلے۔ پس تعجب ہی کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ [illegible]
کی معجزات اون روایات ضعیفہ کی بہروسے پر تسلیم کر لئی جاوین اور نبی آخر الزمان کی معجزات [illegible] روایات [illegible]
سے ثابت ہین تسلیم نہ کئی جاوین۔

**دلیل (۱۴۳)** ملک عرب کی جہالت اور درشت مزاجی اور گردن کشی [illegible]
ایسی جہالت [illegible] اور نہ غیر [illegible] اور اخلاق عرب کا یہہ حال تہا کہ قتل کر دینا ایک بات تہی [illegible]
[illegible] اور گردن کشی کی [illegible] کسی [illegible]
کہ ایسی خشک ملک مین شاد و خرم عمر گذارین۔ ایسی جاہلون گردن کشون کو راہ پر لانا [illegible] دشوار [illegible] علوم الہیات
اخلاق [illegible] سیاست مدن و علم معاملات و عبادات مین رشک افلاطون و ارسطو و دیگر حکما بنا دیا چنانچہ اہل اسلام
و دیگر اقوام کی ذخیرہ علمی کو ملاحظہ فرمائی تو معلوم ہوگا کہ ان علوم مین اہل اسلام تمام عالم کی علما پر سبقت لیگئی جنکی شاگردون
کی علوم کا یہہ حال ہی خود موجد علوم کا کیا حال ہوگا اگر یہہ معجزہ نہین تو اور کیا ہی۔ تمام عقلا کو اسکا اقرار ہی کہ جملہ علوم کی ترقی
رسالت مآب نبی آخر الزمان کی بدولت ہوئی ہی [illegible] انصاف کی درخواست کیجاتی ہی۔

**دلیل (۱۴۴)** پیشین گوئیان بہی جناب پیغمبر آخر الزمان کی اسقدر ہین کہ کسی اور نبی کی نہین جنمین اکثر صادق بہی ہو چکی ہین
مثلاً خلافت کا ہونا۔ اور حضرت عثمان اور حضرت حسین کا شہید ہونا اور حضرت حسن [illegible] دو گروہ اعظم کا صلح کرنا
اور ملک کسری اور ملک روم کا فتح ہونا اور بیت المقدس کا فتح ہونا [illegible] اور عباسیون کا با [illegible]

تاریخ کا ظاہر ہونا اور ترکون کی ہاتھ سے اہل اسلام پر صدمات کا نازل ہونا جیسا کہ چنگیز خان کی زمانہ مین ظہور پایا اور سوا ان کی بہت سی باتین ظہور مین آچکی ہین پھر وقائع گزشتہ کو ایسا واضح اور مفصل بیان فرمایا کہ گویا بچشم دیدہ ہین حالانکہ آپ امّی تھے اور کسی نصرانی یا یہودی عالم کی صحبت تحصیل نہین کی تھی۔

ا ــ اخلاق کو دیکھیے کہ آپ باوجودیکہ نہ بادشاہ یا امیر تھے یا انہین ایسے لشکر کی فراہمی کی جستجو اول تو تمام ملک عرب کو زیر نگین کر دیا اور پھر فارس اور روم اور عراق کو چند عرصہ مین تسخیر کر لیا۔

اور معاملات مین وہ شائستگی رہی کہ کسی لشکری نے کسی شخص کی ایذا رسانی کسیطرح گوارا نہ کی غرض تہذیب اخلاق نبوی سے تمام عقلا و جہلا مسخر ہوگئے اور جان نثار بنگئے۔ بھلا کسی دوسرے کو یہ استقلال و استحکام و تائید غیبی میسر آئی۔ ہرگز نہین۔

**دلیل (۱۴۵)** جب انسان عاقل جناب پیغمبر آخر الزمان کی اطوار و اوضاع پر نظر کرے اور دیکھے کہ ملک عرب کے اندر آپ نے نشو و نما پایا جہان کی جہالت و گمراہی ضرب المثل ہے گویا ظلمت و تاریکی مین چراغ روشن ہوگیا اور وہان سے دوبار اتفاق سفر ہوا اور کسی عالم اور فاضل زمانہ سے مجالست و مصاحبت نہین ہوئی اور کبھی حکیم سے تعلیم علم حکمت نہین پائی اور کسی استاد کی شاگردی نہین کی باوجود اسکے ذات و صفات و افعال و اسماء و احکام الٰہی کی معرفت اس وضع کی تھی کہ تمام روی زمین کے علماء و حکماء و عقلاء نے اقرار کیا کہ علم و حکمت و فہم و فراست و عقل و فطانت مین آپ ہی اپنے نظیر ہین اور تقریر دلائل و توضیح مسائل جسقدر قرآن شریف مین مذکور ہے اوس سے زیادہ ممکن نہین پھر ارباب تواریخ و اہل حساب نے نکرات و مرات آپ سے مسائل مشکلہ اور دلائل مغلقہ بطور امتحان دریافت کیے اور کسی جواب مین لغزش یا خطا نہین پائی جو کچھ آپ نے فرمایا اور جس شے کی خبر دی سب موافق عقل و نقل و مطابق واقع ثابت ہوا پس جس شخص کو عقل سلیم و فہم مستقیم ہو اور ان احوال کو ملاحظہ کرے تو بالیقین معلوم کریگا کہ اس قسم کا علم و حکمت ایک امّی شخص کو حاصل ہونا بجز تعلیم الٰہی و ہدایت ربانی ممکن نہین لہذا اہل عقل کے نزدیک یہی دلیل تصدیق رسالت کیواسطے کافی و وافی ہے۔ اور اہل تعصب و عناد کا تو کوئی علاج ہی نہین ہو سکتا جبتک وہ اہل علم و صلاح کی تابع نہ ہون

**دلیل (۱۴۶)** چالیس سال تک آپ نے کوئی دعوی اور اظہار نبوت نہین کیا اور کبھی نبوت و رسالت کی گفتگو زبان پر نہ لائی تاکہ کسیکو احتمال پیدا ہو کہ تمام عمر اسی خیال مین رہے اور اپنی طرف سے نعوذ باللہ آیات بنا کر اور مہارت پیدا کر کے اظہار نبوت کر دیا پس جس شخص کی چالیس برس کی عمر ہونے تک کوئی ذکر و فکر اس قسم کا نہ ہوا ہو اور کوئی خواہش اسطرف نہ ہوئی ہو اور کوئی کلام اس قسم کا ظاہر نہ ہوا ہو پھر یکایک دعوے نبوت کیا جاوے اور وہ کلام کہا جاوے کہ اولین و آخرین اوسکے مقابلہ سے عاجز ہون چنانچہ ابتک جسکو تیرہ سو برس کا زمانہ گذر چکا کسی فاضل عرب یا عجم نے باوجود استعداد تام دینے کے مقابلہ نہ کیا اور اوس کلام کی فصاحت و بلاغت و مضامین پر غور کر کے اوسکے معارضہ کو خارج از امکان سمجھا۔

بس یہی دلیل کافی ہے کہ یہ کلام بطریق وحی نازل ہوا ہے۔

دلیل (۴۱۷) جناب رسالت مآب نبی آخر الزمان نے ادای رسالت مین مشقت و ملامت و تخجیلت کی جسقدر برداشت فرمائی کہ انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ غیرون نے جسقدر ایذا دی اور امیدوارون نے جسقدر ڈرایا دھمکایا اور منع کیا کسی سے نہین جاتا مگر شاباش صدر رحمت کبھی آپ کے قول یا فعل مین کوئی تغیر پیدا نہوا از اول تا آخر ایک طریق پر مستقل رہے اور سر مو انحراف نہ کیا اور مال و جاہ و آسایش نفسانی کیطرف مطلق رغبت نہ کی بلکہ صبر و استقلال کے ساتھ تبلیغ احکام الہی مین ذرا قصور نہ کیا ایک تن تنہا اور لاکھون دشمن پر بھی اپنی جان کا بالکل اندیشہ نہ کیا انجام کار تمام اعدا نابکار پر بفضلہ تعالی فائق و غالب ہوگئے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ مشرق سے مغرب تک جان نثار آپکے پیدا ہوگئے اور آپکا دین تمام عالم کے اطراف و اکناف مین مشہور ہوگیا۔ با اینہمہ تواضع و مسکنت مین کمی نہ ہوی بلکہ ترقی ہی پر رہی اور ہمیشہ دنیا سے روگردانی اور آخرت کی طرف توجہ قایم رہی اور جب اپنے دشمنون پر اقتدار اور غلبہ حاصل ہوا انکو معاف فرمایا اور انکی حرکات ناشائستہ پر انتقام نہ لیا۔

پس جس شخص کی جبلت مین انصاف ہے وہ قطعی طور سے جان لیگا کہ ایسا کام بجز تائید پروردگار میسر نہین ہوتا۔

دلیل (۴۱۸) آپ نے اثبات مدعا اپنے مین مخالفین کے روبرو وہ دلائل اور علامات بیان فرمائے جو توریت و انجیل و زبور و صحف سابقہ مین مذکور تھے جنکی کوئی مخالف تکذیب نکر سکا مگر اکثر یہودیون نے حسداً و عناداً قبول نہ کیا اور بعض نصاریٰ بھی ہٹ دھرمی اور مکابرہ کرتے رہے لیکن جب انسے کہا گیا کہ آؤ فریقین ملکر مباہلہ کرین تو مباہلہ پر راضی نہوے اور جزیہ دینا قبول کرلیا۔ پس جان بوجھکر انکار کرنا انصاف کا خون کرنا ہے اور مقلدین کا بوجھ اپنی گردن پر لینا ہے۔

دلیل (۴۱۹) ذات مقدس جناب سرور عالم مین دس امور عجیب و غریب تھے۔ اول یہ کہ دھوپ اور چاندنی مین جسم مطہر کا سایہ نہین پڑتا تھا۔ دوم یہ کہ آپ ختنہ کردہ ناف بریدہ پیدا ہوے۔ سوم یہ کہ آپ کو کبھی احتلام نہین ہوتا تھا۔ چہارم یہ کہ وقت خواب کے آپکی آنکھین سو جاتی تھین اور دل آپکا بیدار رہا کرتا تھا۔ پنجم یہ کہ مکھی کی مجال نہ تھی کہ جسم اطہر پر بیٹھے۔ ششم یہ کہ آگا پیچھے برابر دیکھتے تھے۔ ہفتم یہ کہ آپ اپنے ہمراہی سے گو وہ کیسا ہی تیز رو ہوتا آگے ہی ہوتے تھے اور جس شخص کے ساتھ کھڑے ہوتے اگرچہ وہ شخص بلند قامت ہوتا مگر آپ اوس سے فوق نظر آتے تھے۔ ہشتم یہ کہ جب سواری پر آپ سوار ہوتے وہ سواری کبھی ضعیف نہ ہوتی اور اوس مقام سے چند قدم تک مشک کی خوشبو مہک جاتی تھی۔ نہم یہ کہ بول و براز کو زمین نگل جاتی کسی نے بول و براز نہین دیکھا۔ اور اوس مقام پر چند قدم تک خوشبوے مشک پھیل جاتی تھی۔ دہم یہ کہ آپ کو کبھی جمائی نہ آئی۔

پس اہل عقل خود سمجھ لینگے کہ ایسے امور عجیبہ معجزات سے کم نہین اور ہر ایک کی وجہ بھی معلوم کر لینگے۔

دلیل (۴۲۰) کبھی تمام عمر مین کوئی جھوٹ نہین بولا نہ قبل نبوت کے نہ بعد نبوت کے اور کبھی جنگ مین کسی دشمن سے

رنج نہ پہونچا۔ چنانچہ غزوہ احد وحنین میں باوجودیکہ ہمراہی آپ کے جدا ہوگئے تھے۔ مگر آپ اوسیطرح ثابت قدم رہے گزیز نہ تھے
لڑائی کے وقت صحابہ آپکو اپنی سپر بنا لیتے تھے اور آپکو کبھی کیسی ہی جنگ ہو مطلق اضطراب اور خوف نہیں ہوتا تھا۔ اور شفقت
ہمراہی مخلوق پر اسقدر تھی کہ اوس سے زیادہ عقل میں نہیں آتی۔ بحر سخاوت اور کرم بھی اعلی درجہ کا تھا اور سونا چاندی
آپکے نزدیک کچھ وقعت نہیں رکھتا تھا چنانچہ قریش نے بہت چاہا مال و منال و حکومت و ریاست آپ پر پیش کی مگر آپنے
مطلق التفات نکیا اور آپ فصاحت و بلاغت بیحد رکھتے تھے اور ہر شخص سے اوسکی زبان میں کلام کرتے تھے۔ اور اہل دنیا
اور ثروت والون سے بالکل کنارہ کش تھے اور ساکین و غربا و صلحا و دیگر اقوام سے بکمال تواضع و انکسار پیش آتے تھے
بلحاظ علم و معرفت کمال عقل اس مرتبہ کا تھا اور انسانی طاقت کو وہان تک رسائی نہیں حالانکہ آپ بے پڑھے امی تھے اور جو کچھ
توریت و انجیل وغیرہ کتب آسمانی مین مذکور ہے بدون پڑھے ہوے سب پر آپکو پوری اطلاع تھی اسیطرح پہلی امت کے
احوال اور بیان امثال اور خوبی اعمال و تقریر احکام و ترتیب ابواب و تعیین القاب و صفات شریفہ و خصائل حمیدہ اور حکمت
حکما ساقین میں [illegible] پوری واقفیت حاصل تھی۔ اور ہر بات اور ہر کام بمقتضاے عقل اسطرح صادر ہوتا تھا کہ قوت بشری
سے خارج معلوم ہوتا تھا اور دیکھنے والے کو تعجب اور تحیر ہوتا تھا۔

دلیل (۴۲۱) جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کیا تھا کہ جو شخص مرجاوے اور مال چھوڑے تو اوس کے
وارث اوس مال کو لے لین۔ اور جو شخص اپنے اوپر قرضہ چھوڑے اوسکا مین کفیل اور ذمہ دار ہون بلکہ خود اپنی کفالت کرکے
قرض دلوا دیا کرتے تھے اور اوسکو ادا فرماتے تھے اور ہمیشہ مخلوق کی اصلاح اور خبرگیری کرنا اور اہل حاجات کی حاجات پوری اور
اور دوسرے گھرون کی خبرگیری مثل اپنے گھر کے بلکہ اوس سے بھی زیادہ کرنا اور لوگون کی ایذا پر صبر کرنا اور بدی کا بدلہ نیکی سے
کرنا اور سچا وعدہ کرنا کہ کبھی اوس کے خلاف نہ ہو چنانچہ ایک شخص سے وعدہ کر لیا تھا کہ جب تک تم نہ آؤگے یہان سے نہ جاؤنگا
وہ شخص بھول گیا اور تین روز کے بعد جا کر دیکھا کہ آپ اوسی مقام پر بیٹھے ہین۔ پھر عبادت آلہی و تبلیغ اوامر و نواہی مین اسقدر
مستعد ہی مگر جسکے آثار ابتک اہل اسلام مین کچھ کچھ موجود ہین۔ اور یہ بھی فرمایا تھا کہ جس شخص کی کوئی حاجت ہو اوسکو ضرور مجھ تک
پہونچاؤ اور مساکین و محتاجین کی اطلاع کیا کرو۔

دلیل (۴۲۲) آپ ہمیشہ اپنی زبان مبارک کو لاطائل باتون سے نگاہ رکھتے تھے اور اپنے اصحاب مین باہم الفت دیتے تھے
اور ہرگز درمیان خاطر و دشمنی سے نفرت روا نہین رکھتے تھے اور ہر قوم کے سردار کا اکرام کرتے اور اوس قوم کے
اوسکو تفویض فرماتے اور ہر حاضر و وارد کے حال سے استفسار اور تفحص کرتے اور اچھے امور کی تعریف اور برے امور کی
مذمت کرتے اور حکم آلہی سے ہرگز تجاوز نکرتے اور سب سے مقرب آپکے نزدیک وہ شخص تھا جو مسلمانون کا نیک خواہ ہو اور

زیادہ بزرگ آدمیونکا آپکے نزدیک وہ شخص سمجھا جو مخلوق کی غمخواری اور اعانت مین سعی کرے۔ اور جب مجلس مین بیٹھتے یا جس سے اوٹھتے اللہ تعالی کا ذکر کرتے۔ اور جب مجلس مین تشریف لیجاتے جس شخص پر وہ مجلس ختم ہوتی اوسکے پاس بیٹھ جایا کرتے۔ اور ہر شخص پر اسقدر مہربانی اور اخلاق اور التفات کرتے کہ وہ گمان کرتا کہ مجھسے زیادہ کسی پر اتنی شفقت اور توجہ نہین۔ اور جو آپ سے بحث و مباحثہ اور جھگڑا کرنا چاہتا آپ صبر فرماتے کہ وہ شخص خود خاموش ہوجاتا تھا۔ اور جو آدمی آپ سے حاجت طلب کرتا اوسکی حاجت روائی فرماتے اور اوسکو پیارے کلام سے خوش کر دیتے اور شفقت اور رحمت آپکی مخلوق خدا پر عام تھی گویا سب کے والدین۔ اور احکام و حقوق الہی کے جاری کرنے مین تمام مخلوق آپکے نزدیک مساوی اور برابر تھی مجلس آپکی مجلس علم و حیاو صبر و امانت تھی اوس مین آواز بلند نہوتی۔ اور کسی شخص کا عیب اور فحش اوس مجلس عالی مین مذکور نہوتا۔ اور اصحاب آپکے سب کے سب نہایت عادل اور متقی اور متواضع تھے۔ بڑے کی توقیر اور چھوٹے پر رحم کرتے اور غربا اور اہل حاجت کی رعایت مین حتی الامکان بہت سعی کرتے۔ اور معاملات مین نرمی اور عبادات مین چستی اور اطعام الطعام اور انشاء سلام اور عیادت مریض خواہ اچھا آدمی ہو یا برا اور شراکت جنازہ اور ہمسایہ کے حقوق کی رعایت خواہ مسلمان ہو یا کافر اور ہدیونکا قبول کرنا اور اونکا معاوضہ عمدہ کرنا اور عفو جرم اور اصلاح ذات البین اور جود و احسان و حلم و بردباری کرنا اور لہو و باطل و غنا و مزامیر و کذب و غیبت و بخل و جفا و مکر و فریب سے منع کرنا آپکا اور آپکے اصحاب کا شیوہ اور دستور تھا۔ غرض دنیا مین جسقدر خوبیان اور اچھے کام ہین وہ لوگ اونکو اعلی درجہ اور اکمل طریق پر عمل مین لاتے تھے۔

اس کتاب کا یہ پہلا حصہ ہے جو طبع ہوا ہے ناظرین کا شوق دیکھکر دوسرے حصص بھی انشاء اللہ تعالی ہو کر ہدیہ ناظرین باتمکین ہونگے ۱۲

محمد منصور علی عفی عنہ

تقریظ جلیلہ خاتم عنبر شمامہ زبدۃ العلماء المتبحرین عمدۃ الفضلاء المحققین مرجع المحدثین الکرام وملاذ المتکلمین العظام مولانا العارف باللہ مولوی محمد انوار اللہ خان صاحب لازالت انہار افاضاتہ جاریۃ و شموس افاداتہ مشرقۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

طالبین حق کو بشارت اور ماہرین علوم کو مژدہ ہو کہ یہ کتاب لاجواب جسکا نفس آفاق کا اصطرلاب کہئے تو بجا ہے حسن و خوبی مین اس درجہ کو پہونچی ہے کہ اہل ایمان اوسکو مونس جان اور حرز ایمان سمجھین تو بجا ہے۔ جناب علامہ مصنف

علم فقیہ حصہ نے اس میں یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ تمام عالم توحید پر برہان قاطع اور دلیل ساطع ہے۔ علاوہ اسکے دلائل نبوت حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مسائل ضروریہ دین متین کو حسب خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ بیان فرمایا اور مسائل حکمیہ وطبیہ کو مقاصد عالیہ کا ذریعہ بنایا انہی کا حصہ تھا جزاہ اللہ خیرا عنا وعن سائر المسلمین

کتبہ محمد انوار اللہ عفی عنہ

قطعہ تاریخ ریختہ قلم کرامت رقم جناب مولوی محمد مظفر الدین صاحب معلی

شد چو مطبوع این کتاب لطیف — از تصانیف فاضل مبرور
سال فصلی دل معلی گفت — باد مقبول مذہب منصور
۱۸ ف ۱۳

ایضاً نتیجہ فکر بندہ اثیم محمد ابراہیم عفی عنہ احقر تلامذہ حضرت مصنف سلمہم اللہ تعالی مصحح طبع کتاب سال اتمام

زہے کتاب مذہب منصور — وہ چہ مطبوع عجب باللہ
سعد از مصنفش حسن آمیش — ذلک من آیات اللہ
۱۸ ف ۱۳

ایضاً در سال ہجری نبوی صلعم

شد الحمد بے نقاب آمد — در حجاب آنچہ بود بس مستور
سعد تاریخ آن چہ خوش گفتہ — لعل نایاب مذہب منصور
۲۷ ھ ۱۳

بقلم عاصی مرزا گوہر علی غفر له الذنب الجلی والخفی - مالک مطبع -